

RARE BOOK

NOT FOR SALE

ed
51

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
رسالہ معجزات انسانی
بقاعدہ طاقت مقناطسی

۱۔ آن دلائل کا جواب جو تھوہم اور لکی اور دیگر حکمائے معجزات کی تردید میں بیان کیے ہیں۔



۲۔ حوادث فوق العاد کی تصریح بذریعہ علوم طبعیہ (الف) تمہید۔

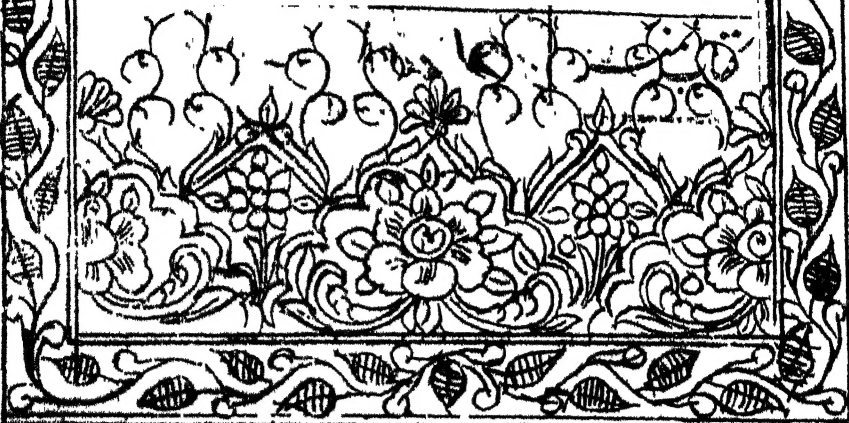
(ج) معجزات جدیدہ صرف حوادث طبعیہ ہیں
(د) قوت زائد و قوت مقناطیس حیوانی و انسانی
(ر) تصاویر روحانی کے وجود کی شہادت عینی۔

(س) اسپریتوئیسم یعنی عمل حاضرانہ
(ص) علما اور اہل پیشہ کی شہادتیں و بارہ امور فوق العاد
(ط) اسپریتوئیسم کیا چیز ہے۔

RE ISSUED

(ع) اسپریتوئیسم یعنی عمل حاضرانہ کے عمدہ نتائج
(ف) شہادت عینی مصنف کی۔

۳۔ اسپریتوئیسم یعنی عمل حاضرانہ جدید پر اعتراضات کے جواب۔
۴۔ ضمیمہ۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُن دلائل کا جواب جو پیویم۔ نکلی۔ اور دیگر حکماء فرنگستان نے معجزات کی تردید میں بیان کیے ہیں یہ مضمون مشہور لوہین ایک جماعت اشراقیین کے سامنے پڑھا گیا تھا۔
 آج کل لوگ عموماً اس امر کو مسلم الثبوت جانتے ہیں کہ وہ خیالات اور عقائد جو پشتہ پشت سے بدینہ بدینہ چلتے آتے ہیں اور لوگوں کے ذہن میں سما گئے ہیں غالباً غلط ہیں کیونکہ بالکل قدیم زمانہ جاہلیت کے خیالات ہیں لہذا ہر مسئلہ عقیدہ پر گو وہ کیسا ہی مسلم الثبوت اور مستند کیوں نہ ہو اس غرض سے اعتراف کرنا لازم ہے کہ وہ اپنے اثبات ہی کی واسطے امور بدیہی اور براہین عقلی سے مسلک ہو کر مدلل مناظرہ میں اپنے مخالف سے مقابلہ کرے اور ایسے اعتراضات سے وہ عقائد بھی مستثنیٰ نہ ہونگے جو زمانہ جدید کی شائستگی کے نتائج ہیں اور خیر ایک حدت سے حال کے تعلیم یافتہ لوگوں نے بے چون و چرا کے اعتبار کیا کیونکہ اُن عقائد کی تائید بڑی شد و مدت سے کی جا چکی اور اگرچہ وہ اقوال امور ذاتی کے خلاف ثابت ہو جائیں تاہم برہنہ سخن پروری اور تیز اس بنیاد پر کہ وہ ظلال ظلال عالم یا حکیم کے اقوال ہیں انکی اس طرح

تائید کیا جائیگی کہ جبے زمانہ سابق میں ارسطو اور دیگر حکما کے مسائل کی تائید کیجاتی تھی۔ ایک زمانہ ایسا تھا کہ لوگوں کے عقائد کا تحفظ بندہ دشمن سمیر ہوتا تھا یعنی اگر کوئی اس وقت کے عقائد سے اعتراض کرتا تو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔ جمہور کا یہ عقیدہ ہے کہ بعد ازیں الحق لا ایلہ الا علی امر حق پوشیدہ نہیں رہتا اور اس کے ثبوت تصدیق کی جگہ کوئی ضرورت نہیں ہے۔ شک انت کہ خود بریدہ کہ عطار گوید۔ ہاں البتہ تاج کو حق کرنے کے لیے دلائل پیدا کرنے کی حاجت ہوتی ہے اور بعض کا تحفظ عقائد کی نسبت یہ طریقہ ہے کہ اپنے مخالف کو توجہ میں ڈالکر اس کے عقائد اور اصول کو اپنے مفید مطلب طرز پر بیان کرتے ہیں یا بہ نظر تحقیر اس باب میں گفتگو کرنا کر دہ سمجھتے ہیں اگرچہ اس طرح کے تحفظ سے منافع عقائد کے اثبات حق کا دعویٰ پیدا ہوتا ہے لیکن یہ طرز اصول علم مناظرہ کے بالکل خلاف ہے اور طریقہ ہذا لوگوں میں الجھک رائج ہے یعنی ایک عقیدہ ایسا ہے کہ جسکو لوگ آیت اور حدیث سمجھتے ہیں اور اسی وجہ سے ان اعتراضات پر لحاظ نہیں کرتے جو اس پر عائد ہوتے ہیں اور اس عقیدے کے ثبوت حق میں وہی دوسو برس کی پرانی دلیلیں پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ کل معجزات غلط ہیں اور امور فوق العادہ کی کچھ اصلیت نہیں ہے اور اگر کچھ اصل ہے بھی تو شہادت انسانی سے اسکا ثبوت ممکن نہیں علاوہ اسکے کل حوادث ظاہری کا تقوم و تحصیل چند مطلوبہ قوانین طبعی پر ہے اور یہ کہ اسے انسان یا حیوان کے کوئی ایسا ذمی عقل مخلوق نہیں ہے جسکو عالم جسمانی پر اختیار ہو یہ خیالات پستہ پست سے بلا اعتراض چلے آتے ہیں اور لوگ انکو عمدہ تعلیم کا جزو اعظم سمجھتے ہیں آپر ہر ایک شخص کو اعتبار ہے اور انکو اصلاح خیالات اور شائستگی باطنی کی علامت سمجھتے ہیں اور یہ خیالات اس قدر دل میں سما گئے ہیں کہ جب کبھی دلائل یا دلائل ان خیالات کے خلاف پیش ہوتے ہیں تو مزخرف سمجھ کر آپر لحاظ نہیں کیا جاتا اور اگر کچھ لحاظ کیا بھی تو بڑے تنفر اور تحقیر کے ساتھ پس طبیعت کی ایسی کیفیت ہونے سے امر حق کا معلوم ہونا غیر ممکن ہے اور یہ اس کیفیت سے مشابہ ہے

جسکی وجہ سے زمانہ سابق میں بڑے بڑے مخالفے رہے۔ اب وہ زمانہ آپہنچا ہے کہ ایسے مخالطات پر بلا تفریق اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

اس موقع پر اس قسم کی تصدیق اس واسطے اور بھی ضرور ہے کہ مسئلہ مذکور عام اس سے کہ قائل ہو یا صحیح ایک بنائے ضعیف پر مبنی ہے اور محکوم یہ ثابت کرنا مشطور ہے کہ ان معجزات میں دلائل سے کچھ نہیں ثابت ہوتا خیر اتنا اعتبار کیا گیا بلکہ وہ سراسر مخالفے ہیں اگر کوئی یہ یقین کرے کہ اکثر خیالات اور عقائد ایسے ہیں کہ جنکی تائید ناقص اور ضعیف دلائل سے کی جاتی ہے لیکن وہ صحیح ہیں اور اکثر خیالات اور عقائد کی تائید براہین ساطحہ اور دلائل قویہ سے ہوتی ہے باوجودیکہ وہ غلط ہیں۔ اور ایسا کیوں ہوتا ہے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ کوئی صحیح خیال ایسا نہیں کہ جسکی تائید دلائل قوی سے نہ ہو سکتی ہو پس اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ وہ اصل دلائل غلط ہیں جو اتناک معجزات کی تردید میں پیش ہوئے ہیں تو اسوقت مترض کو قومی دلائل پیش کرنے کی ضرورت ہوگی اور اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اسکو چاہیے کہ منظر انسان دلائل ثبوت معجزات پر غور کرے اور اس حیطہ ثبوت سے قدم باہر نہ نکالے۔

انفرض محکوم ان امور کا صاف کر دینا مشطور ہے جسے امور فوق العاد کے باب میں بحث و مناظرہ بسہولت ہو سکے۔ میں ان دلائل کا نہ ذکر کروں گا جسکے ذریعہ سے معجزات کی تصدیق یا تکذیب یکطرفہ ہوتی ہے بلکہ ان امور پر لحاظ کروں گا جسکے بارہ میں متضامین توفیق علیہ ہیں اور جسے عام طور پر تصدیق ہونا تصور کیا گیا ہے۔

اسکا تئید کے ایک بڑے حکیم ڈیوڈ ہیوم کی ایک مشہور تفسیف موسومہ برسالہ قوت مدرکہ کی دوسری فصل معجزات کے بارے میں ہے اور آئین وہ دلائل ہیں جسے پایا جاتا ہے کہ معجزات کسی شہادت سے ثابت نہیں ہو سکتے اور ان دلائل کا اکثر لوگ تردید و نزاع میں حوالہ دیا کرتے ہیں۔

ڈیوڈ ہیوم کو رسالہ مذکور کی اس فصل پر اعتراض تھا کہ اگر آئین اس فصل کی ابتدا میں

تشریح کیا ہے۔

محکمہ یقین کامل ہے کہ میں نے وہ دلیل قاطعہ پیدا کی ہے جس سے کل عقلا ہر قسم کے فضول توہمات اور تخیلات سے باز آئیں اور جب تک دنیا قائم ہے اور کتب قدسیہ اور کلام حقین باقی میں بکار آد ہو۔

تعریف لفظ معجزہ

مختلف حالات کی نسبت انسان کی شہادت عینی کے باب میں چند مسئلہ بیان کر کے بطور مضمون معجزہ کی تعریف بیان کرتے ہیں ابتدا ہی میں ہم یہ فرض ہوا کہ اس تعریف معجزہ پر جو قیاسات اور مقدمات غلط پر مبنی ہے اعتراض کریں حکیم مذکور نے اپنے اس رسالہ کے مختلف مقدمات میں معجزہ کی دو تعریفیں لکھی ہیں۔ اولیٰ یہ کہ معجزہ نقص قوانین طبیعی ہے دوم یہ کہ معجزہ ایک امر خلقی کی مخالفت کو کہتے ہیں جو حق سبحانہ تعالیٰ کے کسی حکم خاص یا کسی فاعل نامعلوم کی وساطت سے ہو۔

یہ دونوں تعریفیں ناقص ہیں کیونکہ پہلی تعریف میں منجانبہ فرض کر لیا گیا ہے کہ ہر ایک قانون طبیعی سے واقف ہیں۔ اور یہ کہ کوئی خاص قانون طبیعی غیر معلوم ایسا نہیں ہے جو معلومہ قانون طبیعی پر غالب ہو اور جس کا اثر باسباب ظاہر مافوق العادۃ سمجھا جائے اس تعریف میں یہ بھی فرض کر لیا گیا ہے کہ اگر کوئی ایسا مخلوق ہو جو نہ دکھائی دے اور اپنے ہاتھ میں سیب لیکر باند کرے تو دیکھنے والے کو اس سیب کا ہوا پر معلق ہونا ناقص قانون کشش ارضی معلوم ہوگا۔ دوسری تعریف بھی ناقص ہے کیونکہ فاعل نامعلوم کی جگہ پر ذمی العقول فاعل نامعلوم ہونا چاہیے۔ ورنہ قوت برق و متناطیس بھی تعریف معجزہ میں داخل ہو جاتی ہے اور اور الفاظ نقص اور مخالفت غیر مناسب ہیں کیونکہ یہ ایک دعویٰ بلا دلیل ہو جائیگا۔ ڈیوڈ ہیوم کو یہ کیونکہ معلوم ہوا کہ ہر ایک معجزہ ناقص قانون طبیعی ہے یہ تعریف کہ معجزہ ایک نقص قانون طبیعی ہے حکیم مذکور کا ایک فرض

بلا شوت ہے آئندہ معلوم ہو گا کہ اس تعریف لفظ معجزہ پر حکیم مذکور کی کل بحث کا دار و مدار قبل اسکے کہ اور کچھ بیان کیا جائے ہم پر یہ دریافت کرنا لازم ہے کہ معجزہ کی صحیح تعریف کیا ہے اور عموماً اس لفظ کے کیا معنی سمجھے جاتے ہیں لفظ معجزہ سے کوئی فعل کسی فاعل فاعل معلوم ہونا معلوم کا جو انسان سے زیادہ قدرت رکھتا ہو مہر مہر ہوتا ہو معجزہ اور کسی دیگر حادثہ عجیب و غریب ظاہری میں بڑا فرق ہے یہ ضرور بین ہے کہ جو فعل پیشکش معجزہ ہو وہ اختیار انسانی سے باہر ہو۔ لوگوں کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر کوئی فعل خفیف بھی بلا وسعت انسانی و قوع میں آئے تو لوگ انکو معجزہ کہنے لگتے ہیں مثلاً پھر پھیلے یا مکان کا خرد ہوا میں خلق ہو جانا یا زخم کا بے علاج و مرعم اندال پر آجانا۔ عموماً لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جو افعال بجانب اللہ و قوع میں آئیں وہ معجزات ہیں اور بعض اشخاص کی یہ راہی کہ جن افعال کا و قوع بجانب اللہ نہ ہو اس قابل نہیں ہیں کہ انکی نسبت لفظ معجزہ استعمال کیا جائے۔ لیکن یہ دلیل بے دعویٰ ہے۔ یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ کوئی معجزہ بجانب اللہ کسی خاص شخص کے ثبوت پر مبنی کیسے ہوتا ہے۔ ہاں البتہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ فعل کسی ایسے ذی عقل فاعل نامعلوم کا ہے جو ہر فرد بشر پر غالب ہو اور ایسے فاعل ذوی العقول میں جو انسان پر فوق ہو سکتا ہو روح انسان بعد پر قادر کرنے جسم انسان کے داخل ہے۔ میری دانست میں یہ تعریف بہ نسبت تعریف ہر دم کے زیادہ مکمل ہے اور اس سے صحیح معنی وہ نفس مطلب معلوم ہوتا ہے جو لفظ معجزہ سے مقصود ہے۔

حدوث معجزات کی شہادت

اب ہمارے ہر دم صاحب کی بحث پر غور کرنا چاہیے انکی اول بحث یہ ہے کہ معجزہ ایک قصہ قوانین طبیعی ہے اور چونکہ تجربہ متواتر سے یہ قوانین ثابت ہو چکے ہیں لہذا یہی واضح ہے کہ مثل دیگر دلائل کے جو مبنی تجربہ پر مبنی تردید معجزہ کے لیے کافی ہیں کیا وجہ کہ ہر ایک شخص یقیناً دلالت کا کہ موت انسان کے یوحنا دلالت کا ہے اور عینہ بطور خود ہر مین محسوس

ہمیں رہ سکتا یا یہ کہ آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے اور پانی سے بجھ جاتی ہے یہ کُل امور مطابق قوانین طبیعی کے ہیں اور ان کا اپنی عادت کے خلاف وقوع میں آنا ان قوانین کا نقص ہے لیکن مسیحہ کا ہر امین مطلق ہو جانا یا لکڑی کا آگ میں نہ جلنا ایک معجزہ ہے غرض کہ جو جو حادثہ عام طور پر قوانین مذکور کے مطابق ہوتے ہیں وہ معجزہ نہیں کہے جاسکتے اگر کوئی شخص غلط طور پر سمجھتا ہو اور اتفاق سے فوراً ہلاک ہو جائے تو اسکو معجزہ نہیں کہتے اور اس قسم کی مرگ مناجات کو اکثر نہیں ہوتی لیکن بار بار وقوع میں آئی ہے ہاں یہ البتہ معجزہ ہے کہ کوئی شخص ہرگز بچر زندہ ہو جائے کیونکہ کسی زمانہ یا ملک میں کبھی ایسا نہیں ہوا غرض کہ ہر ایک حادثہ کے واسطے جو لفظ معجزہ کا مصداق ہو یہ ضرور ہے کہ وہ معمولی امورات کے خلاف ہو ورنہ اسکو معجزہ نہیں کہہ سکتے اور چونکہ معمولی آثار یا علامات ہر شے کی اسکی اصلیت سے لیے عین ثبوت ہیں پس وجود ان آثار اور علامات کا تجربہ متواتر سے عین دلیل اس امر کی ہے کہ معجزہ کا کوئی وجود نہیں یہ دلیل نہایت غلط ہے اور اگر صحیح قرار دیا جائے تو ہر نئی بات کا ثابت ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ اسلئے کہ ہر ایک نیا فعل خلاف اس تجربے کے ہو گا جو تجربہ سابق سے ہوتا ہو اگر ہر دم کی دلیل صحیح ہوتی تو ہر وار مچھلی کا وجود کبھی نہیں ثابت ہو سکتا کیونکہ اسلئے کہ جس شخص نے ایسی مچھلی پہلے پہل دیکھی اور بیان کی وہ اس تجربہ کے خلاف تھی جو قبل ازیں دنیا بھر کا تھا۔ یعنی یہ کہ مچھلی پر داز نہیں ہوتی۔ چنانچہ یہی دلیل ان سب اشخاص کی نسبت حادید ہو سکتی ہے جو ایسی مچھلی شخص اول کے بعد دیکھیں غرض کہ آج تک جس شخص نے مچھلی کو اڑتے نہیں دیکھا تو اسکو ایسی مچھلی کے وجود پر اعتبار نہ کرنا چاہیے۔

پچیس برس کا زمانہ گذرا اسوقت لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ بدن پر فاصلہ سے ہاتھ دوڑانے اور قوت مقناطیسی کے جسم پر اثر بننے کی وجہ سے آدمی پر ایسی حالت طاری نہیں ہو سکتی کہ جس سے وہ بیہوش ہو جاوے اور اس کے اعضا کاٹ ڈالے جائیں تو اسکو کلیف نہیں

کھسوا سٹے کہ یہ تجربہ کے خلاف تھا۔

ہیوم کے اہول کے بموجب ایسی تکلیف پیدا کرنا داخل معجزہ ہو اور وہ کسی قسم کی شہادت سے ثابت نہیں ہو سکتا۔ لیکن آج کل کے علماء علوم موجودات اُن امور کو صحیح جانتے ہیں اور انکی صحت کے وجہ بھی جا کرتے ہیں اور صرف ایک وہی معجزے اُن امور کے خلاف نہیں ہیں جو ناقص تجربہ ہوں بلکہ ہر زمانہ میں بڑے بڑے معجزات ہوتا رہے ہیں چنانچہ اسی قسم کے معجزے فی زمانہ بھی ہوئے اور انکی تصدیق بھی ہوئی لہذا وہ امور تجربہ جن پر ہیوم نے اسقدر زور دیا ہے کوئی اصلیت نہیں رکھتے مثلاً اُس سے بڑھ کر اور کیا معجزہ ہو سکتا ہے کہ انسان یکا یک ہوا میں مخلوق ہو جائے اور کوئی سبب نہ ہو۔ صدیوں سے اس امر کی تصدیق ہوتی آتی ہے۔ مشہور مشہور شالین معجزات کی یہ ہیں کہ اکثر لوگوں نے سینٹ فرانسس ساکن ایسی کوہ میں اسقدر بلند ہوتے ہوئے دیکھا کہ صاحب مذکور کے سکتہ صرف اُنکے پاؤں کے گھٹن تک کھڑے ہو کر پونچتے تھے۔ ماور سینٹ عفریہ جو ایک زن گوشہ نشین کسی خانقاہ اندلس میں تھی دیگر زنان گوشہ نشین کے سامنے زمین سے بلند ہو کر ہوا میں مخلوق ہو جاتی تھی۔ لارڈ آر ری اور مسٹر ولین ٹائٹن گریٹ راک نے ڈاکٹر ہنری مور اور سٹر گلن دل سے یہ بیان کیا کہ ملک ایرلینڈ کے شہر اگلی میں لارڈ کانوی صاحب کے بھکان میں ایک صاحب کا وارڈ ہاؤس لاکولات اور مشروبات ہم لوگوں کے سامنے دن کو ہوا میں بلند ہوا اور کمرے میں ہلوگوں کے پیروں پر اڑتا پھرا۔ گلن ول صاحب نے اسکا بیان اپنی کتاب سید و سید جسٹس فی ٹم میں لکھا ہے ایک ایسا ہی حادثہ ایک شخص کنشیش ساکن ڈیلا ٹلائے چشم دید بیان کیا ہے۔ مسٹر میدن صاحب نے بھی سوڈانرولان کے سوانخ عمری میں اسی قسم کے حالات زائد مذکور کی نسبت تحریر کر کے یہ بیان کیا ہے کہ ایسے ماجرے اکثر بیان کیے گئے ہیں اور جس شہادت پر وہ مبنی ہیں وہ نہایت صحیح ہے۔ ٹیلر صاحب نے زہا کی سوانخ عمری میں یہ تحریر کیا ہے

کہ اس قسم کے حالات ایسے اشخاص نے بیان کیے ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور تصدیق کی ہے۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ لندن میں کم سے کم پچاس ایسے اشخاص معجز اور مقبرہ ہو گئے جو یہ بیان کر سکے کہ چنے اپنی آنکھوں سے یہی حال مشہورم کا دیکھا یعنی ہوم صاحب می ہوا میں ملے ہوئے تھے میں شہادت مذکور اس وقت اسوجہ سے پیش کرتا ہوں کہ ہوم کی بحث بالکل بے بنیاد ہے اور لائی دلیل کا وار و دار صرف اس تیس فرضی پر ہوئی انکی دلیل تروید تمام دنیا کی شہادت کی موافق ہے اور ثبوت معجزات کی جانب کوئی شہادت نہیں۔

ہوم صاحب کی اختلافات باقی

اب میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ ہوم نے اپنے دعوے کے اثبات میں ایسا اختلاف صرف کی کیا ہے کہ کسی بڑے مصنف نے اپنی کتاب میں نہ کیا ہو گا انکی کتاب کا فقرہ اول حسب ذیل ہے۔

اولیہ کہ کسی تاریخ میں کوئی معجزہ ایسا نہیں ہے کہ جسکی تصدیق کافی تعلیم یافتہ اور عاقل علمائے کی ہوتا کہ ہم غلطی میں نہ پڑیں یا یہ کہ وہ لوگ ایسے ایماندار نہ تھے کہ انکی نسبت فریب کا خیال نہ کیا جائے یا یہ کہ وہ ایسے مشہور اور معتبر نہ تھے کہ اگر انکا حدوث کھاتا تو دنیا کے لوگوں کی محنت طاقت سے انکا کوئی بڑا نقصان ہوتا علاوہ اسکے وہ معجزات ایسے عام طور پر اور ایسے مشہور حقتہ میں نہیں ہوئے کہ جہاں اسکے تصدیق و کذب کو شہرت ہو جاتی۔ امور مذکور کسی امر کی نسبت یقین کامل پیدا کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ چند معجزوں کے بعد ہوم صاحب نے یوں تحریر کیا ہے کہ کوئی مقام ایسا نہیں جہاں اسقدر معجزات ہوئے ہوں جیسے فرانس میں مقبرہ اے پارس میں ہوئے۔ یہ ایک بہت مشہور زابد تھا اور اسکے زہد و معوی پر بہت دن تک لوگوں کو اعتبار رہا بالآخر شخص یہ بیان کرتا تھا کہ اسکے خزانے کی یہ تاثیر ہے کہ بیمار صحت پاتا ہو کو رو کر قوت بصارت و حواس حاصل ہو جاتی ہو لیکن کتب کی بات یہ ہو کہ اکثر معجزات میں غلطی پر ان لوگوں کے سامنے ہوئے

جنکی ایمانداری میں کوئی شک نہیں اور ایک زمانہ شائستگی میں گواہان معتبر اور فوری رہنے والے دنیا پرین آکا اعلان کیا۔ معجزات مذکور طبع ہو کر سب جگہ پھیل دیے گئے اور وہ لوگ بھی ان معجزوں کی تردید اور تکذیب نہ کر سکیے جو ہمیشہ ان لوگوں کے خلاف تھے جسے معجزات منسوب کیے جاتے تھے۔ یہ کلام باتیں کسی امر کی تصدیق کے واسطے ممکن نہیں ہو سکتیں اور ایسے ایسے گواہوں کی تکذیب کی واسطے صرف یہی کہا جاسکتا ہے کہ ایسے امور کا ہونا عجیب ممکن ہے اور اگر ہوئے بھی تو وہ معجزے تھے اور صرف یہی تردید عقلا کے نزدیک تردید امور مذکور کے لیے کافی ہے۔

فقہ ثانی میں ہیوم صاحب نے ان امور کا اثبات کیا ہے جنکی وہ فقرہ اول میں نفی کرتی تھی اور انھیں امور کی نسبت فقرہ ثانی میں شہادت غیر کافی ثبوت کا تذکرہ نہیں کرتے بلکہ غیر ممکن الوقوع ہونے کی بحث کرتے ہیں۔ یہ اختلاف بیانی ہیوم صاحب کی اس حاشیہ پر ہوتی ہے جو انھوں نے خود فقرہ مذکور کی نسبت حسب تصریح ذیل لکھا ہے۔

یہ کتاب موسی مانٹ جول کا لائل یا ج پارلیمنٹ پر جس نے جو ایسے امور کا بڑا ثبوت تھا لکھی تھی اب وہ شخص اس کتاب کی وجہ سے مقید کا رٹنل نوٹیز کے روبرو اکثر معجزات اپنے پاس کی حدالت ہشپ مقام پر میں ثابت کیے گئے تھے اس شخص کی ایمانداری اور طاقت میں اس کے دشمن بھی شک نہیں کرتے تھے۔ کارٹول نوٹیز کا جانشین ایک خاص فرقہ کے زعماء کے خلاف تھا اور اسی وجہ سے اسکی ترقی ہوئی تھی جانشین مذکور سے جس کے خانقاہوں کے بانیس محافظین نے یہ اصرار کیا کہ آپ ان معجزوں کی آزمائش کیجئے چنانچہ یہاں میں شہرہ بہت اور جیئر کوئی اعتراض نہیں کر سکیں انھوں نے یہ بات کہ جس معجزات مذکور کی آزمائش نہیں کی۔

جو کہ کبھی آزمائش کئے ہوئے انکو معلوم ہوا کہ موسی ہر ال فٹنٹ پولیس اپنی آزمائش و ثابت چالائی اور ہوشیاری کی واسطے کس قدر مشہور بہن مجسٹریٹ مذکور کو کئی اختیارات

حاصل تھے اور انھوں نے بارہا لوگوں کو فوراً گرفتار کر کے اظہار کیا لیکن کبھی کوئی امر ایسا نہیں پایا جو اس کے خلاف ہو مقدمہ مڈی ہائیرل تھباین مجسٹریٹ نے ذکر کرنے ایک مشہور شخص ڈاکٹر دی سلواناسے کو اس کا اظہار لینے کی واسطے بھیجا تھا طبیب نے ذکر کرنے بیان کیا کہ وہ ایسی مرضیہ ہرگز نہ ہوگی جیسا کہ وہوں نے بیان کیا کیونکہ اگر وہ ایسی مرضیہ ہوتی تو اس قلیل عرصہ میں ہرگز صحیح نہ ہوجاتی۔ ڈاکٹر کے اپنے طور کے وجہ بیان کیے اور فرماتی تھائی نے اس صحت کو داخل اعجاز کیا چنانچہ ڈاکٹر کا صرف اس قدر اقبال کرنا کہ وہ اس قدر قلیل عرصہ میں صحیح و سالم ہو گئی ایک نہایت عمدہ ثبوت اس معجزہ کا ہے۔

ڈیوک آف ٹسٹلان شہزادہ فرانس نے اپنے ایک پرانے خدمتگار کی نسبت یہ بیان کیا کہ وہ ہمیشہ سے نحیف و کمزور تھا لیکن اعجازاً بے پارس سے تندرست ہو گیا میں حقیقتاً اس گفتگو پر ختم کرتا ہوں کہ فرانس میں پارس کی خانقاہوں کے نگران لوگ نہایت ممتاز اور خوش اطوار ہوتے ہیں اور یہ سب لوگ معجزات مذکور کے شاہد ہیں۔

پروٹ رائٹل کے باشندوں کی علم و ذہانت اور ایمان داری اور وہ ان کے خانقاہوں کی گوشہ نشین کی عصمت یورپ بھر میں مشہور ہے تاہم وہ سب لوگ ایسے ایک معجزہ کے بارہ میں شہادت دیتے ہیں جو ایک مشہور شخص سیمی پاسکل کے ہمیشہ زادہ کے بارہ میں ہوا تھا اس معجزہ کا مفصل حال اس میں نے جو ایک مشہور شخص تھا تاریخ پورٹرائٹ میں لکھا ہے اور اکثر گوشہ نشین زن و مرد اور حکما کی شہادت ثبوت میں پیش کی اکثر علما خاص کر شیتلر اس معجزہ کو الحاد کی تردید میں پیش کیا بلکہ بلکہ فرانس نے جو پورٹرائٹل کے ہمیشہ خلاف رہا کئی حصین اپنے خاص حکیم کو معجزہ مذکور کے صحیح حال دریافت کرنے کے لیے بھیجا اور اس نے واپس آکر معجزہ مذکور کی صحت کو تصدیق کیا غرض کہ یہ علاج ایسا ہوا کہ پورٹرائٹل کی خانقاہ مقوڑے عرصہ تک اسی معجزہ کی وجہ سے جوٹ لوگوں کی دشمنی سے محفوظ رہی اگر معجزہ مذکور معجزہ فریب ہوتا تو ایسے ایسے ذہین اور قوی دشمن اس فریب کو دریافت کر کے

محبوب دینی والوں کو تباہ و برباد نہ کر دیتے۔

بڑے تعجب کی بات معلوم ہوتی ہے کہ ڈیوڈ جیووم نے اتنا بڑا حکیم ہو کر ایسے حالات
اسی کتاب میں درج کیے جہاں ایک مرتبہ وہ لکھ چکا تھا کہ کوئی تاریخ ایسی نہیں جو
قسم کی شہادت سے خالی ہو ایسی شہادت پیش کرنے کے لیے میں ایک وہ کیفیت
مفصل پیش کرتا ہوں جو کتاب انسانہ جن میں مندرج ہے اور جبکہ والدہ ولیم ہارٹ
صاحب کی تاریخ امور فوق العادت میں دریا ہوا ہے۔

مڈی امیرل کاہن اکثر عوارض میں مبتلا تھی بچہ اُسکے بارہ برس سے آنکی باتیں
چھاتی میں پھوڑا تھا اسکی وجہ سے وہ چھاتی بالکل گر گئی تھی اور اس پھوڑے سے اسکا
عفوئت آتی تھی کہ کوئی ستمل نہ ہو سکتا تھا کل ڈاکٹر ون کی یہ رائے تھی کہ اس پھوڑے
کی وجہ سے بدن بھر کے خون میں سمیت آگئی ہے ہر ایک طبیب اُسکے معالجہ سے دست برد
ہو گیا تھا لیکن وہ مقبرہ آجے پارس کی زیارت کرنے سے تندرست ہو گئی اور بڑے
تعجب کی یہ بات ہے کہ کل پستان سر پستان مہیت اصلی پر آگیا اور کوئی نشان ظہور
باقی عین رہا یہ حال کل اراکین سلطنت کو معلوم ہو گیا تھا اور جب اس مہجر سے پڑھو
ہو تو ولیم نے کوئٹہ شہر پیرس کو گئی اور شاہی حکیم نے اُسکا اظہار دوبارہ صحت باضابطہ لیا
عورت ایک افسر لازم شاہی کی دفتر تھی اور اُسکے دو بھائی شاہ وقت کا حضوری
میں ہر وقت رہا کرتے تھے ڈاکٹر ون کی شہادت اس بارہ میں قطعی تھی گا کہ وہ طبیب
شاہی نے سرکاری طور پر یہ اظہار دیا کہ اگر سر پستان پستان سے بالکل علوی ہو جائے
تو اسکا دوبارہ اسی مقام پر پیدا ہو جائے گا دوبارہ بنانا ہے کسوا سٹے کہ وہ پستان کی
کاملاً نہیں ہے بلکہ ایک خاص جزو بدن ہے اور اسکی ترکیب بھی علوی طور سے ہوتی
ہوئے جراح غمزدہ کانٹے نے اُس پھوڑے کو لا علاج بیان کیا تھا اور
پستان کو بچا دیا تو وہ عدالت میں خود گیا اور حسب ضابطہ اظہار دیا کہ علاج اہم کامل ہو گیا

ہو گیا اور دونوں پستان کے سر پستان ہیئت اصلی پر مع اصلی رنگ کے آگے ہین علاوہ اُن لوگوں کے مانٹ جرن نے اپنی کتاب میں اظہار باضابطہ سگور جراح ہتھال منیٹر اور ڈشیر زجراح و خنڈ آت میری اور سیکا ایک مشہور جراح فرانس وغیرہ دیگر افسران سرکاری و اشخاص مذکور کے درج کیے ہین۔

مخلکہ اکثر معجزات عجیب و غریب کے جنکی تصدیق برابر ہوتی چلی آتی ہوا ایک یہ بھی ہوا کوئی عجیب کا مقام ہین کہ ہوم اپنی اس دلیل سے دست بردار ہو جو شہادت نامکمل اور تہرہ غیر متواتر پر مبنی ہے تعجب یہ ہے کہ حکیم مذکور ہمیشہ ایک دلیل ایسی پیش کرتا رہا جسکی تردید کا بل طور سے وہ خود کر سکتا تھا۔

دوسری دلیل پیش کردہ حکیم مذکور دلیل مسبق الذکر سے بھی زیادہ ضعیف ہوا یہ میری حقیقی دلیل یہ ہے کہ کوئی افریق العادت ایسا ہین کہ جسکی شہادت تصدیق کی تردید متعذر و اشخاص نے نہ کی ہو۔ تو اس کو یہ استنباط ہوتا ہے کہ صرف معجزہ ہی نزوال اعتبار شہادت کا باعث ہین ہوا بلکہ شہادت خود اپنے نزوال اعتبار کا باعث ہوتی ہے۔ اس دلیل کے خوب سمجھ میں آنے کے لیے حکو جاننا چاہیے کہ ہر ایک فرقہ کے معاملات مذہبی دوسرے فرقوں کے امور مذہبی سے متضاد ہوتے ہین اور یہ کہ قدیم روم اور ترکستان اور سیام اور چین کے محل مذاہب کا کسی مضبوط اصول پر قائم ہونا غیر ممکن ہوا لہذا ہر ایک معجزہ جو ان مذاہب میں ہوا اور جگاہ نہشتا تھا کہ اس سے خاص خاص اصول قائم کیے جا دیں وہ یہ اثر رکھتا تھا کہ دیگر مذاہب کے اصول کی تردید ہو ایسی تردید سے ان معجزات کا اعتبار بجا تارہتا ہوا جو ان مذاہب کے ہون کہ جنکے اصول کی تردید کی گئی۔ غرض کہ ہر ایک مذاہب کے معجزات اور انکی شہادت عام اس سے کہ ضعیف ہو یا قوی دیگر اصول مذاہب کے متضاد ہے۔ چنانچہ محمد مصطفیٰ یا انکے خلفائے کسی معجزہ کا اگر اعتبار کرتے ہین تو حید حسی امور ہونکی شہادت کر کرتے ہین۔ پر فلان اسکے اگر ہم ٹائٹس لیویس۔ پلوٹارک۔ یسعی ٹس۔ یا دیگر

مصنفین اور اشخاص یونان اور چین اور مذہب رومن کے تھلاک کو لوگوں کے بیانات پر اس کے کسی خاص معجزے کے نسبت اعتبار کریں تو ہم انکی شہادت پر اس طرح اعتبار کرتے ہیں کہ گویا انھوں نے معجزات محمدی صلعم کا اعلان کیا تھا اور اسکی تکذیب اسی یقین سے کی جس طرح اپنے معجزہ کی تصدیق کی اول تو اسکو دلیل بنیں کہہ سکتے اور اگر کہیں بھی تو وہ اس عجیب قیاس پر مبنی ہو کہ اگر معجزہ کی کچھ اصل ہو تو اسکا اصدار صرف منجانب اللہ ہوتا ہو اور اس سے مذہب حق کی تائید ہوتی ہو۔ اس دلیل میں دوسرا امر یہ فرض کر لیا ہو کہ مذہب منجانب اللہ ہوتا ہے لہذا ہجویم صاحب نے یہ فرض کر لیا ہو کہ کائنات میں معجزہ کسی ایسے ذوی العقول بشیر سے نہیں ہو سکتا جو انسان اور خدا کے بین میں ہو۔ علاوہ اسکے حکیم مذکور نے شہادت واقعات کو ان قیاسات میں مخلوط کر دیا ہے جو واقعات کے بارہ میں ہوتے ہیں۔ اور غلات اصول علم منطق اور اصول مناظرہ حکیم مذکور یہ بحث کرتا ہو کہ اگر قیاسات منجراختلاف ہوں تو ان واقعات کا بھی وجود نہیں جنگی نسبت قیاسات قرار دیے گئے ہیں۔

لہذا میں نے اپنی دانست میں امور ذیل ثابت کر دیے۔ اول یہ کہ ہجویم نے معجزات کی ایسی غلط تعریف بیان کی ہے جو صرف ایک دعویٰ بے دلیل ہو۔ ثانیاً حکیم مذکور نے یہ غلطی کی کہ معجزات واقعات مفروضہ ہیں اور کل شہادت انسانی کے غلات ہیں۔ ثالثاً اس نے تعدا اور صفت شہادت معجزات کے بارہ میں حدود و درجہ کی خود ہی اختلاف بیانی کی ہے۔ رابعاً اس نے اس منالطہ کی بحث کی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ مختلف مذاہب کے معجزات باہم مناقض ہیں۔

معجزات پر زمانہ جدید کے اعتراضات

اب میں ان اعتراضات کو بیان کرتا ہوں جو زمانہ جدید میں معجزات پر کیے گئے۔ پہلا اس کے ایک اعتراض ایسا ہے کہ جبین ایک غیر ممکن قیاس کو مدخل دیکھے ایسا اتنباط کیا ہو جو محتمل الضدین معلوم ہوتا ہے اگرچہ واقع میں اسکی کوئی اصلیت نہیں۔ یہ اعتراض

کئی طور سے بیان کیا گیا ہے۔ ایک یہ کہ اگر کوئی شخص مجھ سے یہ کہے کہ میں شہر یارک سے بذریعہ تار برقی آیا ہوں تو میں اس بیان کا اعتبار نہ کروں گا۔ اگر چاس آدمی مجھ سے کہیں کہ ہم سب لوگ بذریعہ تار برقی آئے ہیں تو بھی یہ اس بیان کو باوجودیکہ ایک مجمع کا بیان ہے صحیح نہ جانوں گا اور چاس آدمی کہیں اگر دنیا بھر سے یہی کہے تو بھی میں اس کے بیان کو باور نہ کروں گا لہذا لوگوں کے اس بیان پر کہ ہر دم صاحب زمین اڑتے پرتے تھے باوجود اسکے کہ کتنی ہی متعدد و چشم دیدہ شہادتیں اسکی تائید میں گذر رہی ہیں اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ دوسری شکل اعتراض مذکور کی یہ ہے۔ اگر کوئی شخص مجھ سے یہ بیان کرے کہ میں شہر یارک سے جو تھپڑ کا ایک شیر نہ ہوا ہر آسے میں نے مکان ٹرانس کار کے صحن میں اترتے اور اس مکان کے حضور میں پانی پیتے ہجرت خود دیکھا تو میں اس کے بیان پر ہرگز اعتبار نہ کروں گا اور وہ کیا اگر چاس آدمی بلکہ ہزار اشخاص مجھ کو اس امر کی باقاعدہ خبر دیں تو بھی میں باور نہ کروں گا پس اس سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ اکثر امور اس قدر سلاطین اور غیر ممکن الوقوع ہیں کہ اگرچہ کہیں ہی متعدد و شہادتیں اسکی تصدیق میں پیش ہوں تاہم ذی فہم شخص ہنسلے وقوع پر اعتبار نہ کریگا۔

اب ہم کہتے ہیں کہ یہ مثالیں بطور دلائل کے معلوم ہوتی ہیں اور باوجودی النظر میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ انکا جواب دینا صحیح نہیں لیکن اصل یہ ہے کہ مسئلہ مذکور بہت بڑے مسائل کا ہیں اور یہ دلائل ایسے فرضی و عوسے پر مبنی ہیں جو کبھی نہیں ثابت کیا گیا ہے اور میری وائسٹ میں کبھی ثابت نہیں کیا جاسکتا وہ عوسے یہ ہے کہ متعدد افراد ایماندار اور ذی فہم اور ذی شعور اشخاص کے ایک ایسے امر کی نسبت جدا گانہ اور علی الاطلاق شہادت دے سکیں جن جو وقوع میں کبھی نہیں آیا۔

اب ہمارا یہ جواب ہے کہ کوئی شہادت ایسی نہیں پیش ہوئی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا کبھی ہوا یا ہو سکتا تھا لیکن قیاس مذکور اور بھی زیادہ تر خلاف عقل ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے

جب ہم ان معالجات کے کوائف پر لحاظ کرتے ہیں جو مقبرہ اسبے پارس میں ہوئے اور اکثر عالم جوا بھی تک زندہ ہیں اسپر جو بیاد میں نے عمل حاضرات جدید کے متقدم ہوئے ہیں جو کہ اولاً اسکو غیر ممکن اور خیالی سمجھتے تھے اور ایسے امور کے وقوع کی نسبت زمانہ بھر کے کل تعلیم یافتہ لوگ خلاف تھے مگر بعد تحقیقات اور تنقیح کمال کے اکثر ان میں سے مع حکما اور علما و علم طبیات اس کے وجود کے قائل ہو گئے ہیں۔ اگر بحث مسبق کو دلیل قرار دین تو ضرور ہے کہ اجماعی شہادت کا دروغ ہونا ثابت کیا جاوے ورنہ مصادر اعلیٰ المطلوب لازم آتا ہے۔ یہ طرہ خاصا طرہ ہے کہ ہر عقائد لاطائل یا غلط نتائج سے نہیں بلکہ امور واقعی اور حقیقی سے بحث ہو یہ کمی نہیں ثابت ہوا اور نہ ثابت ہو سکتا ہے کہ بغیر وضو و شہادت کی شہادت اجماعی و بارہ کسی فریب کے حاصل کی گئی تھی۔ اصل مطلب یہ ہے کہ واقعہ ظہر یا ممکن یا غیر ممکن اگر ممکن الوقوع ہے تو اس قسم کی شہادت جسکا اوپر ذکر ہو چکا ایسے واقعہ کے ثبوت کیواسطے کافی ہے اور اگر غیر ممکن ہے تو ایسی شہادت کا ہم ہونا غیر ممکن تھا لہذا قبل مذکور محض ایک مثال ہے کہ اسکا اصل بیان فرضی ثابت نہیں ہو سکتا اور اگر اس بیان فرضی سے اس مقدمہ کا دعویٰ بیان کرنا منظور ہو کہ حقدار کوئی واقعہ عجیب و غریب ہو آئینہ عمدہ شہادت اسکے اثبات کے لیے چاہیے تو البتہ امر قابل تسلیم ہے لیکن تاہی یہ رائے ہے کہ ہر ایماندار اور شخص بے واسطہ کے بطور شاہد زیادہ ہو جاتے سے شہادت انسانی کی وقعت استقدر چڑھی جاتی ہے کہ جب ایسے معتبر ایک تہا و کافی کے شاہد ان سوانح کی نسبت تصدیق کریں جنکو میں استدلال امور فوق العادہ کہتے ہیں اور جو روزمرہ وقوع میں آتے ہیں تو ایسے امور کو تسلیم کرنا چاہیے۔ بار ثبوت ان اشخاص ہے جنکا یہ قول ہے کہ اس قسم کی شہادت کا غلط ہونا ممکن ہے۔ ہماری دانست میں یہ بات کہنا چاہیے کہ کسی خاص حالت میں کمی ایسا ہوا ہے کہ اس طرح کی شہادت باوجود اجماعی بھی غلط ثابت ہوئی اور اس امر کا ہی بیان قیاسی کافی نہیں بلکہ ثبوت کی

پیش کرنا ضرور ہوگا اسکا بھی خیال رہے کہ وہ ثبوت کمال نہیں ہوتا جہنم منظر مفسد
نرمیاں کرو یا جائے مثلاً صرف اتنا کہ دنیا کافی ہوگا کہ فلاں شہادت اجماعی دربارہ سحر
اور سحر ایک غیر ممکن شے ہے یہ ایک دعویٰ ہے دلیل ہے اور یہ قیاس کہ سحر بذریعہ
شیطان ہوتا ہے ممکن ہے کہ غلط ہو لیکن یہ واقعات صرف انہیں جادو گر یون کے بیانات
سے نہیں ثابت ہوئے ہیں خیر تشدد اس بارہ میں کیا گیا بلکہ ان امور متشابہ سے
ثابت ہوئے ہیں جنکا وقوع فی زمانہ اکثر یہ شہادت گواہان بے تعلق ثابت ہوتا رہا ہے۔

اس پر کچھ تفسیر یعنی عمل حاضرات جدید کے وجود کے انحراف

فی زمانہ ایک دلیل وجود عمل حاضرات کی نسبت کی جاتی ہے لوگوں کا یہ بیان ہو کہ عمل
حاضرات صحیح نہیں ہے اور انسان کو روحانی مخلوق پر اختیار نہیں اور وہ کسی قاعدہ کے
تاج نہیں اگر کوئی اسکے خلاف بیان کرے تو اسکو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ مثل دیگر
حوادث عالم کے کہ وہ پابند قوانین محض کے ہیں تو البتہ ہلکے ہوئے پر اعتبار
ہوگا اگرچہ دلیل مذکور پر چند اشخاص کو اعتقاد ہے تاہم اصل میں وہ لاطائل ہے حوادث
مقررہ عام اس سے کہ صحیح ہوں یا نہ ہوں اصل مطلب یہ ہے کہ وہ کسی بے علاقہ
ذہنی شعور مخلوق کے اعمال کا نتیجہ ہیں اور اسی وجہ سے وہ حوادث روحانی علوی تصور
کئے جاتے ہیں اور اگر انہیں خود مختاری نہوتی اور قوانین معلومہ کے تابع ہوتے تو
انکو کوئی شخص روحانی نہ سمجھتا لہذا دلیل مذکور صرف اعادہ نتیجہ مسبوق الذکر کا ہے
یعنی جب تک امور واقعی سے کسی قسم کی مختلف مخلوقات ذوی العقول کا وجود ثابت نہ ہوئے انکے
موجود ہونے پر اعتبار نہ کریں گے اور اعتبار اسوقت کیا جائیگا جب یہ ثابت کر دیا جائے کہ وہ
قانون مقررہ کے تابع ہیں اگرچہ میری دانست میں اس دلیل سے بڑے طفویت آتی ہے
لیکن اسکی بحث اکثر وہ اشخاص کرتے ہیں جنکو فلسفی ہونے کا دعویٰ ہے۔

عمل حاضرات کے بار میں شہادت علمی کا ضرور مینا

وہ ہر اعتراض جو اکثر دین نے مقرر ضیق کی زبان سے سنا اور جسکی بڑی کوسیت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ کسی غیر معمولی یا غیر قابل اعتبار واقعہ کے وجود کی نسبت اس سے دینے کو ہر سطر بہت بڑا علم چاہیے۔ اور جب تک علماء اسکے بارے میں تحقیقات علمی جسے نبوت پیش نہ کریں وہ عملیات قابل اعتبار نہیں ہو سکتے۔ مگر میری دانست میں اس سے بڑھ کر آج تک کوئی مخاطبہ نہیں ہوا اس بارے میں اکثر گفتگو رہتی ہے۔ اور یہ غلطی بھی عام ہے۔ لیکن اصلیت اسکی بالکل غلط اس کے ہے جو بیان کی گئی کہ اس کے کبھی کبھی ان امور کے بار میں علماء دلائل قیاسی سے بحث کی جنکو کہ محققین نے مشاہدہ کیا ہے تو ہمیشہ وہ عالم غلطی پر ہے۔ اسی جگہ پر گلیلیو۔ اور باروس۔ اور جنیر۔ وغیرہ محققین کے نام جنکا تمام عالم میں شہرہ ہے بیان کر دینا کافی ہے تمام جہان کو معلوم ہے کہ جو امور ان محققوں نے دریافت کیے ان کے ہر عنصر علم نے ان سے اختلاف کیا کیونکہ باسباب ظاہر ان عالموں کے وہ امور لا طائل اور غیر قابل اعتبار معلوم ہوتے تھے۔ اور ابھی بہت قلیل زمانہ منقضى ہوا ہے کہ ان امور کے بارے میں ایسی ہی ایک عجیب نظیر ظہور میں آئی جس نے جب نجم فزنگن نے رائن سوئی لینے جماعت شاہی کے رویہ اس بارے میں گفتگو کرنا چاہی کہ عالم میں اکثر اشیا ایسے ہیں جنکو وزنیہ سے بہ نسبت دیگر اشیا کے قوت برقی زیادہ و درستی ہے۔ تو اس وقت کل علماء سے طلبہ نے آپس میں کیا اور اس مضمون کو مضامین فلسفہ میں نہ داخل کیا جب سینک صاحب نے اپنے وہ عجیب و غریب نبوت اس بارے میں پیش کیے کہ منوکی دوی کیشیت جو موج کی دریا میں ہے تو اس زمانہ میں بھی کئی سوڑے بڑے عالم اور شیون اس قیاس کو غیر ممکن سمجھا کہ آپس میں کیا اور انھیں اجابہ اور انباریو نے سنو سے یہ تحریر کیا کہ تا صں گرے اب ریل کی سرزمین نہیں بنا سکے کیونکہ کوسہ پر تو بجلی بہت و درستی ہے اور جب یہ تحریر ہوئی کہ لندن میں گیس کی روشنی ہونا چاہیے تو اس وقت سرجم غری کی دوی

اس امر کو غیر ممکن اور شروع محکم بہت بنے۔

اور عجیب ایٹو نسن صاحب نے یہ بتوڑ کیا کہ لوہے کی ریل اور فوجی جہازوں کے درمیان میں ریل ہونا چاہیے تو علمائے یہ شہادت دی کہ ریل کافی گھٹنے ۱۲ میل چلنا یا غیر ممکن ہے ایک بڑے مستند عالم نے یہ بیان کیا تھا کہ دوسری جہازیں خطرات کو نہیں ٹوکر سکتا ہے جب بڑے ریاضی دان اتریکو نے تاریکی کی نسبت گفتگو کرنا چاہی تو فرانس کے علمائے اسپر طرکی اور جیب پیلے پہلے وہ آلہ ایجاد ہوا جس سے بارش کا حال دریافت ہوتا ہے تو ڈاکٹر بہت بنے۔ اور جیب مرض کو قوت مقناطیسی کے زور سے بیہوش کر کے حمل جراحی کیا اور اسکو غفلت کی وجہ سے تکلیف نہ ہوئی تو لوگوں کو یہ غلطہ ہوا کہ یہ مرض خلائی کو فریب دینے کے لیے ضبط کیے ہوئے ہے۔

انسان کے قدیم ہونے میں لوگوں کو بہت پٹاشک ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ خیال عقیدہ اشخاص زمانہ کمال کے خلاف ہے۔ ۱۳۳۰ء میں ایک دانش کے عالم اسمی بوسنے نے جسکو علم الارض میں بہت بڑی مہارت تھی ایک انسان کی ہڈیوں کا ڈھانچہ دریائے رین کی سخت مٹی میں سے اتنی فیٹ نیچے سطح زمین کے پایا وہ ڈھانچہ ویلی میں کے پائین جو علم تشریح بدن انسان کے بڑے عالم تھے بھیجا گیا۔ لیکن انھوں نے اس میں مٹیں بھاڑ ڈھانچہ کو جو مدت تک زمین کے نیچے رہنے سے سنگ ہو گیا تھا چھینک ڈیا اور طلعت کو دیا۔ سرسی لائل صاحب نے موقع مذکور پر بذات خود تحقیقات کر کے اپنا یہ عقیدہ کر لیا کہ محقق سابق کے بیانات بہت صحیح تھے ۱۳۳۰ء میں تھیر کے چھیار مع ایک ڈھانچہ استخوان فیل گریران لین کے ایک قاری میں جسے مشر کاٹھرن کے روپ میں نکلا چانچہ انھوں نے انبیاء مذکور کو مجانب غار انگلستان میں رکھ دیا اور یہاں وہ بہت عرصہ تک رکھا رہا۔ اسکی تحقیق کی بناء علیٰ حال میں بخیر امان ہوا کہ محاذ کیا گیا سنہ ۱۳۳۰ء میں فرانس صاحب نے سنگین آلات ضرب مع استخوان ان حیوانات کے جکا اب نام و نشان تک

نہیں باقی رہا مقام ہاکس واقع سفک مین پائے۔ من ابتدا سے سلسلہ اہم نہایت سلسلہ عیسوی
بوشی ڈی برتھیز نے جو ایک فوٹو اس کا بہت بڑا عالم علم الارض پر اکثر سنگین آلات ضرب فوٹو اس
شمالی طبقات سنگین مین پائے لیکن ایک مدت دراز تک صاحب موصوف اپنی محضر علم کو سب
کا قائل نہ کر سکے کہ آلات مذکور دست انسان کے بنے ہوئے ہیں اور سجاد کرنے کے قابل
ہیں آخر کار سلسلہ مین لوگ اسی مین اس کے متقدم ہونے لگے یہ سلسلہ اہم و مشہور مین اکثر وہ
علماء و حکماء الارض مین ہمارے نام حاصل تھے تمام مسبقہ الذکر مین گم اور بوشی ڈی برتھیز کے بیانات
اور نتائج کی تصدیق کی۔

دوسرے امر کے بارے مین لوگوں کو اس سے بھی زیادہ لاپرواہی اور بے اعتناوی تھی سلسلہ
مین مسٹر کمتری صاحب ساکن ٹارکن نے ایسی حقائق و تجربہ کی خبر کام بنایا جو اتنا صحیح و
ایسے حیوانات کو جن کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا تھا مشہور غار کنٹ مین پائین مین جو حالات
صاحب مذکور نے اشیاء مذکور کے بارے مین بیان کیے انکی نسبت بھی بڑا مضحکہ ہوا سلسلہ مین
مسٹر کاڈون آسٹن نے جو ہم لوگوں مین سب سے اول علم الارض کا عالم ہوا ہے اس امر
کے جلسہ تحقیقات ارضی مین گفتگو چھپڑی اور سٹروین ساکن ٹارکن نے ایک مضمون ایسا
پیش کیا جس سے مسٹر کمتری صاحب کی تحقیقات کی تصدیق ہوتی تھی لیکن مضمون مذکور نا معلوم
ہونے کی وجہ سے طبع نہیں ہوا۔ ۱۸ برس بعد ٹارکن کی جماعت کے لوگوں نے جو در بارہ
مختلف علوم ارضی کے مین اکثر امور دریافت کیے اور تحقیقات سابق کو کبیلہ پر تصدیق
کر کے کل حالات لندن کے اور جلسہ مین پیش کیے جو در بارہ علم الارض مین منعقد ہوا کرتا تھا
لیکن حالات مذکور غیر ممکن تصور ہونے کی وجہ سے طبع نہ ہوئے۔ ۲۰ برس کے اس فارسی
تحقیقات بالا مصل اور برٹش اسوسی ایشن کی کمیٹی کے زیر نگرانی ہو رہی ہے اور وہ تحقیقات
جو ۲۰ برس مین ہوئی انکی تصدیق ہوتی جاتی ہو وہ مستدر عجیب انگیز نتیجہ معلوم ہوئی تھی یہی
مذکورہ اصل مین تھی اب لوگ یہ کہیں گے کہ یہ شک نہی براصول تھا۔ اور کیا عجیب کہ ایسا ہی ہر مین

اس سے یہ ثابت ہو کہ وہ بیمارے محقق اس امر خاص میں صحت پر تھے اور وہ علما جنہوں نے انکی تحقیقات کی نگاہ کی غلطی پر تھے۔

اب نہانہ جدید میں چند ایسے اشخاص ہیں جنہوں نے وہ امور دریافت کیے جو علی العموم
نوعی الحاد اور غیر ممکن ہیں اور اسی وجہ سے غیر قابل لحاظ نسبت ان امور کے سمجھے جا رہے ہیں
جس کا سابق میں ذکر ہوا وہ اگر ہم وجود اشراق کی نسبت بحث کریں گے۔ وہ اشخاص جنہوں نے اشراق کا
مشاہدہ کیا اور اپنی زندگی اسی کی تحقیق اور مشاہدہ میں صرف کی ہے وہ علم و باقیات میں دیگر محققین کے
میں مغلطائے سات لایق ذکر نہیں ہیں جیسے فاکٹر الیٹ سن۔ گرگوری۔ ایٹس۔ برنر۔ لی۔ ہربرٹ۔ میو۔
اسٹیل۔ ہنڈیک۔ علاوہ ان کے مسائٹو اور سٹراچ جی ایکنسن۔ اور سٹروجر۔ آرس بری۔ اور
بری ریکن بیک وغیرہ بھی شاید ہیں جب ہم تاریخ تحقیق سابق پر اور ان گیارہ تعلیم یافتہ کی آں گا ہی
سماں کرتے ہیں کہ ان کو کل اعتراضات امور متنازعہ کے بارہ میں معلوم تھے اور اسی وجہ سے انہوں
پر ہی ہوشیاری سے تحقیقات کی تو غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ ان اشخاص مذکور غلطی پر ہوں اور وہ لوگ
جو قیاس کو دخل دیکر یہ بیان کرتے ہیں کہ ایسے امور کا ہونا غیر ممکن ہے سب کچھ ہوں یا سب
جھوٹے ہوں اگر تاریخ اور تجربہ سے معلوم کیا جاوے تو یہ پیشین گوئی کرنا چاہیے کہ ایسے
حالات میں جو لوگ بے سمجھے و دوسروں کی تحقیقات کو غلط تصور کرتے ہیں وہ خود غلط ہیں۔

مسٹر لکی صاحب نے معجزات پر جو جراح کیے ہیں اُنکے جوابات

اب ہم ان حکما کا تذکرہ کرتے ہیں جو زمانہ عبید کے معجزات پر مقروض ہو رہے ہیں۔ ان میں
سب سے زیادہ مشہور سٹر لکی مصنف تاریخ مقولات نے اپنی تاریخ مقولات میں
آخر قضاۃ فیہ کا تذکرہ کیا ہے چنانچہ ان کے خیالات اس بارے میں ایسے صاف اور درجہ
طور پر ادا ہوئے ہیں کہ ان کو مجا سے ان خیالات کے سمجھنا چاہیے جو زمانہ عبید کے حکیم یا
لوگوں کے ہیں۔ وہ خیالات حسب تصریح ذیل ہیں۔

عام تعلیم یافتہ لوگوں کو معجزوں کے بارے میں یہ خیال نہیں ہو کہ انکی نسبت شہوتِ محرم

شکوہ کو باندھ دیا غیر معتبر ہے بلکہ یہ خیال ہے کہ وہ مطلقاً قابلِ فحکام اور غیر معتبر ہے۔ بعد اسکے حکیم مذکور یہ بیان کرتا ہے کہ بعض درجے زمانہ شائستگی کے ایسے ہوتے ہیں اور اکثر وجوہ بھی ایسے درپیش ہو جاتے ہیں کہ ہر شخص مشہور اور ہر طریقہ مشہور سے بالاتفاق کثرتِ معجزات منسوب کیے جاتے ہیں۔ اور ہم اُن وجود کی تصریح کر سکتے ہیں جنکے سبب کو لوگ معجزات کی جانب رجحان کرتے ہیں اور ہم یہ بھی ثابت کر سکتے ہیں کہ اُن وجوہ سے وہ نتائج ضرور پیدا ہوئے جو مقصود تھے اور ہم اُن مختلف کیفیات بالطنی کی بھی تصریح کر سکتے ہیں جو کوائف بد اعتقادی کو ساتھ پیدا ہو جاتی ہیں جس زمانہ میں کہ انسان کی طبیعت کثرتِ جنی سے ناواقف ہوتی ہے اور قوانینِ لادیدی کا ظہور نہیں ہوتا اور انسان امور متعلقہ نشانِ امتزاع کو بھی خیال نہیں کر سکتا تو اسوقت معجزوں کی تعریف کا اظہار ہوتا ہے اور عوام اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور یہ معجزات اس زمانہ تک فروغ پاتے ہیں جب تک کہ کوائفِ ذہنی مبدل نہیں ہوتے۔ معجزوں پر اُقتِ اعتبار جاتا رہتا ہے جب لوگوں کے عقائد میں فرق آ جاتا ہے۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ اصدارِ معجزات غیر ممکن ہے یا یہ کہ انکی تصدیق استقدرِ شہادت سے نہیں ہوتی جو اُن امور کے بارے میں پیش کیا جاتی ہے جن پر ہم اعتبار ہے بلکہ صرف ہمارا مطلب یہ ہے کہ اکثر زمانہ ایسے ہوتے ہیں کہ ہمیں اس قسم کے قریب پیدا کیے جاتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اُن اشیاء کی اصلیت دریافت ہو جاتی ہے جو تعصبِ مذہبی کی وجہ سے معجزات تصور کیے جاتے ہیں اور وہ تصریحِ حقے اُن قصص و حکایات کی اصلیت دریافت ہو جاتی ہے یہ ہے کہ معجزہ کسی خاص درجہ کے علم و ذہانت کا نتیجہ ہوتا ہے اور یہی گویا تردیدِ معجزات کی تصریح ہے۔ لکی صاحب کے بیانات اور دلائل میں ویسے ہی بڑے معاملے ہیں جیسے کہ ہیوم صاحب کے دلائل میں تھے۔ کہ واسطے کہ اسکا یہ بیان کہ مختلف مدارسِ شائستگی کے زمانہ میں ہر شخص مشہور یا ہر طریقہ مشہور سے بالاتفاق بافراطِ ضروری معجزات منسوب کیے جاتے ہیں۔ میری نسبت میں مشہور واقعات تاریخی کے خلاف ہے۔ سابق و حال میں ہمیشہ مذہبِ رومن کے متحاکم میں

معجزوں کی افراط رہتی تھی اور ہے۔ مذہبِ رومن کیتھولک کے لوگوں میں پوپ یعنی مجتہد سب سے بڑا شخص ہے اور اجتہاد بہت بڑا عمدہ طریقہ ہے لہذا اگر ہم مشرکوں کے بیانات کو صحیح تصور کریں تو پوپ کو بہت بڑا معجزہ تصور کریں گے۔ لیکن اصلیت یہ ہے کہ سوا ایک یا دو مجتہدین اسبق کے کسی مجتہد کی جانب اعجازِ نبیین منسوب کیا گیا۔ برخلاف اسکے اکثر ایسا ہوا کہ مذہبِ رومن کیتھولک کے غریب مولوی یا دنیا دار لوگوں سے اعجاز منسوب کیا گیا اور ایسا جو بسودہ ولی قرار دیے گئے۔ دوسرے مثل اور مشہور اخصائے کے ایک شخص سسی لیو تھو بھی ہے اور آٹھ اقصوں مذہبی میں بڑی اصلاح کی تھی یہ شخص معجزات کا بڑا مستعد تھا اور اسکے زمانہ میں تمام دنیا معجزات پر عقیدہ رکھتی تھی اسکے مرنے کے بعد کئی پشتوں تک مذہبِ پاپائیت میں معجزات بافراط ہوتے رہے بانیہ اس مشہور شخص سے معجزات منسوب نہیں کیے گئے۔

ہمارے زمانہ میں معجزہ نما لوگوں کے سرغنا اور رنگ صاحب اور فرقہ مارمن میں معجزہ نما لوگوں بانی مبنی جوڑت آسمان ہیں بانیہ ان دونوں اخصائے کی نسبت معجزات نہیں منسوب کیے گئے مگر صرف وہ معجزات جو جوڑت آسمان نے قبل قائم ہونے اس مذہب کو دکھائے تھے۔ ان عجیب کیفیتوں کو مجاہد ثابت ہوتا ہے کہ معجزہ کی کسی کسی قدر اصلیت ضروری اور ملکی صاحب کو اس قیاس کے بارے میں شہادت نہیں کہ مشہور اخصائے و معجزات منسوب ہو جاتے ہیں یہ مثل ان قیاسات کو میں جو ظاہر یا اصولِ ناظرہ اور قابلِ تعریف معلوم ہوتے ہیں لیکن انکا کوئی ثبوت نہیں۔

مشرکوں کی صاحب کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ زوالِ اعتقاد کے ساتھ خیالات بھی ضروری سبیل ہو جاتے ہیں لیکن یہ تبدیل ضروری ثابت نہیں کیا سکتی کیونکہ ایسے خیالات کا متزلزل ہونا حق تاریخ سے ایک مرتبہ معلوم ہوا ہے۔ اور تعجب کی بات یہ ہے کہ ایسے خیالات زوالِ اعتقاد کے ساتھ غسلِ جزو لانیفک کے باقی رہے بلکہ بڑھتے گئے۔ لیکن میں برس سے عقائد بھی مضبوط ہو گئے کہ یونانی اور روسیوں کا جو قدیم زمانہ خدا شناسی کا تھا اس زمانہ میں ایسے عقائد بڑے بڑے ہوئے

لوگوں کو تھے چنانچہ اُس عقیدے کی ہر زمانہ کے لائق ترین لوگوں نے تردید کی لہذا وہ زوال
 اعتقاد جو حال کی مدی میں واقع ہوا کسی قاعدہ کا یہ دوسرے بنین ہو سکتا بلکہ مستحیات میں داخل ہو۔
 مشر لکی صاحب کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ لوگوں کو امور فوق العادت کا اُس زمانہ میں اعتقاد
 ہوتا جو جس وقت اُنکے طبائع نکتہ چینی سے خالی ہوتے ہیں اور طبعی قواعد کا خیال انہیں ہوتا
 اس بارے میں لکی صاحب مثل ہیوم کے خلاف بیانی کرتے ہیں منجملہ اُن اشخاص کے
 جنکو امور فوق العادت کے امکان کا اعتقاد تھا ایک گلینول صاحب بھی ہیں چنانچہ مشر لکی
 گلینول صاحب کی نسبت یہ تحریر فرماتے ہیں کہ گلینول صاحب پرست مشکوک فرماتے تھے اور زمانہ
 جدید کے ایک بڑے موقوف نے اُنکے بارے میں یہ لکھا ہے کہ سب سے اول انگلستان کے یکم جنوری
 امر میں شکوک بالقرص پیدا کیے ہیں گلینول صاحب تھے۔ اگر شک یہ مطلب ہے کہ انسان
 جو اس طبعی پراعتماد نہا چاہے تو یہ اسے اسکی بہت صحیح ہے اور سوائے اب جو موصوفہ
 وراثتی آفت ڈاکٹر م جو دوبارہ ایکسیس اسٹنڈ کا نام سے طبع ہوئی اور حسین گلینول صاحب
 اپنے خیالات کیلئے مذکور بحث بالقرص کی دوسری کتاب ایسی دستیاب ہونا مشکل ہے جس سے
 ضحمت اعتقاد اور تعصب کم ظاہر ہو۔ میری دانست میں کتاب۔ سائنس سائنس شام
 سے بشکری کوئی عمدہ کتاب دربارہ عقیدہ محبت آج تک ہمیں طبع ہوئی۔ ڈاکٹر تھری مور
 اور باکل اور کڈورے۔ نے گلینول صاحب کی تائید بڑی عمدہ سے لیساری میں کی ہے
 اور جلد آسکے خلاف تھے وہ لیاقت اور شہرت میں اُنسے بڑھ کر نہ تھے با اجماع کیا کا ہر من
 شک کرنا بڑھتا گیا دوسرے مقام پر مشر لکی صاحب دوبارہ گلینول صاحب کو یہ تحریر کرتے
 ہیں کہ۔ بلکہ۔ اور لاک صاحب کی تحریر سے وہ طوڑانہ خیالات افشا ہوئے جو ٹیلر صاحب اور
 گلینول۔ اور سیل صاحب کی ذہانت سے پیدا ہوئے اور آخر کار مذہبی آزادی کا آپر وارڈ
 ہو گیا صرف یہی لوگ اور انھیں کے خیالات ہیں جو موبہ شک و دوسواں ہیں۔

نکتہ چینی اور قواعد کلیہ کا خیال اس زمانہ میں لوگوں کو بہت ہی تاہم ہر ملک کو شایستہ

صد ہا اور ہزار ہا آدمی ایسے ہیں جو ان حوادث کو اپنے ہی حواس کی شہادت پر معتبر سمجھتے ہیں۔ جنگو لکی اور دیگر حکم معجزات غیر قابل اعتبار تصور کرتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ان معجزات کا مشاہدہ کرتے ہیں انکو معتبر سمجھتے ہیں اور اصلی خیال کرتے ہیں۔ مسٹر لکی صاحب نے تو اس اعتقاد کی نسبت یہ تحریر کیا ہے کہ یہ عقیدہ کبھی کبھی خاص گمنامہ شائستگی میں پیدا ہوتا ہے اور علم اور فہانت کا خاص نتیجہ ہے لیکن اصلیت یہ ہے کہ یہ عقیدہ ہر درجہ شائستگی اور علم میں پایا گیا ہے سقراط۔ اور پلوٹارک۔ اور سینیٹ اکسٹائن اور فوق الاموات کشادہ ہیں لیونقہ۔ اور کیالون۔ جو اصلاح عقائد مذہبی کے گواہ ہیں اور کل حکم اور صاحبان حج انگلستان نے سناہ ستر متحقیں میل تک یہ اقبال کیا کہ ایسے امور کی شہادت کی تردید نہیں سکتی اکثر حالات میں مختلف ملکوں کو حکام پولیس کنہایت سختی کو تحقیقات کی ہم سابق میں بیان کرتے ہیں کہ مقبرہ ابی پارس کے معجزات جو ایسے زمانہ میں ہوئے تھے کہ تمام ملک فرانس اسوقت ان حکم سے بھر ہوا تھا جو ارمین شک کرتے ہیں سمجھتے آئیں مانہ میں کہ جب والیٹر وغیرہ موجود تھے وہ معجزات ایسے تھے ان شہادت کو ثابت ہوئے اور اسقدر تحقیقات کا موقع دیا گیا تھا کہ ایک شانزادہ دربار شاہی کا اسکے وجود پر یہ تحقیقات کاں مستعد ہوا تو وہ جیلانہ ہائٹل میں اسواسطے قید کیا گیا کہ اسے ان معجزات کو اعلان کرنے پر اصرار کیا تھا۔ ہمارے زمانہ میں کم سے کم ہر درجہ کے لاکھوں آدمیوں کو اسپر جوٹیلزم یعنی عمل حاضرات اور ہاؤسین اعتبار سے ہر کوئی صاحب خاص مایہ ترقی علم سے قسب کرتے ہیں وہ علی احمد و دیگر ترقی علم میں ہیں

معجزہ پر عقیدہ کو ناجہالت کی نشانی ہے

مسٹر ای بی ٹیل صاحب نے اپنے اس لکچر میں جو رائل اسپرچویشن میں دیا تھا اور اپنی تصنیفات کے مختلف مقامات میں اس دلیل حکیمانہ کو دوہرے طور پر بیان کیا تھا انکا یہ خیال ہے کہ کل عقائد و بارہ اسپر جوٹیلزم یعنی عمل حاضرات و دیگر امور فوق العادہ تعلیم یافتہ گروہ کے زمانہ کجاہلیت کی نشانیاں ہیں لیکن اصلیت یہ ہے کہ حکیم و دیگرانہ امور کو رد و گذشتہ کر گیا ہے

جس سے ایسے عقائد واجب ہو جاتے ہیں جو تعلیم یافتہ لوگ اپنے حواس کی شہادت اور
کامل تحقیقات متواتر کے ذریعہ سے یہ جانتے ہیں کہ وہ امور فوق الحادات امور واقعی ہیں ان کے
خیالات اِس بارے میں اُن وحوش سے ویسے ہی مختلف ہیں جیسے کہ اُن کے خیالات آفتاب یا
باول کی گرج یا امراض یا دیگر حوادث طبعی کے بارے میں ملحدہ ہیں اور اگر مثلیہ صاحب اپنی
ویل کی تائید کریں تو انکو یہ خیال کرنا چاہیے کہ آج کل کے لوگوں کا یہ قول ہے کہ آفتاب کا
ایک اہل آتش تصور کرنا انسانی وحشی خیالات کی ہوسا سیلے کہ اکثر وحوش کا آفتاب کی نسبت
یہ خیال ہو اور یہ اعتقاد بھی کہ اکثر امراض سلسری ہیں منہ انہی خیال وحشیانہ کا ہے۔ یعنی ایک شخص
و دشمن کی فوج میں مرض پھونچا کر چھوڑ دے سکتا ہے۔ اور تنہا نہ فیہ امور واقعی ہونے کہ قیاسی انداز
ہمکو امور واقعی کے بارے میں تصنیف کرنا مقصود ہے تو ہم دلائل قیاسی یا تشبیہات کو بالکل
لاطائل اور غیر متعلق سمجھتے ہیں ہزار ہا ذی شعور لوگ موجود ہیں اور انکو تجربہ ذاتی سے یہ معلوم ہے
کہ بہت سے عجیب واقعات صحیح ہیں اگرچہ علمائے انکو ہودہ اور غیر ممکن وقوع تصور کیا ہے
ایسے لوگوں سے صرف یہ کہہ دینا جواب نہ تصور کیا جائیگا کہ ایسے عقائد اس وقت پیدا ہوئے ہیں
جب انسان کی طبیعت کو کتبہ چینی کی جانب جھبان اور قواعد کلیہ کا مطلق خیال نہیں ہوتا
یہ کہ یہ خاص خاص زمانہ ہیں ایسے خلط خیالات پیدا ہوئے ہیں اور مدارج علم و ذہانت کے خاص
نتائج ہیں یا یہ کہ انہی صاف ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ جدید کی جمالیاتی مین وہ خیالات وحشی و دوا
پیدا ہوئے ہیں لہذا یہ امور حسب تصریح ذیل ثابت ہوئے۔ اول یہ کہ ہجوم کے دلائل غلام
موجبات صرف قیاسات اور مطالعات اور اختلافات بیانی پر مبنی ہیں۔ اور حسب اصول علم
منطوق انکی کوئی اصل نہیں۔ ثانیاً یہ کہ زمانہ جدید میں وہ بحث جو دربارہ مسافرت انسانی بذریعہ
تاریقی یا ٹیرنگلین کے پانی پینے کی کوئی اصلیت نہیں رکھتی۔ کیواسطے کہ اُسکے مقدمات قیاسی
ہیں مثلاً ثانیہ کہ علمائے راہ پر اعتبار کرنا چاہیے کہ دیگر اشخاص کی شہادت پر جنہوں نے اُن امور کا
مشاہدہ کیا ہے جو تمام جہان کے لوگوں کے تجربہ اور واقعات تاریخی کے بالکل خلاف ہیں یا ثانیہ کہ انکی

ٹیکر صاحب کے ولولہ کی حکیمانہ قیاسات غیر مشتبہ پر مبنی ہیں اور اس میں وجہ سے اس کی کوئی اصل نہیں
آخر میں میں اس امر پر زور دیکر بیان کرتا ہوں کہ مجھ کو اس امر کی بحث کرنا نہیں منظور
کہ معجزات صحیح ہیں یا زمانہ بعد کے اسپرینچو کیلزم یعنی عقل حاضر و اوقات پر مبنی ہیں یا
توہمات پر مگر میرا صرف یہ مطلب ہے کہ وہ اعترافات جو امور مذکور پر کیے گئے ہیں انکی اصلیت
ہے یا نہیں اگر میں نے یہ ثابت کر دیا ہو کہ وہ سلاسل محض غلط ہیں جس سے یہ خیال کیا گیا ہو
کہ امر تنازعہ فیہ کا ایسے مکمل طور سے تصفیہ ہو گیا کہ خاص خاص امور کی بحث کر نیکی کوئی
ضرورت نہیں باقی رہی تو حقیقت میں میں نے اس اعتراف کو کہ شہادت و دربارہ امور
فوق العادہ نہیں پیش ہو سکتی رنغ کر دیا اور یقین ہو کہ ہر ایک ایماندار شخص جسکی غایت یہ ہے
کہ امر حق دریافت ہو اس امر کی تحقیقات کرنے میں غفلت نہ کرے گا۔ معجزات شہادت انسانی
سے اگرچہ وہ کتنی ہی ہو نہیں ثابت ہو سکتے۔ یہ وہ زمانہ ہو کہ اب قابل مستحسن صیغہ الاعتقاد
کو جو ابھی تک رائج تھی بمقابلہ حکیمانہ خیالات کے محدود ہو جانا چاہیے ورنہ تاریخ میں انسان
کی یہ قابل تاسف حالت درج کیجا نیکی کہ اُسے دنیا میں دریافت حالات کے ذریعے محبوس
کر دیے اور بلا تحقیقات کامل دیگر اشخاص کے مشاہدات میں صحت و غلطی کا اعتبار نہ کیا۔

امور فوق العادہ کی تحقیق علمی حصہ اول تمہید

صفحہ ہائے مابعد میں میں نے ان امور کی شہادت میں چند امثلہ جمع کیے ہیں جو امور
فوق العادہ ہونے کی وجہ سے غلات قیاس تصور کیے جاتے ہیں۔ ابتداءً معجزات کی اصلیت
اور ان امور کے امکان میں چند خیالات بیان کیے ہیں کہ جو ان معانی میں معجزات نہیں
ہیں جسے نقص قوانین طبیعی ہوتا ہو۔ ایسے معانی میں میں بھی معجزات کو اس طرح اجتہاد
کرتا ہوں کہ جیسے دیگر مشکوک فراج حکم کرتے ہیں اگر کوئی شخص یہ دریافت کرے کہ آیا میں

ان تجربات میں سے کسی امر تعجب کو جو صفحہ ہائے مابعد میں مذکور ہیں دیکھا تو میرا جواب یہ ہو کہ میں نے انہیں سے اکثر اسی قسم کے امور مشاہدہ کیے اور انکی اصلیت کی نسبت اطمینان حاصل کر لیا لہذا مجبوزہ چاہیے کہ اس شہادت کو ناقابل اعتبار سمجھوں جو زیادہ تر تعجب امور کے بارے میں ہے اور انکا دیگر انتخاب نے مشاہدہ کیا ہے۔ کوئی نیا تعجب اور لا معلوم ہوتا ہے تو اسکو لوگ معجزہ تصور کرتے ہیں اور اسپر اعتبار اسوجہ سے نہیں کرتے کہ وہ خلاف عادت ہے اور اگر ویسے ہی چیزات امور فراہم ہو جاویں تو وہ بذات خود معمول تصور ہونے لگتے ہیں اور اگرچہ وہ فعلی سمجھ میں نہ آئیں تاہم معجزات نہیں تصور کیے جاتے چنانچہ ہزار ہا امثلہ میں سے میں نے چند امور منتخب کر کے کتاب مذکور میں جمع کیے ہیں۔ اگر سنجیدہ آنکھ دیکھتین صحیح ثابت کر دیے ہاویں تو اعتراض ناقص قانون طبعی اور خلاف ہونے کا رافع ہو جاتا ہے جن لوگوں کو امر حق دریافت کرنا ہو وہ پانچ کتب مذکورہ ذیل مشاہدہ کریں اور بیان کریں کہ امور مذکورہ کتب مذکورہ بغیر ہم ہو سکتے ہیں یا نہیں ان لوگوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر ایک یا دو امور عجیب ثابت ہو جاویں تو انکی صحت کی نسبت شک نہیں باقی رہنا چاہیے۔ کتب مذکورہ میں تصریح ذیل ہیں ریکین بیگ صاحب کی تحقیقات در بارہ اس تعلق کے جو حرارت مغزی مقناطیس برقی حرارت۔ اور مونس ہے۔ اسکا ترجمہ انگریزی میں گرگر بیگ نے کیا ہے۔ ڈاکٹر گرگر بیگ صاحب کے خطوط در بارہ قوت مقناطیسی حیوانی کے۔ آرٹیل اویں صاحب کے خیالات در بارہ حدود در سری ہونیا کے۔ ہیر صاحب کی تحقیقات عملی در بارہ حاضریت روحانی مخلوق کے۔ ہوم صاحب کے سوانح عمری سکھ کتب مذکور سوانح کتاب چہارم باسانی دستیاب ہو سکتی ہیں اور چوتھی کتاب بھی اسکے چھاپنے واسے ممکن ہو سکتی ہے میں ان اشخاص کی فرستادہ کتب کتاب کتاہوں جنکی شہادت صفحہ مابعد میں اسٹن کتاب کے پیش کی گئی ہے اور وہ لوگ اکثر حوادث عجیبہ و غریبہ کے قائل ہیں۔

مجبور یقین ہے کہ یہ سب صاحب معتد تصور کیے جائینگے۔ اگر یہ واقعات جبکہ مشاہدہ کرنا اکثر لوگ مکرر دوسرے کر بیان کرتے ہیں بہین طور میں آئے۔ تو میں شائقین کتاب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ خود ہی دریافت کریں کہ عقیدہ ہذا کی کیا اصلیت ہو اور اگر میں بیان کروں تو اس سے ان سب حضرت کی حماقت کا گویا اظہار ہو گا۔ باوصفیکہ میں انکو زیادہ آسانی سے ذی فہم تصور کرتا ہوں۔ کس واسطے کہ وہ مشاہدہ واقعات اور اس امر کے لائق ہیں کہ انھوں نے فریب کھایا یا نہیں۔ کوئی بخیر شکر کہی ان امور کی ہرگز تصدیق نہ کر لگایا اور لوگ غلام قیاس تصور کرتے ہیں اور جبکہ بارے میں اسکو مکرر یقین کامل نہ ہو۔

فہرست اشخاص مذکورہ بالا کی

- ۱۔ پروفیسر ایس ڈی مارگن منطقی و ریاضی دان۔
- ۲۔ پروفیسر چارلس ریاضی دان۔
- ۳۔ پروفیسر ولیم گرگیڈی ام ڈی عالم علم کیا۔
- ۴۔ پروفیسر رابرٹ ہیڈ ام ڈی عالم علم کیا۔
- ۵۔ پروفیسر ہربرٹ میومی اور ام ڈی آف آراس عالم علم طبیعیات۔
- ۶۔ مسٹر رٹیر کیا دان۔
- ۷۔ ڈاکٹر الیفین عالم علوم طبیعیات۔
- ۸۔ ڈاکٹر ہڈیک حکیم۔
- ۹۔ ڈاکٹر کلی حکیم۔
- ۱۰۔ اسچ اوٹنڈس مقنن۔
- ۱۱۔ لارڈ ولنڈ ٹھہرٹ مقنن۔
- ۱۲۔ چارلس برے مصنف مضامین حکیمانہ۔
- ۱۳۔ آجیپ وٹیلی پادری۔

۱۴۔ ڈبلیو کرام اے پادری۔

۱۵۔ خباب کرشل اسسٹنٹ لیبرٹری فزفوجی۔

۱۶۔ کپتان آرائ برٹن افسر فزفوجی۔

۱۷۔ ناسا اے سینئر۔

۱۸۔ ڈبلیو ام تھیکرے مصنف

۱۹۔ بی اے رٹالوپ مصنف

۲۰۔ آر ڈی اوین مصنف

۲۱۔ ڈبلیو ہاوث مصنف

۲۲۔ اس سی ہال مصنف۔

حصہ دوم معجزات اور علوم جدیدہ کا بیان

عموماً معجزہ کی یہ تعریف کی جاتی ہے کہ وہ نقص یا لطف قوانین طبیعی ہو۔ اور چونکہ قوانین طبیعی انسان کے تجربہ اجماعی کے معجزات تھیں لہذا یہ کہ یہ راقی کہ تجربہ انسانی میں معجزہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ ہر اسٹراسن نے اپنی ایک مکتول کتاب میں کل بحث کا اس موضوع پر غور و مدار کیا ہے کہ ۱۰۰ برس کی انسان کی شہادت معنی ہو یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان قوانین کا کبھی نقص ہو اور انسان کے تجربہ مساوی ہو غیر تبدیل معلوم ہوتے ہیں۔ علوم جدیدہ اس بحث کو اس طرح زیادہ طاقت حاصل ہو گئی ہے کہ کل قوانین مذکورہ کا ایک دو حصہ پر دار و مدار ہے اور وہ حرکت و قوت بطور خود نہ تو پیدا ہو سکتی ہے اور نہ مورد ہم ہو سکتی ہے۔ پروفیسر ٹینٹیل نے اپنے مضمون در بارہ ترکیب کائنات میں جو اخبار فورٹ مائٹ لی ریویو میں یوں تحریر کیا ہے کہ معجزہ ایک نقص مسئلہ بقا و قوت ہے اور جسم کا پیدا کرنا یا معدوم کر دینا معجزہ ہے اسی طور پر جو اصول بقا و قوت سمجھتے ہیں ان کو نزدیک بھی قوت کا پیدا کر دینا یا معدوم کر دینا معجزہ ہو گا۔ مشرک لکی نے اپنی مشہور کتاب موسومہ برٹش نیچر میں بیان کیا ہے کہ

کہ دو تین سو برس سے تاریخ اور علم سیاست اور علوم طبیعیات میں لوگوں کو دنیاوی خیالات کی جانب زیادہ رجحان ہے اور دینی خیالات سے قطعاً انحراف ہے۔ میں برس کے عرصہ میں جو اکثر علوم طبیعیہ ایجاد ہوئے ہیں ان سے خیال مذکور اور جس زیادہ ہو گیا ہے اور اکثر تعلیم یافتہ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ کل کائنات کا نظم و نسق چند قوانین مستقل اور غیر مستقل و تغیر پذیر منہج ہے اور کل حوادث بلا کسی تشریح آئندہ کے ان قوانین کی تقسیم میں آ سکتے ہیں پس اگر معجزہ کہ ان قوانین کا ناقض سمجھیں تو وہ بجا ہے اس کے ہر علوم کے بموجب اسکی کوئی اصلیت نہیں اسوجہ سے کوئی تعجب نہیں کہ اکثر معتقدین مختلف الماسے نے ان امور یا تاریخی یا نہی کی وجہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے جنکی نسبت اعیان خیال کیا جاتا ہے یہ امر بہت مشکل ہے۔ ہر زمانہ میں معجزات کی شہادت مصرعی بکثرت رہی ہو کہ جو لوگ معجزات کو غیر ممکن قائل انخاص معجزات کو صحیح تصور کرتے تھے اور حق یوں ہے کہ جو لوگ معجزات کو غیر ممکن سمجھتے ہیں انہیں سے کسی شخص نے انکے وقوع کی شہادت کی کیا منفی تحقیقات نہیں کی۔ لیکن اب اب میں اس بارے میں زیادہ گفتگو نہیں کرنا چاہتا میں چاہتا ہوں کہ کسی نہ کسی قسم کی غلط فہمی امر متنازعہ فیہ کے بارے میں ابتدا ہی سے شعور و عہد ہو۔ ہر معجزہ صحیح کے بارے میں کوئی نہ کوئی بات ایسی پیدا ہو سکتی ہے جس سے رفع شک ہو جانا ممکن ہے۔ جب یہ بیان کیا گیا ہے کہ معجزات ناقض قوانین طبیعی ہیں تو کل اعتراضات میں علی العموم ایک مقام پایا جاتا ہے یعنی ہر ایک اعتراض دعویٰ بے دلیل ہے کیونکہ اگر امر متنازعہ فیہ وقوع میں آیا تو ضرور وہ کہ وہ بتا بہت قوانین طبیعی ہو۔ کس واسطے کہ قوانین طبیعی وہ قوانین ہیں جسے کل حوادث ناقض ہوا اور کسی امر واقعی کو امروق الاحاد کنا ایک بہت بڑی غلطی ہے اور اگر معجزات کی تائید کیا جائے تو ضرور ہے کہ کوئی امر تعریف اسکی بہ نسبت ان تعریفوں کے کیا ہے جو ابھی تک کی گئی ہیں۔ جو شہادت دیگر حالات میں نسبت واقعات کائناتی تصور کیا جاتی ہے اسکا اس بنا پر اعتبار نہ کرنا کہ اسکی تشریح قوانین معلومہ سے نہیں ہو سکتی بجا ہے اس کے

کہ ہم لوگوں کو کل قوانین کا علم مکمل طور سے حاصل ہو اور یہ کہ ہم قبل ہی ہر امر کا ممکن دیا
نا ممکن ہونا دریافت کر سکتے ہیں انسان کی ترقی علم کے حالات ماضی سے ثابت ہوتا ہے
امروز ایک زمانہ میں معجزات تصور ہوتے ہیں وہ آئندہ میں عام حوادث سمجھے جاؤ گے ہیں۔ اکثر
معجزوں کی ان قوانین سے تصریح ہو گئی ہے جو زمانہ ماضی میں دریافت ہوئے ہیں۔

اکثر سہل باتیں کم علم لوگوں کو امور فوق العادہ معلوم ہوتی ہیں۔ گرم خاک پر ہونے والے
مصنوعی برق کی نسبت یہی خیال کرتے ہیں۔ جو لوگ سبک چیز کے بلند ہونے کو آہستہ
تھے وہ غبارے کے بلند ہونے کو امر فوق العادہ تصور کرتے تھے۔ اور ہم اچھی طرح
سے یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر کوئی شے ہوا سے زیادہ سبک نہ دریافت ہو جاتی اور کل ٹکڑا اور
کیمیادانوں کا یہ خیال ہوتا کہ ہوا سبک ترین چیزوں کی ہے تو غبارے کے بلند ہونے کی
شہادت پر اسوجہ سے اعتبار نہ ہوتا کہ وہ امر خلاف قانون طبیعی کے ہر ایسے کہ کسی چیز کا
ہوا سے بلند ہونا ناقص قانون کشش ارضی ہے۔

سوبرس قبل تاریکی کا تین ہزار میل سے آتا یا تصویر عکسی کا ایک یو مین آئینہ ایسی
شہادت پر سوا ٹکڑا اور متعصب لوگوں کے جو اعجاز کے قابل تھے کوئی اعتبار نہ کیا۔
پانچ سو برس قبل اگر کوئی سیلخ ان محقق امور کو چین یا جاپان کو منسوب کرتا جو زمانہ جدید کی
دیدین اور کلان ہیں کے نتائج ہیں تو انہیں معجزہ خیال کیے جاؤ گی وجہ سے کوئی اعتبار
نہ کرتا پچھلے ہوئے دعوات میں ہاتھ ڈبو دینا ایک عجیب امر اور ناقص قانون طبیعی معلوم ہوتا ہے
اور اسکو معجزہ خیال کر کے قلت یا کثرت شہادت کی وجہ سے معتبر یا غیر معتبر نہیں تصور کیا جا
سکتا۔ شخص کم علم معتبر اور فی علم غیر معتبر تصور کرتا ہو۔ شمس میں کا عرصہ گذرا کہ اس ملک کے
اکثر علماء اور ڈاکٹروں نے یہ کہا کہ قوت منطاطیسی سے جو انسان پر غفلت طاری ہوتی ہے
انہیں عمل تجربی اس طرح پر نہیں کیا جاتا کہ معمول کو تکلیف ہو اور جب کبھی ایسا عمل کیا
تو لوگوں نے اشتخاص معمول کو تجربی تصور کیا کیونکہ یہ امر خلاف قانون طبیعی خیال کیا گیا تھا

لیکن اب ہر ایک ذہنی فہم آدمی کو ایسے امور پر اعتبار ہو اور یہ خیال کیا جاتا ہو کہ وہ منج
قانون غیر معلومہ کے ہیں جب تشکیک نے روبرو سے یہ بیان کیا کہ ریشم کے کپڑے کی وہ
نیر کے اندر سے دیے اور انہیں سوچنے نکلے اور میں نے پائے۔ تو جواب یہ ملا کہ عدم سے
وجود غیر ممکن ہے۔ اور چونکہ امر مذکور معلومہ قوانین طبیعی کے خلاف تھا اسی سے اس کی صحت
پر اعتبار نہیں کیا گیا۔ با اینہم فی زمانہ امر مذکور کی تصحیح پر جمہور کا اقبال ہے اور اس کے
باب میں قیاسی قانون سے لوگوں کو انحراف ہو۔ ان چنداں شلہ سے ہم یہ خیال کر سکتے ہیں
کہ اکثر معجزات مشہور چند ایسے قوانین طبیعی پر مبنی ہوں جو ابھی تک دریافت نہیں کیے گئے
مثلاً ہم شہر انین یا روح کی ماہیت نہیں جانتے اور یہ بھی نہیں معلوم کہ شہر انین کفریہ ہو
کیونکہ انشید یا سو تاسے یا کس درجہ تک ایک انسان کو دوسرے انسان تک روح منتقل ہوتی
ہے پس اسی طرح یہ خیال کہ ابھی خلاف قیاس ہو کہ کسی حالت میں مرض کا بذریعہ معجزہ دفع
ہو جانا یا سوائے حواس معلومہ کے دیگر حواس مخفی سے حالات کا دریافت کر دنیا غیر ممکن ہے
امور صریحی کا معجزات تصور ہو جانا اور شہادت پر اعتبار نہ کر کے اپنی خیالات ماسبق عقاید
کو مبنی کرنا و اشلہ مصرعہ ذیل سے منکشف ہو جاتا ہو۔ کئی سال کا عرصہ گزرا کہ اخبار لندن
میدیکل ٹائمز میں اس تجربہ کا حال لکھا ہو چاہیے چار روسیوں پر کیا گیا تھا جب کو حکم
ہوا اسے موت دیا گیا تھا۔ یعنی اشخاص مذکور کو ان بچہ نون پر سلا یا تھا خیر اکثر لوگ
ہیفیہ سے مر گئے تھے۔ لیکن انکو اس امر کی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ اس وجہ سے انکو وہ
عارضہ نہیں ہوا بعد ازاں جب انکو حکم دیا گیا کہ وہ ان بستروں پر سوئیں خیر ہیفیہ کے
عارضہ سے لوگ مر چکے ہیں تو اس صورت میں اگرچہ وہ بستر بہت صاف اور
شفاف تھے لیکن انہیں سے تین روسیوں کو بڑے روز شور سے ہیفیہ کا عارضہ
ہوا اور ہ گھنٹہ کے عرصہ میں مر گئے۔

دو برس کا عرصہ گزرا کہ ولین ٹامن گریٹ راک۔ لوگوں کے مختلف عوارض کو اپنے

دست شفا خاص گردینے سے اچھا گردیتا تھا۔ پادری ڈاکٹر آرڈین صاحب بچپن دیدہ حال اسکالیون بیان کرتے ہیں کہ میں ہمراہ صاحب موصوف کے اپنے مکان موسومہ بہ لارڈ کاؤمی میں تین ہفتہ رہا اور آٹھ ہزار ہارمون پر دست شفا پھرتے ہوئے دیکھا۔ ان شک نہیں کہ یہ فعل ایک عجیب ہو کر یقین کامل ہو کہ وہ معجزہ نہیں ہو میں نے دیکھا کہ برہ آدمی صاحب موصوف کے ہاتھ لگا کر سے اچھا ہو گیا۔ اور مہینوں کے زخم چند عرصہ میں بھر آئے جن کے سرے زخموں کے منہ بند ہو گئے تھے کھل گئے اور سینہ کی گھٹلیاں تحلیل ہو گئیں ان عجیب معالجات کی نسبت شہادت عینی شخص مذکور کی جو بڑا لائق اور خوش اطوار ہو افراط سے صراحت کے ساتھ غیر ممکن ہو سکیں وہ کتاب ہدایہ درج نہیں کی جاتی۔

آن دو صورتوں میں اول پر لوگ عموماً اعتبار کرینگے اور دوسری کو غلط سمجھینگے کسنا کہ اول کی نسبت یہ سچ ہے کہ وہ اثر قوت تخیلہ کا ہو۔ اور ثانی ثانی شل معجزہ کے ہے با انہیہ کوئی اثر جسمانی قوت تخیلہ کی جانب منسوب کرنا گویا واقعات کا بیان کرنا ہو اور ان وجود یا قوانین کی لاعلمی کا جو امور مذکور کے باعث ہوتے ہیں مخفی کرنا ہے پس یہ خیال کرنا کہ خاص خاص اعضا کے اشخاص کے دست شفا پھیر دینے سے صحت ممکن نہیں ہے۔ ایسی حالت میں محض یہاں ہے جبکہ واقعات متعلقہ بیوشی قوت مقناطیسی کے فروغ سے یہ صاف ثابت ہے کہ ایک انسان کا دوسرے انسان پر عجیب عجیب قسم کا اثر پیدا ہوتا ہو اور یہ کہ انسان تعلقات روح و جسم سے بالکل جا مل ہے۔

لیکن اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ وہ معجزات جنکی اسطور پر تصریح ہو سکتی ہے انی اور جبکہ میں اکثر ایسا ہوا ہے کہ شے مردہ میں قوت و حرکت پیدا ہو گئی اور جسم و نقل حد درجہ کا پیہا ہو گیا یا یہ کہ آسانی اشیا زمین پر دکھائی دیتے اور لوگوں نے یہ بیان کیا کہ انہی حوادث روزمرہ میں دفعہ خلل پیدا اس قسم کے مشہور معجزات میں ایک عجیب بات یہ ہو کہ لوگوں اور کمال کی نسبت ایک ایسا غافل ذی عقل ہو دیا جاتی ہو جو اس شخص کو علم ہوتا ہو جس سے ان

معجزوں کو عام لوگ منسوب کرتے ہیں۔ ایک عجیب و غریب اور عام حادثہ صبح یہ کہ اکثر لوگوں کے روبرو ممکن اجسام حرکت کرتے ہیں اور اس حرکت کی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ ان لوگوں کے لئے ہوسے واقعات میں جنہوں نے ایسے حالات بخشم خود دیکھے ایک امر بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شے فوراً گرتے ہوئے نمایاں ہو جاتی ہے تاہم وہ آہستگی سے اور بے کسی صدا کے زمین پر گر پڑتی ہے۔ اس امر کا ذکر ان مقدمات میں ہو جو بحر کے بارے میں زمانہ گذشتہ میں کیے گئے اور نیز واقعات زمانہ جدید کے عمل حاضرات کے بارے میں۔ اور اس عجیب تہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کوئی فاعل نامعلوم ان اشیاء کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لپیٹا تاہے۔ ایسے امور کو سمجھنے یا ممکن اوتوقع پذیر نہ معلوم جدید قرار دینے کی واسطے ہم لوگوں کو یہ خیال کر لینا چاہیے کہ فاعل ذی عقل کا وجود اور انکا اجسام پر اختیار رکھنا ممکن ہے اگرچہ وہ جو اس انسانی سے محسوس نہیں ہو سکتا۔

ممکن ہے کہ ہماری زندگی بھر فاعل ذی عقل ہمارے متصل رہیں اور ہرگز نہ معلوم ہو۔ لیکن خاص خاص حالات میں اپنا وجود ظاہر کر دینا بعض اشخاص کو غیر ممکن معلوم ہوتا ہے در بعض آسمین شک کرتے ہیں۔ لیکن ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو اشخاص علوم جدید کی تحقیقات اور انکے عمدہ ترین خیالات سے واقف ہیں وہ انکے وجود سے انکار نہ کریں گے ایسے خیال کرنے کو جو وقت واقع ہوگی وہ اس قسم کی وقت سے بالکل مختلف ہوگی جو امکان اعجاز کے بارے میں استوحت ہوتی ہے جب انکو ان قوانین کا ناقص تصور کریں جو علوم جدید کے بموجب مثبتہ اور غیر تبدیلی تصور کیے جاتے ہیں ایسے فاعل کا جنکو قوت حاصل ہو ہمارے جو اس سے دریافت ہونا اسی طرح ناقص قوانین طبعی ہے بطرح چھوٹے چھوٹے کیمیاوی ماہریت دریافت ہونے سے نقص قوانین طبعی اولاً تصور کیا گیا تھا۔ کوسواسطے کہ یہ جانو کہ جسے اکثر عمدہ اقسام کے حیوانی طور میں آئے ہیں ایک ایسے شغل کوشت اور طرز شے بنے ہیں کہ انکے اعضا میں ایسی تفریق اور تخصیص نہیں جو زندگی حیوانی کو

کیواسیٹے لابدی ہو۔ اگر ایسے ذی عقل مخلوق کی ہستی جسکو انسان پر فضیلت حاصل ہو ثابت ہو جائے تو بخیر اکثر امثلہ کے یہ بھی ایک مثال ایسی ہوگی جس سے یہ معلوم ہو کہ کائنات میں کم انشیا ہمارے حواس سے محسوس ہو سکتی ہیں۔ پیویم۔ اور اسٹراس۔ بھی جنگلات اور فوق العادہ کے بارے میں حدودہ کا شک ہو ایسے ذی شعور مخلوق کی ہستی کے خیال کو جائز رکھ دیا یا انکا ممکن الوجود ہونا تصور کرنے سے انکار کرینگے۔ غالباً وہ یہ بیان کرینگے کہ ایسے امر کا ثبوت کافی نہیں ہے اور انکے وجود کے خیال کرنے میں بڑی وقت واقع ہوتی ہو اور اکثر ذی فہم اشخاص کو ایسے ذی فہم مخلوق عمر پر نہیں محسوس ہوتے اور مرث یہ عقیدہ جہلاً اور تعصب لوگوں کا ہے ہم جثیت فلسفی ہونے کے اس امر کی ممکن ہونے سے انکار نہیں کر سکتے جسکو تحفے فرض کر لیا ہو لیکن قبل اسکا کہ ہم اسکو واقعہ تصور کریں تمھاری جانب سے اسکا ثبوت کافی پیش ہونا چاہیو۔ اور اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ایسے مخلوق کا وجود واقع میں ہے لیکن وہ اجسام ہوائی ہیں۔ تو ہمارا یہ سوال ہے کہ انکو اجسام ذی ثقل پر کیونکر اختیار ہے اور وہ اجسام ہوائی نتائج معجزات کیونکر پیدا کرتے ہیں۔ ایسے معترضین کو یہ خیال رکھنا چاہیو کہ وہ قوانین جنکا اثر تمام عالم پر ہوتا ہے اصل میں صرف ایک شکل حرکت جسم لطیف کی ہو اور یہ کہ علوم جدیدہ کے قوانین کی تعمیل سے مختلف حوادث کا حدوث ان قوانین مخفی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ مثلاً منو اور حرارت اور برقی اور قوت مقناطیسی اور غالباً حرارت وغیرہ حرکات جسم لطیف کی مختلف شکلیں ہیں۔ اور دنیا میں کوئی حادثہ یا قوت یا کسی علم شے کا طور ایسا نہیں ہے جو ان مختلف اشکال سے منسوب کیا جاوے۔ کل سطح کرہ زمین کی تجدید اور پھاٹون کا کٹ کر میدان ہو جانا اور میدانوں کا پھاٹون بن جانا یہ سب اختلافات اس حرکت سے منسوب کیے جاتے ہیں جو بوجہ آفتاب کے ہوتی ہے۔ معدنیات کی شائین اور چمکتے ہوئی غلظت کی تعلیم جو پھاٹون سے کوسوں تک نیچے گڑی ہوئی نکلتی ہیں ان سب کا پیدا ہونا ایسی مختلف قوتوں سے منسوب کیا گیا ہے جو خود ایک جسم کی حرکت سے پیدا ہوئی ہیں۔

گھانسن ہری برسی تپان اور خوشنما پھول۔ انہیں حرکات کی وجہ و نشوونما پاتے ہیں۔ اور
 زندہ رہتے ہیں جبکہ حرارت اور منوریت ہیں اور حیوان اور انسان میں اس عجیب
 سار برقی کی قوتیں بھی ایک مخصوص مختلف اشکال حرکت جسم لطیف و منسوب کیجاتی ہیں جسکی اصل
 کُل مغز ہے اور تار شریک ہیں اکثر صورتوں میں ان مغزی صورتوں کے اثر زیادہ صحت
 سے معلوم ہوتے ہیں مثلاً ہم یہ خیال کر سکتے ہیں کہ ایک مقناطیس بغیر بس اپنی قوت کا
 اظہار کر سکتا ہو اور قوت کشش ارض اور سکون اجسام پر غالب ہو جاتا ہے یعنی مقابلہ
 قوت کشش ارض اجسام کو اپنی جانب کھینچتا ہے اور مقابلہ قوت سکون اجسام جسموں
 کو حرکت دیتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ قوت برقی بجلی کی شکل ہو کر بڑے بڑے سا کو کے
 و رختوں کو توڑ ڈالتی ہے اور بلند گبدون اور میناروں کو گرا دیتی ہے اور انسان و
 حیوان کو بغیر کسی زخم صریح کے ہلاک کرتی ہے۔ غرض کہ یہ ایک ایسی قوت کا اثر ہے
 جو ایک جسم غیر محسوس سے پیدا ہوتی ہے اور اسکا اظہار صرف اس کے اثرات سے
 معلوم ہوتا ہے جس حالت میں کہ ایسے امور ہر وقت درمیش ہوں تو ہم کو یہ خیال کرنا چاہیے
 کہ اگر ایسے غیر محسوس مخلوق ذی عقل کا وجود صحیح ہے تو ممکن ہے کہ وہ ان قوتوں کا
 استعمال کریں جو ہر شے پر قوت و حرکت کا زمین پر ہیں۔ ہم اپنے محدود حواس ظاہری
 اور باطنی کے ذریعہ سے مختلف اشکال اس حرکت جسم لطیف کے دریافت کرتے ہیں اور
 اسکا نام۔ منو۔ حرارت۔ برق۔ و کشش ارضی۔ رکھتے ہیں لیکن کوئی شخص یہ نہیں
 خیال کر سکتا کہ اس اصلی جسم لطیف کے اور اشکال نہیں ہیں۔ اگر کوئی فرقہ قوم انسانی
 بنا بنایا ہو تو اسکو بھارت باوجود منو اور ہزار ہا قسم کی عمدہ شکلوں کا مطلق خیال نہ ہوگا
 اگر یہ ایک جس انسان میں ہوتی تو ہمارا علم طبیعیات اس علم کا ایک ہزار دان حصہ بھی
 نہ ہوتا جو ہم لوگوں کو حاصل ہے اس جس کے نمونے کی وجہ سے ہم اس حد کو نہیں جانتے
 جس حد تک انسان کی عقل کم ہو جاتی ہے اور ہم لوگوں کو یہ بھی یقین کرنا چاہیے کہ

بے اس حسن کے ہمارے اصول اخلاق مطلق نہوتے اور وہ نفسیت حاصل نہوتی حجاب
انسان کو حاصل ہے لہذا ممکن ہے کہ ویسے ہی عمدہ تربیت و حواس اور بھی ہوں جیسی قوت
باصرہ - لامہ اور سامعہ عمدہ ہے - فصل البعد میں ہم ان تعلقات کا ذکر کر چکے جو اس
دلیل کو زمانہ جدید کے امور فوق العادہ سے علاقم ہے۔

حصہ سوم

عجرات زمانہ جدید اصل میں حواشی ہیں

اکثر ذی فہم لوگ اور فاضل کے وہ لوگ جنکو علوم جدیدہ میں وہ نگاہ کامل و ایک طرف
اعتراض یہ کرتے ہیں کہ اگر وہ عجرات صحیح ہیں تو وہ بالذات افعال حق سبحانہ تعالیٰ ہیں لیکن
یہ اعتراض ایک قیاس مرورہ پر مبنی ہے مگر ان امور کی اصلیت ایسی ہے کہ تعلیم یافتہ لوگ مشکو
باری تعالیٰ کی جانب ہرگز منسوب نہ کریں گے۔ کوئی معجزہ مشہور ہرگز اس لائق نہیں ہو سکتی
نسبت اللہ جل شانہ سے کیجاسے اور سوا اعلیٰ کے اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو محیط
کائنات کو مرکز اعلیٰ کے صفات مافوق الادراک کو کما فیثنی دریافت کر سکے۔ بڑے تعجب کی
بات ہے کہ علما اس قیاس کے باب میں جبہ اعتراض عجرات مبنی ہیں گفتگو خلاف اصول علم سلطنت
کرتے ہیں حالانکہ انکو ان عجرات کی وجہ دریافت کرنا چاہیے برعکس اسکے ان اعتراضات کو
میں ایک بے بنیاد زیادتی یہ کرتے ہیں کہ اگر کوئی مخلوق ایسے معجزات پیدا کر سکتا ہے تو وہ
فہم میں انسان سے بہت زیادہ ہے۔ پس اگر یہ عجرات علما کے ان خیالات کے
موجب نہیں ہوتے ہیں جو افضل اور ذی شعور مخلوق کی جانب منسوب کیے ہیں تو بلا تحقیق
انکو وہ علما غلط تصور کرتے ہیں منجملہ ان معترضین کے اکثر وہ لوگ ہیں جنکا عقیدہ یہ ہے کہ
بعد مرنے کے روح باقی رہ جاتی ہے فنا نہیں ہوتی۔ پس لکھو کھا آدمیوں کی ہمیشہ تبدیل حالت ہوا
لہذا کرتی ہے اور اگر انکی ارواح میں کوئی ایسا تبدیل و تغیر نہیں ہوتا جس کو انکی قوت
ذہنی پڑھ جائے تو وہ ادنیٰ درجہ کے مخلوق ہونگے۔ لہذا ایسے حواشی کو جو پر کم حقیقت ہیں

جس سے اعتراف کرنا جسکا مدور کسی درجہ کے مخلوق سے ہر خلاف اصول منطبق ہے۔
لوگوں کا یہ خیال کہ اعلیٰ اور جس کے مخلوق ذمی فہم کو بہ نسبت انسان کے زیادہ عقل ہو
ویسا ہی بے بنیاد ہے اور اسی طرح واقعات کی نفی کرتا ہے جس طرح پر گلیہ کے اس تان
کی نفی کی تھی کہ تیارے سات سے زیادہ ہتھین ہو سکتے۔ اور یہ کہ قطاب عطار و کامونا
غیر ممکن ہے۔ اب ہکو اصلیت اور اختیارات پر لن ذمی شعور اعلیٰ اور جس کے مخلوق کے
محافظ کرنا چاہیے جسکا وجوہ ثابت کرنا مقصود ہے۔

اس مضمون کے پہلے حصہ میں میں وہ وجوہات بیان کر چکا ہوں جس سے یہ قیاس
کیا جاسکتا ہے کہ غالباً اجسام لطیف اور حرکات کی ایسی ایسی شکلیں ہیں جو ہمارے
حواس و محسوس ہتھین ہو سکتیں۔ لہذا ہم کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ غالباً ایسے مخلوق بھی ہیں جو
ان قوتوں کو عمل میں لاسکتے ہیں اور ان مخلوق پر ان قوتوں کا اثر ہو سکتا ہے کہ ممکن ہو
کہ اس کائنات نامتناہی میں حواس غیر متناہی ہوں اور ہر ایک دوسرے سے ہر طرح
مختلف جس طرح پر قوت باصرہ شامہ اور سامہ سے مختلف ہو اور ایسے ایک شخص کا کہ حسیہ
حواس حاصل ہوں علم اور قوت مدر کہ ان حواس کے ہونے سے اتنا ہی زیادہ ہوگا جتنا
علم اور ذہن اس شخص کا جو اور حواس سوا قوت باصرہ کے رکھتا تھا بصارت زیادہ ہو جائے
کی وجہ سے زیادہ ہو جائیں۔ پس اگر مخلوق ہوائی کا کوئی وجود ہے تو غالباً اسکے حواس بھی
از قسم مذکور ہونگے اور انکو کائنات کا زیادہ حال معلوم ہوگا۔ اور ان حواس کے بموجب
انکو عقل بھی ایسی زیادہ ہوگی جس سے خاص خاص اعتراف کیواسطے ان سے مختلف اشکال
حرکت کو عمل میں لا دیں اور انکا ہر حصہ باطنی اتنا ہی زیادہ ہوگا جتنا انکو اختیار بذریعہ
مختلف اشکال مذکورہ کے حاصل ہے۔ ممکن ہے کہ انکو حرکت کرنے میں شل بجلی یا برق
کے سرعت حاصل ہو اور قوت باصرہ ویسی حاصل ہو جیسی کہ ہم لوگوں کو بھی بی بی دوربین
یا کالان بین سے حاصل ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ انکو وہ حس حاصل ہو جو ہم لوگوں کو عام حسیہ

علم جدید کے نظر آخر سے بذریعہ علم عکس الفطوح حاصل ہو گئی ہو اور اسکے ذریعہ سے وہ مخلوق اُن تعلقات باہمی کو دریافت کرے کہ جو اجسام کے ہر شکل میں پائے جاتے ہیں۔ عام اس سے کہ وہ حیوانات میں ہوں یا ثوابت مفرد یا عقود ثوابت میں ایسے مخلوق کو جنکو ایسی قوانین حاصل ہیں جو انسان خیال نہیں کر سکتا مخلوق فوق العادہ نہیں کہہ سکتے آلا آسمان میں کہ جب اصطلاح مذکور کو معانی محدود اور غلط میں مستعمل کریں اگر وہ قوانین اس طرح پر عمل کریں لائی جاویں کہ ہم انھیں محدود کر لیں تو اس کے نتیجہ کو ان معانی میں معجزہ نہ کہیں گے جہنم ہیوم۔ اور ٹینڈل نے استعمال کیا ہو کہ واسطے کہ اس سے نقص قانون طبی یا انقض مسئلہ قیام قوت نہیں لازم آتا اگرچہ ظاہر اسکو ایسا معلوم ہو لیکن جسم یا قوت نہ تو آپ کو آپ پیدا ہو سکتی ہے اور نہ معدوم ہو سکتی ہے ایسی کائنات لا متناہی میں ضرور ہو کہ ماخذ اجسام اور قوتی بھی لا متناہی ہوں اور اجسام ہوائی کسی ایسی قوت کے ذریعہ سے کوئی فعل کرنا جو جسم لطیف غیر متناہی یا انسانی حرارت غریزی کا جزو ہو اور اسکی وجہ سے ایسے نتائج پیدا ہوں جنکا ہم مشاہدہ کر سکیں اسطرح معجزہ تصور ہوگا بطرح کہ دریا میں پانی کا عنصر سے اتنا یا قوت حیوانی کا زمین پر ہمیشہ عمل میں آتا ہو۔ تصور ا زمانہ گزرا کہ ہم نے اُن واقعات کا حادثہ آفتاب اور کائنات لا متناہی کے دیگر مختلف مبادی سے تنسیب کر لیا ہے پس معلوم ہوا کہ یہ کل امور خلقی ہیں اور اسے قوانین طبی کی محنت میں فرق نہیں آتا۔ پس بجز علوم جدیدہ ہکو یہ جاننا چاہیے کہ ہمارے حواس غیبی اجسام یا قوت اسے لطیف کو عمدہ طور سے نہیں دریافت کر سکتے اور بقول کسی شاعر کے زمین و آسمان میں ہزار ہا چیزیں ایسی ہیں جن سے ہم بالکل ناواقف ہیں۔

اگر ہماری وہ دلیل کیقدر لایق اعتبار ہو تو اس سے معلوم ہوگا کہ ایسے مخلوق ذوق ہم کا وجود ہمارے حواس غیب سے محسوس ہوں اور انکو اجسام پر اختیار حاصل ہو کوئی ایسا امر نہیں ہے جو خیال میں نہ آسکے۔ اکثر لوگ اسکو اس خیال سے خلاص تھیں کہ سکتے ہیں

کہ ایسے مخلوق کے وجود کا کوئی ثبوت نہیں اور انکا بیان یہ ہو کہ اگر ثبوت صریح پیش کیا جائے تو کیا وجہ کہ بڑی بڑی اشکے وجود پر اعتبار نہ کریں ایسی حالت میں مثل دیگر امور علمی کے تحقیقات کرنا ہوگی اور شہادت جمع کرنا ہوگی اور مختلف مشاہدین کے نتائج تحقیقات مقابلہ کرنا ہونگے۔ ایسے مشاہدین کے علم اور اعوار سابقہ اور ایماندار پر بھروسہ کرنا ہوگا۔ بالانہم اکثر امور معتبرہ کی تحقیقات ثانی کی جائیگی۔ غرض کہ ایسے حالات میں رفع شک ہوگا اور مسئلہ مذکور دربارہ وجود مخلوق ہوائی صحیح قرار دیا جائیگا اور آپ میں اس بارہ میں تحقیقات کرنا چاہتا ہوں کہ آیا اس طرح کا ثبوت کبھی دیکھا یا نہیں۔ اور یہ کہ ایسی شہادت اس شخص کے واسطے ممکن ہو سکتی ہے یا نہیں جو بذریعہ مشاہدہ یا تجربہ اس مسئلہ پر اعتبار کرنا چاہتا ہے۔

امراول جبکا ثبوت ممکن ہے وہ یہ ہو کہ اسو برس سے علوم موجودات میں بڑی ترقی ہوتی چلی آئی ہو اور لوگ ایسے عقل کے پابند ہوتے چلے آ رہے ہیں کہ معجزات یا امور فوق اہاوت کی نسبت متعصب ہونے لگے تاہم وہ لوگ بھی بڑھتے چلے آتے ہیں جنکو اسو مخلوق کے وجود کا عقیدہ ہو چکا جو دم صرف ممکن الوقوع تصور کرتے ہیں ان سب اشخاص نے ایسے مخلوق کی شہادت صریح کی مکرر تصدیق کی اور اکثر نے یہ بیان کیا ہو کہ ہمارے خیالات سابقہ جو انکے خلائق تھے غلط ثابت ہوئے ہیں انہیں سو اکثر ایسے تھے کہ جنکا قول یہ تھا۔ مخلوق روحانی کاسبہ جسم ظاہری ہونا غیر ممکن ہو۔ اور یہ کہ بعد مرنے انسان کے اسکی روح بھی فنا ہو جاتی ہو امریکہ کے مالک متحدہ میں تیس لاکھ آدمی موجود ہیں جنکو ایسے غیر محسوس ذی عقل مخلوق کے وجود کا ثبوت صریح مل چکا ہو اور اس ملک میں بھی شہر ہا آدمی کی ہی راے ہے اکثر اشخاص کو ہمیشہ سے ثبوت اس بارہ میں اپنے گھروں میں ملتے رہتے ہیں۔ اور ایسے امور میں لوگوں کا دل استعداد لگتا ہو کہ اسی بارے میں چہ اخبار لندن اور متحدہ یورپ اور اکثر امریکامین اس غرض کو

طبع ہوتے ہیں کہ ان غیر محسوس ذمی عقل مخلوق کے وجود اور اُن سے انسان کی عملی
 کے بارے میں لوگوں کو اطلاع ہوتی رہے۔ اگر تحقیقات اس قسم کے مضامین
 کی کیا ہے جو اکثر چھپا کرتے ہیں تو معلوم ہوگا کہ عمل حاضرات پر صرف جہلا اور متعصب
 لوگوں ہی کا اعتبار نہیں بلکہ اکثر اُمین سے اعلیٰ درجہ کے لوگ ہیں۔ اور بہن اشخاص
 نے ایسے امور کے موجود ہونے پر اعتبار کیا ہے اکثر ان میں کے لائق اور عالم ہیں اور وہ
 ہمیشہ خوش اطوار تصور کیے گئے ہیں۔ اُنکی جانب دروغ یا فریب کا خیال نہیں ہوتا
 اور نہ وہ مجنون تصور کیے جاتے ہیں۔ اور ایسا بھی نہیں ہے کہ یہ عقیدہ کسی خاص فرقہ
 غیر ہی کا ہو۔ برخلاف اسکے کل مذاہب کے لوگ ایسے امور پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور
 سابق میں ذکر ہو چکا ہے کہ اکثر لوگ جنکو حد درجہ کاشک اس امر میں تھا کہ کائنات میں
 بھی اعلیٰ درجہ کے ذلیعور مخلوق ہیں یا نہیں وہ لوگ بھی بذریعہ شہادت صریح کو ایسی
 مخلوق و شیور کی ہستی کے قائل ہو گئے ہیں۔ تاریخ انسانی میں ایک عجیب قسم کی
 بات یہ ہے کہ معجزات کے بارے میں زمانہ گذشتہ کی شہادت پر اعتبار کرنے میں اس
 زمانہ کے لوگوں کی تعلیم اور عقیدہ دربارہ معجزات و مخلوق فوق العادت کا خیال رکھنا
 ہوتا ہے۔ فی الحال یہ ایک مشہور بات ہے کہ تعلیم یافتہ لوگ اور خاصکریط اور علوم جدید
 کے طالب علم ان امور میں بہت شک کرتے ہیں۔ لیکن اگرچہ یہ ہے ابرس کا وہ
 گذرا کہ یہ عقیدہ امریکامین پھیلا اور کوئی شخص ایسا نہ تھا جسے بے فرض کیے ہوئے ایسے
 امر کی تحقیقات کی ہو۔ ہزار ہا آدمی کا بارہ میں عقیدہ قائم ہوا اور ایک شخص ہی اس عقیدہ
 منحون نہیں ہوا۔ ہزار ہا آدمی ایسے عجیب قوی کے ہیں جنکو عمل حاضرات کرنے کا اختیار
 حاصل ہے۔ لیکن کسی نے یہ افتائے راز نہیں کیا کہ وہ فریب ہے۔ اور ان اشخاص میں سے
 جنکو نواہین ایسا تماشہ دکھانے کیواسطے ملتی ہیں ایک نے بھی اس عمدہ سامان اور
 عجیب تیز دستی کا حال بیان نہیں کیا جس پر لاکھوں آدمیوں کا اعتبار ہے اور جس پر

ایک نیا عالم اور نیا مذہب جلو رخ و علم ہو گیا اور اگر انھوں نے انشاء و راز میں کیا تو وہ ان
 فوائد سے بالکل واقف نہ تھے جو انکو ایسے فعل سے حاصل ہوتے ہیں زمانہ جدید کے علم غلط
 اگر کوئی اور ایسا ہو کہ جسمین اخلاص نہ تو وہ یہ ہو کہ ہم کل حوادث یا قوانین طبعی کا باطن عطا کیا
 کر سکتے ہیں۔ لیکن ایسے امور کو غیر ممکن تصور کر کے جسکی علمی و علمیہ گواہوں نے شہادت دی
 ہو اس خیال سے موقع پر ان امور کی تحقیقات کرنا بجا ہے اس کے ہے کیلئے کائنات کا عالم ان
 محققین کو حاصل ہو گیا ہے حالانکہ دنیا بھر کا یہ قول ہو کہ ایسا علم محیط دنیا میں کسی کو نہیں حاصل ہو سکتا
 خدا نہ جدید کے ایک عالم نے یہی غلطی اس وقت کی کہ آئے یہ بیان کیا۔ قبل اسکے کہ ہم ان امور
 کی بحث کریں جسکو موجودات سے تعلق ہو تو ہر امور ممکن اور غیر ممکن اور وقوع کا صاف خیال
 ہونا چاہیے۔ کیوں سب سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسکو یہ یقین ہو کہ شک کے خیالات بارہ میں
 کیسے ہی صاف ہوں اور اس صاف ہونے کے ساتھ صحیح بھی ضرور ہی ہوں۔ مقام بسا کے
 حکما کو یہ بالکل غیر ممکن معلوم ہوتا تھا کہ اگر ایک بڑے مینار پر سے وہ مختلف وزن کی چیزیں زمین کی
 جانب پھینکی جائیں تو وہ دونوں ایک ہی وقت میں زمین پر پہنچیں گی پس اگر اس اصول پر اعتبار
 کیا جائے جسکا اور پر ذکر کیا گیا ہو تو انکا اپنے حواس کی شہادت پر اس بارہ میں اعتبار نہ کرنا
 صحیح تھا کہ اصل میں وہ دونوں چیزیں ایک ہی وقت میں زمین تک پہنچیں۔ اور گلابو جنے
 اس شہادت پر اعتبار کیا صرف اپنے آنے کی غلطی سے کیا وہ ناواقف نہ تھا بلکہ اپنی ناموثبت
 سے الدبہ ناواقف تھا۔ وہ لوگ جو اکثر ایسے حالات میں جن میں شک ہونا غیر ممکن ہو ایسے صریح امور کا
 شاہدہ کرتے ہیں جس سے علما انکار کرتے ہیں اور جبکہ ذریعہ سے تحقیقات تردید نہیں کرتے
 انکی ویسی ہی کیفیت ہو جیسی گلابو اور اسکے مخالفین کی تھی۔

شایدین کتاب ہذا کے یہ دریافت کرنے کی واسطے کہ آیا ایسے امور محض فریب پر مبنی ہیں یا
 نہیں۔ یا یہ کہ ہم لوگوں نے ایسا امر دریافت کیا ہو جسکا آنسو دین صدی میں نظیر نہیں
 میں ان چند گواہوں کو پیش کر دینا جسکی شہادت پر بلا خیال سرسری لحاظ کرنا مناسب ہوگا

میں خاص کر کے اُن اشخاص کا تذکرہ کروں گا جو عالم ہیں یا اہل فن یا نشی بین اور انکی فہم و راسخی پر انکے بیانات میں شک نہیں کیا جاتا اور خاص کر کے میں یہ ظاہر کروں گا کہ عام قسم کے استقامت کو اس شہادت پر ترجیح نہیں ہو سکتی جو خاص خاص واقعات کے بارے میں ہو جنہیں کہ اکثر واقعات کی نسبت یا تو یہ خیال کرنا ضرور ہے کہ وہ اصلی ہیں اور یا اُنکے چشم دیدہ گواہان کو جھوٹا قرار دینا ضرور ہے۔

حصہ چہارم قوت زائد اور حیوانی قوت مقناطیسی اور اشتراق

قبل اسکے کہ اُن لوگوں کی شہادت بیان کروں جنہوں نے اُن حوادث کا مشاہدہ کیا جنکی اصلیت اگر صحیح تصور کیا سکے تو مخلوق ذلیعہ سے منسوب کرنا ضرور ہے۔ مناسب ہے کہ اُن عجیب مشاہدات کا تذکرہ کروں جو انسان سے علاوہ رکھتے ہیں اور جنہیں یہ ثابت ہوتا ہے کہ خاص خاص اشخاص کو عجیب قسم کی قوت بدرکہ حاصل ہے بعض حالتوں میں عام جو اس کے ذریعہ سے نئی قوتیں دریافت ہوئی ہیں۔ اور بعض حالتوں میں اُن قوتوں کا دیر ہونا عام حالات میں خلل ہونے سے منسوب نہیں کیا جاتا بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے ایسے بھی جو اس میں جو عموماً امور فوق العادت تصور کیے جاتے ہیں۔ اور ہلکا فعل ذی فہم مخلوق روحانی سے منسوب کیا جاتا ہو۔ پس معلوم ہو گا کہ ہلکے وہ بات حاصل ہو گئی ہے جس سے تمام امور اور امور فوق العادت کا فرق دریافت ہو گیا۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ شائقین کتاب ہذا اُن تحقیقات پر توجہ دے کر انکی توجہ کرین جنکی تصریح ڈاکٹر گرگری صاحب نے اُن مطلق کتاب کے ترجمہ میں کی ہو۔ ڈاکٹر صاحب نے ایسے اشخاص و بچے جن پر ایک خاص حالت کمزوری میں مقناطیس اور فلزات کی قوتوں کے لمس کرنے سے ایک عجیب قسم کی کیفیت تاری ہوئی اور جنہوں نے اندھیرے میں فلزات کی قوتوں سے شعلے نکلتے ہوئے دیکھے۔ بعد ازاں انکو یہ معلوم ہوا کہ اکثر ارباب فہم و راسخی

فہم و فراست نے بھی جو بالکل صحیح و سالم تھے ویسے ہی واقعات کا مشاہدہ کیا۔
مثلاً معجزہ آن اشخاص کے خبر پیرن ریکن ہیگ صاحب نے تجربہ کیا اشخاص بل جی تھے۔
۱۔ ڈاکٹر انڈل چر صاحب علامہ علم نباتات و مہتمم سرکاری بلنگ ٹاک وائٹا۔
۲۔ موسیٰ ولیم ہاچلٹر۔ ولد علامہ ہاچلٹر سکن انگلن۔
۳۔ ڈاکٹر نیر صاحب حکیم وائٹا۔ یہ نہایت مشہور ڈاکٹر اور بہت چست و چالاک ہیں۔
۴۔ موسیٰ یقود وٹر کاچی پادری۔ اس شخص کو علم نباتات میں بھی مہارت کامل ہے اور افریقہ اور فارس کا بڑا مشہور سیاح ہے اور نہایت قوی اور بالکل تندرست آدمی ہے۔

۵۔ ڈاکٹر ہس۔ علامہ طب مقام اشاک ہال مین اور حکیم شاہ سوئڈن۔
۶۔ ڈاکٹر ریگزی۔ علامہ کیمیا اسکول طب و جراحی مقام وائٹا کے۔
۷۔ موسیٰ کانٹنٹن ڈائمر۔ یہ ایک شخص فرانس کا رہنے والا ہے اور علم اشتقاق الفاظ میں بڑی مہارت رکھتا ہے۔ اور وائٹا میں رہتا ہے۔
۸۔ موسیٰ ارنسٹ بابا۔ میروائٹا۔
۹۔ موسیٰ گشتا و اشٹنر۔ وینٹا وائٹا۔

۱۰۔ پیرن ورن آر لینڈر۔ مہتمم محل متعلقہ موریریا۔
ان سب اشخاص نے متناطیس کے شعلے نکلتے ہوئے دیکھے اور شکل و رنگ اور مختلف مقدار قطبین مثبت و منفی اور خاص خاص حالت میں انکی خاص خاص اشکال مختلف متناطیس کے لمبا دینے سے یا آئینوں پر تصویریں بنانے سے بیان کیا۔ اور انکی شہادت کی تعمیل ان بیانات سے ہوئی جو ادنیٰ درجہ کے مریضوں نے قبل میں بیان کیے تھے اور جنکی شہادت پر اسوقت اعتراض کیا گیا تھا۔ جب انکے مشاہدات ابتداء میں طبع ہوئے تھے۔

فرید بران ڈاکٹر ویزنگ محاطہ مدرسہ شاہی بنابر دریافت حالات موجودات مقام
 وائنا اور کورسپورٹ وان ریر بریٹر کلنگن فرٹ نے شعلے مقناطیسی نہیں دیکھے اگرچہ
 مقناطیس اور تلباسے فلزات کے اور حالات بخوبی دریافت کیے۔ ہر قسم اور ہر قسم
 تقریباً پچاس ہزار رو و عورت نے یہی کیفیات اور یہی حالات محسوس کیے۔ ریکین بنایا
 صاحب نے اپنی ایک مطول کتاب موسومہ بہ نظر ثانی تباری برٹن و دیگر ممالک میں ۱۲۔
 اشخاص میں اور عالم کی شہادت کا ذکر بیان کیا جنہیں سے تین ڈاکٹر بھی تھے۔ اور
 یہ بیان کیا اسے امور محض خیالی ہیں۔ اور اسکی تائید میں یہ دلیل پیش کی جاتی ہے۔ کہ ایک
 شخص جس پر قوت مقناطیسی کا عمل کیا گیا تھا آتش بھی اور لوگوں کے اشارہ کرنے سے
 وہ صورت رونے یا نہوت۔ مقناطیس کے شعلے دیکھے۔ سیری راسے میں اس دلیل کی
 جو ایسے ڈاکٹر کنگ یا ڈاکٹر بونگٹن سے یہ کہنا لازم آتا ہے۔ کہ انھوں نے زندہ شیر
 اسوجہ کو نہیں دیکھا کہ اور لوگوں کے اشارہ کرنے سے اشخاص معمول عمل مقناطیسی کو
 یقین ہوا کہ ان کروں میں شیر برد کھائی دیتے ہیں جنہیں مضامین پڑھے جاتے ہیں متجرب
 یہ ثابت نہ کیا جاسے کہ ریکین بیک صاحب اور ۱۲۔ اشخاص مذکور کو اتنی عقل نہ تھی کہ
 ان امور کی صحت یا غلطی دریافت کرتے۔ سیری دانست میں انہیں انکو بتایا تھا
 متواتر کے قابل لحاظ نہیں باوجود اسکے کہ زمانہ سجدید میں علوم نے اس قدر ترقی
 پائی تو تاہم بلا تردید کے ایسی تحقیقات شاقہ غلط تصور کیا وین اور شاید اسکی وجہ یہ ہے
 کہ وہ حوادث عجیبہ لوگوں کے خیالات کے خلاف ہیں۔ اور علامہ علوم طبیات آگلی
 تحقیقات مطلق نہیں کرتے۔ اکثر یون ہی بیان کیا جاتا ہے کہ ریکین بیک صاحب
 کے خیالات کی تردید بذریعہ اس مقناطیس مصنوعی کے کی گئی ہے۔ جو برقی سے
 بنایا جاتا ہے۔ کسوا سٹے کہ شخص معمول عمل مقناطیس کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ برقی کا
 اثر کب سے شروع ہوا اور کب ختم ہوا۔ مگر ہمارا سوال یہ ہے کہ اس تجربہ کی تفصیل کس مقام

ملیج ہوئی اور کے مرتبہ اور کن حالات میں اسکی تصدیق ہوئی۔ اور نو فرضنا کہ یہ تجربہ ایک حالت میں بھی ہو تو اس سے اُن امور پر کوئی حرف نہیں آتا جو ریکن بیک صاحب کے شخصی مہولی سے حالات مذکور میں ظاہر ہوئے علاوہ اسکے واقعو ذیل سے امر مذکور کیونکر مستقل کیا جاسکتا ہے۔ ریکن بیک صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ ایسے واقعات سیکڑوں بیان کیے ہیں۔

علامہ ڈی اینڈی جرنے مقناطیس برقی کے قطبین پر چالیں انچہ اپنے چمکتے ہوئے اور ضو سے ہوئے چھت تک بلند شعلے دیکھے۔ صفحہ ۳۴ م ترجمہ کتاب گر گیری کا خلاصہ طاقتات مذکور کو صرف یہ چارہ رنگیا ہے کہ ان مشہور اشخاص سے جنہوں نے ریکن بیک صاحب کے رو برو شہادت دی یہ درخواست کریں کہ اُن امور کی انہیں حالات میں مکرر آرایش کیجیے بلکہ اُمید یہ کہ ترقی علم کے واسطے وہ لوگ ایسا کرنے میں اترار نہ کریں گی پس اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ اشخاص معمول شعلوں کی مختلف کوالٹ با تصریح فرضی مقناطیس کو دیکھنے سے بیان کر سکیں تو البتہ شعلہ مقناطیسی اور دیگر امور عجیبہ متعلقہ مقناطیس مشکوک تصور کیے جاوینگے۔ لیکن جب تک ایسے فرضی دلائل پیش نہ ہوں اور حالیکہ کل امور عجیبہ کی تصدیق علماء کرتے ہیں اور انکی تصدیق میں کوئی حرف نہیں آتا تو ہر نصف مزاج شخص پر یہ ظاہر ہو جائیگا کہ ریکن بیک صاحب کی تحقیقات سے عجیب و غریب امور کا وجود ثابت ہو گیا۔

ڈاکٹر گر گیری اور ایش برنر صاحب ساکن انگلستان یہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بڑی ہوشیاری سے ریکن بیک صاحب کے اکثر تجربوں پر عمل کیا اور صحیح پائے۔ سٹریٹر ساکن برٹین نے بطور خود اکثر تجربوں کا سیکڑوں ڈاکٹر اور آدمیوں کے رو برو عمل کیا چنانچہ اسکی تصریح صاحب موصوف نے اپنے ایک مختصر رسالہ موسومہ بہ لہجائے مقناطیسی اور مقیاس المقناطیس بالتفصیل بیان کیا ہے اور اسنے یہ ثابت

کر دیا تھا اگر مختلف فلزات پر مرو یا عورت کا لس ہو جائے یا کوئی حرف لکھ دیا جائے
 تو اس سے مقناطیس میں مختلف قسم کے اثر معلوم ہونگے اور اس گلاس کے پانی کا ہر
 ایک قطرہ بھی حامل مذکور کے ماتہ پر گر جائے سے جسمین ایک گرلی سیدی دو اکی گھٹی ہوئی
 سو عجیب تاخیر پیدا کرتا ہے حالانکہ حامل کو ایسی دواس کے پانی میں ہونے کا علم نہ تھا۔ و اثر
 گنگ صاحب نے اُن تجربوں کی تصدیق کر کے یہ بیان کیا ہے کہ تیزاب اور کینین کی ایک
 رقی کے کروڑوں حصہ سے اس آلہ میں اثر ظاہر ہوتا ہے جب اُن تجربوں کا عمل کیا گیا
 اور شخص معلوم اور مقیاس المقناطیس کے درمیان میں ایک تیسرا شخص گھڑا کیا گیا تو ہر
 میں بڑی ہوشیاری کی تھی اور نتائج میں کامیابی حاصل ہوئی تھی خود مقناطیس اور معدنیات
 کی قلوب کی بھی حسب بیان ریکٹن بیک عجیب عجیب اثر پیدا ہوئے۔ با انیمہ مسٹر رڈ اور ریکٹن
 صاحب کے تجربوں پر ہمارے زمانہ کے علماء نے لحاظ نہیں کیا باوجود اسکے کہ رٹ صاحب
 نے کئی سال کے اُن امور کی تحقیقات کیواسے مہلت نہیں دی۔

جیکس امیر کی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ اسکی لکڑی میں قوت معجزے کی ہے لیکن
 اصل میں وہ قوت اسکے جسم میں تھی۔ چنانچہ شخص مذکور کا خیال نہایت تصدیق
 کے ساتھ درج کتاب ہو گیا ہے اور اس سے یہ ثابت ہے کہ اسکو مثل دیگر اشیا
 کے ایک نیا اس حاصل ہے نہ مسٹر بیرنگ گول صاحب نے اپنی کتاب موسومہ
 بہ قصص نساء باطلیت میں ماجرہ مذکور کا ایک حال بالتفصیل مع حوالہ اشخاص
 مشاہدین تحریر کیا ہے۔ منجملہ اُن اشخاص کے شادون طبیب بھی ایک گواہ چشم دیدہ
 تھا اور اُن نے وربل اپنی کتاب بھی طبع کی ہے۔ سر مچپاٹ مہتمم مدرسہ طب بمقام لائیں
 اور ریمس ساکن یروکیورڈ وراے بھی مشاہدین۔ خلاصہ کیفیت حادثہ
 مذکور یہ ہے۔ جولائی ۱۸۹۲ء ایک شراب فروش اور اسکی زوجہ ماری گئی اور
 انکی لاشیں مسٹر شمر لائیں کے ایک کمرے سے برآمد ہوئیں۔ انکا سب روپیہ

کسی نے نکال دیا تھا اور ایک خون آلودہ بنیاد انکے پاس پڑا ہوا تھا۔ لیکن قاتل کا نشان و پتا بالکل مفقود تھا۔ جب افسران سرکاری سے یہ بیان کیا گیا تو انکو یقین نہ آیا کہ چار برس قبل ایک شخص سے جبکہ امیر نے گری نوبل مین ایک چور کا پتا لگایا حالانکہ اسکی نسبت چوری کا شک بھی اس شخص کو نہ تھا۔ اسکو طلب کیا اور کمرے میں لے گئے یہاں پر اسکے سحر کی چھڑی ہلنے لگی اور اسکی نبض مین ایسی سرعت ہو گئی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکو بخارجہ مہم آیا بعد ازاں شخص مذکور مکان کے باہر گیا اور سڑکوں پر سطح پٹا پھر اسطرح گنا شکار کی بوہڑ جاتا رہے۔ غرض کہ وہ آخرتہ لشب کے محل سے گذر کر دروازہ رون تک پہونچا یہاں پر شام ہو گئی اور تحقیقات موقوف کر دی۔ دوسرے روز بھرا ہی تین افسروں کے اسی راستہ پر دریا کے کنارے پر ایک باغبان کی جھوٹ پڑی تھی جا پہونچا یہاں پر اسنے یہ بیان کیا کہ یہاں تک مین نے تین قاتلوں کی بو پائی ہے لیکن اس جھوٹ پڑی مین صرف وہ قاتل گئے تھے اور نیز پٹھیکر ایک خاص بوتل مین جو شراب پی تھی مالک مکان نے یہ بیان کیا کہ یہاں کوئی شخص نہیں آیا لیکن امیر نے ہر ایک شخص کو دیکھا اور ان دونوں کو بھی دریافت کر لیا جو قاتلوں سے لپٹے تھے ان کو کون نے پشکل یہ بیان کیا کہ کیشنبہ کو علی الصبح جب ہم تنہا تھے تو اسوقت دو آدمی وقت مکان کے اندر گھس آئے اور بھیکر اسی بوتل سے شراب پی جو شخص مذکور نے قبل جو تباہی تھی۔ بعد ازاں جبکہ امیر ان قاتلوں کی بو پا کر دریا کے کنارے گنا رہے گیا اور وہ مقامات دریافت کیے جہاں وہ سوئے تھے اور جبکہ سیون یا پتا یون چبھے تھے مقوڑی دیر کے بعد سبب لون کے لشکر گاہ مین پہونچا اور وہاں سے بوگیر گیا۔ یہاں سے وہ قاتل ملحدہ ہو گئے تھے منجملہ انکے ایک کا پتا آئے جیلخانہ مین لگایا اور منجملہ جو گڑھ پندراہ قیدیوں کے اسنے ایک کو زہ سپت قیدی کو جسے جیلخانہ مین آئے ہوئے صرف ایک گھنٹہ کا عرصہ گذرا تھا قاتل تباہا۔ اس قیدی نے بیان کیا

کہ میں بگیاہ ہوں لیکن جب اسکو ٹرک ٹرک واپس لیکے تو اُن مکانات میں اسکی شناخت ہوئی جہاں امیر نے اُنکے قیام کا پتا بتایا تھا۔ اس محل سے قیدی مذکور استدرجرت اگیز ہوا کہ اُسنے ارتکاب جرم سے اقبال کر دیا اور آخر کار وہ قتل کیا گیا اس عجیب آزمائش کے زمانہ میں جبکو کئی روز کا عرصہ گزرا تھا پروکیورٹر جنرل نے امیر کو بہت طور پر آزمایا۔ اس ہتھیار کو جو آکر قتل قحاح اور تین آلات کے باغ میں دفن کر دیا تھا غرض اس جاؤ و گرو پھر بلا یا چنانچہ اُسکے سحر کی لکڑی نے اس مقام کو بتا دیا جہاں وہ خون آلودہ ہتھیار دفن تھا اور دیگر مقامات پر اس لکڑی کو مطلق حرکت نہ تھی۔ غرض کہ ان سب آلات کو زمین سے نکال کر پھر دفن کر دیا اور پھر صوبہ نے خود امیر کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور باغ میں بگیا چنانچہ وہی نتیجہ ظہور میں آیا جسکا قبل سے ذکر ہو چکا تھا۔ بعد ازاں باقی دو دنوں کا تون کا بھی اسی طرح پتا لگا لیکن وہ بجاگ کر فرانس چلے گئے۔ پیر کارنیر حکیم مدرسہ طب بہ مقام کابچہ نے بھی اُن مختلف آزمائشوں کا تذکرہ کیا تھا جو لفٹنٹ جنرل اور میز دو اشخاص دیگر اور انھوں نے امیر کو فریجی سبک کی تھیں۔ لیکن یہ کل اشخاص کوئی فریب نہ دے یافت کر سکے بر غلاف اسکے امیر مذکور نے اس شخص کا پتا بتا دیا بلکہ سنگ کا وہ سنج بتا دیا جس سنج وہ شخص نے چور ثوبا تھا جس نے لفٹنٹ جنرل کے گھر میں چور دہی کی تھی۔

پس یہ سانحہ ایسا ہے کہ اسی کو ہر ایک شخص مسلم البتہ سمجھ گیا کہ اس واسطے کہ یہ کی تحقیقات صاحبان مجسٹریٹ اور دیگر افسران و حکماء نے بذات خود کی تھی اور اسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ اس قتل کا پتا ایسا صحیح دریافت ہوا کہ ایک سرکاری کتابچی ایک غلام مفروز کا ایسا صحیح صحیح پتا نہیں لگا سکتا۔ بالانہہ مشرب رنگ گولہ صاحب اسکو فریجی تصور کرتے ہیں۔ لیکن کیا وجہ کہ اسکی نسبت صاحب موصوف ایسی سخت گلائی

شاید اسکی صرف یہ وہم تھی کہ حور سے عرصہ کے بعد وہ پیرس کے علما کا اطمینان کرنے کیوہ سٹے
گیا تھا۔ لیکن اس مقام پر یاد تو شاید اسکی وہ جس خاص جاتی رہی اور یا شاید اسکی
تحقیقات غلط ہو گئی یا شاید اسنے اپنی قوت کا انخفا کیا اور جھوٹ بولا۔ لیکن اسکی
وجہ سے امرتنازعہ فیہ میں کوئی دخل نہیں آیا کہ وہ پیرس میں امر عجیب کر سکا اور لوگوں
نے اسکی اصلی کیفیت دریافت کر لی۔ یا یہ کہ اسکی وہ عجیب قوتوں تلاش ہو گئیں۔ اس سے
یقیناً یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ فعل عجیب اسکا قریب تھا ورنہ ایک اسکے بارہ میں آزمائش
کی گئی تھی۔ وہ فریبی اس حالت میں ثابت ہو سکتا ہے جہالت میں کل گواہان فریبی تصور
کئے جاویں۔ یا یہ ثابت کیا جا سکے کہ قتل عمدہ نہیں ہوا تھا اور قاتل کا تپا نہیں لگا۔ لیکن
مشہورین گولڈیا کسی شخص نے ایسے ثبوت ہم پہنچانے میں کوشش نہیں کی۔ لہذا اسکو نتیجہ
نکالنا چاہیو کہ جبکیں امیر نے جیسا کہ اوپر بیان ہوا قاتل کا پتہ لگا دیا تھا اور یقیناً اسکو کوئی
ایسی نئی قوت حاصل تھی جو شاہد ان قوتوں کے تھی جو ان میں پیدا ہوتی جاتی ہیں جو سب سے
ہو جانے سے اور لوگوں کا حال تباہ تے ہیں۔

حیوانی قوت مقناطیسی یا اسکے دیگر امور متعلقہ میں اگرچہ وہ امور۔ امور فوری ہوتے
کی قسم میں نہیں آتے علما کو شک ہے۔ چنانچہ اسکے رنغ کرنے کے لیے میں ان امور کی
تائید میں چند امثلہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور میں اس شہادت کا بھی حوالہ کر دوں گا جو ڈاکٹر
ولیم گرگری صاحب کی ہے۔ یہ صاحب اڈنبرا کی یونیورسٹی کے علامہ علم کیمیا تھے
انھوں نے بہت عرصہ تک بذات خود تحقیقات کی اور اپنی کتاب موسومہ بہ خطوط حیوانی
قوت مقناطیسی مطبوعہ ۱۸۷۸ء میں اسکے نتائج درج کیے ہیں۔ اب دنیا بھر کا عجیب
ماہر ہینرٹز (یعنی آئنگم سے آئنگم ملا کر ہیوشس کرونیام) اور ایک بڑا بانی آئنگم
پر دینے بذریعہ قوت برقی ہیوشس کے شخص غافل سے کسی سوال کا جواب پانا یا کوئی
حرکت موافق اپنی خواہش کے کرانا بڑا اعتقاد ہے۔ لیکن یہ فراموش نہ کرنا چاہیو

کہ ان امور عجیبہ کی نسبت بھی اکثر وہ اتہامات لگائے گئے تھے جو اشخاص معمول قوت متناطیسی پر بحالت بیہوشی و در درور کے حالات بتاتے ہیں یا اسکے کانہ سر کے خاص خاص مقامات حواس پر مس کرنے سے شخص عامل کا عاصیہ ملکہ برابر تب زیادہ ہوتا ہے لگائے جاتے ہیں وہی اشخاص جنکو امور نیم پوٹرم رینے آنکھ سے ملا کر بیہوش کر دیا اور ایک ٹرو بانی الوجہ رینے بدلیہ قوت برق بیہوش کر کے ٹھہرا۔ قتل کے سوال کا جواب پانا یا اس سے کوئی حرکت نہ یافت اپنی خواہش کے لئے نام پر بڑا اعتقاد تھا اور جب انھوں نے بعد تحقیقات ثبوت ہم ہونے یا وہی اسباب کا ہی دعویٰ کرتے ہیں کہ معمول عمل متناطیس بحالت بیہوشی و در درور کے حالات حقیقت میں بتا سکتا ہو اور ایسے شخص معمول کے کانہ سر کے خاص خاص مقامات حواس پر مس کرنے سے اسکا وہ عاصیہ نفس الواقع میں برابر تبڑھ جاتا ہے برخلات اسکے وہ علما اور ڈاکٹر جنھوں نے امور مسبوقت کی صحت سے انکار کیا تھا امور لاحق الذکر کی صحت میں بھی کلام کرتے ہیں۔ اب ہلکویہ دیکھنا چاہیے کہ امور لاحق الذکر کی واسطے بھی ویسی ہی شہادت ہے جیسی امور سابق کی واسطے تھی یا نہیں۔

ڈاکٹر گرگری صاحب نے غفلت متناطیسی کی تقسیم مختلف حالات میں کی ہے اور یہ حالات کبھی ایک ہی شخص اور کبھی مختلف اشخاص معمول عمل متناطیسی میں پاؤں جاتے ہیں اصل تقسیم انکی دو طرح پر ہوئی ہے اولاً دوسروں کے خیالات دریافت کر لینا اور ثانیاً غفلت محض حصول کی شہادت بہت ہے اور ہر جگہ ممکن ہو سکتی ہے اور عموماً لوگوں کو اس پر استعدا اختیار ہے کہ میں اس قسم کے امثالہ بیان نہ کروں گا اگرچہ میں جانتا ہوں کہ حکماء نے منکر اقباسے روح کو اس پر اعتبار نہیں۔ پس وہ صرف غفلت کے مختلف حالات کی نسبت قویہ رکھینگے۔

ڈاکٹر ہینڈل ساکن بوڈل ایک عجیب قسم کے مریض کا جسکو غفلت کا عارضہ تھا علاج

ڈاکٹر گریگوری صاحب کہتے ہیں کہ جب مین اوٹنرا سے واپس آیا تو میری ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے یہاں اکثر آمد و رفت رہی۔ اس مریض کے بارہ مین اکثر آزمائش اس طرح پر کی کہ اکثر نمونے مختلف خطوط کے اور بالون کی لیٹین بھیجیں۔ ڈاکٹر ہیڈک صاحب کو بالکل نہ معلوم تھا کہ وہ مختلف تحریرات یا بالون کی لیٹین کیسکی گئی تھیں لیکن اس مریض نے فوراً بتا دیا۔

سر ڈیوڈ ایڈمز نے لندن سے خط بھیجا کہ میں نے ایک مریض کے پاس ایک مریض کے پاس لکھا تھا کہ ایک سونے کی گھڑی جاتی رہی۔ یہ خط ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے پاس اس غرض سے بھیجا گیا کہ آیا وہ مریض گھڑی کا پتا لگا سکتی ہے یا نہیں اس مریض نے اس مریض کے مکان اور اسباب کا پتا ٹھیک ٹھیک بتا دیا جسکی گھڑی اور زنجیر جو گئی تھی۔ اور چور کا پتا گھڑی اور زنجیر کے صحیح صحیح بتا دیا۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ اس گھڑی کی چورانے والی عورت ہمیشہ کی سارقہ نہیں ہے اور یہ بھی کہا کہ مین امریکا خط بھی پہچان لے سکتی ہوں۔ اس زن سارقہ کو جب یہ حالات تحریر کیے گئے تو اسنے ان حالات کی صحت کا بالکل اقبال کیا۔ لیکن یہ بیان کہ وہ سارقہ جبکہ علیہ بیان کیا گیا ہے وہ ایک میری لو کو ہے اور مجھ کو اس امر کا شک بالکل نہیں ہے۔ چنانچہ اسنے مختلف قسم کے لکھے ہوئے خطوط اپنی دونوں ملازم عورتوں کے بھیجے۔ لیکن مریض مذکور نے فوراً اس خط کو اٹھا لیا جبکہ سابق مین تذکرہ کر چکی تھی۔ اور کہا کہ وہ سارقہ اس گھڑی کو یہ کہہ کر واپس کرنا چاہتی ہے کہ گھڑی مل گئی۔ سر ڈیوڈ ایڈمز نے حالات مذکور شہر کیے۔ لیکن اس مریض نے جسکی گھڑی جاتی رہی تھی اختلاف کر کے بیان کیا کہ وہ عورت جبکہ تذکرہ مریض نے پہلے کیا تھا اسنے گھڑی کو واپس دیا اور مجھ کو گھڑی مل گئی۔ سر ڈیوڈ ایڈمز نے اپنی ایک دوسری آزمائش کی اطلاع ڈاکٹر گریگوری صاحب کو کی وہ یہ ہے۔ انھوں نے ستر جماعت جغرافیہ سے یہ درخواست کی کہ مختلف اشخاص کی

تحریرات بلانام کے مسجد و۔ چنانچہ تین تحریریں بھی لکھیں ہر تحریر کو دیکھ کر رضیہ ذوق تمام
بتا دیے کہ جہان کا تب ان تحریروں کے تھے اور دو اشخاص کا صحیح صحیح حلیم بھی بتا دیا۔
اور تینوں شخصوں کی سکونت کے شہر و ممالک اس طرح بتا دی کہ اس پتہ سے انکی شناخت
نہایت آسانی کے ساتھ ہو سکتی تھی اور ان شہروں کا ٹیک وقت بھی بیان کر دیا چنانچہ
وقت منظرہ کی تصدیق نقشبات ممالک کے خطوط قطبین سے ہو گئی۔

ڈاکٹر گرگری صاحب نے ایسے دیگر اشخاص کا اور بھی تذکرہ کیا ہے جنکا انھوں
نے امتحان بھی کیا تھا۔ ان متعدد اشخاص کا انھوں نے تذکرہ کیا ہے جو قوت مقناطیسی
کیوجہ سے غافل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً جو اشخاص ایسے شخص کو دیکھنے جاؤ ہیں وہ بار بار
چند درجن عمدہ اقوال چپے ہوئے ہر ایک کو ڈبوں میں علمی علمی ہند کر دیتے ہیں
اور ان سب ڈبوں کو ایک قیل میں ڈال کر اسکو دیتے ہیں تو ایسا شخص ممول ایک
ڈبیا نکالے گا اور بے کھولے ہوئے، ڈبیا کے اسکا قول پڑھ دیکھا۔ جب ڈبیا کو
کھول کر دیکھو تو وہی الفاظ پاؤ گے جو اسے پڑھے تھے۔ ہزارہا اقوال ایسے
بے دیکھے ہوئے پڑھے گئے ہیں۔ مثلاً ایک قول ایسا تھا صہین ۹۸۔ الفاظ تھے
اور بے دیکھے پڑھے گئے۔ ڈاکٹر گرگری صاحب نے اور ایسے اشخاص کا بھی تذکرہ
کیا ہے جنکی خود انھوں نے اور گرگری صاحب نے آزمائش کی تھی۔

لوگوں کو معلوم ہے کہ اس بڑے مضمون کی کتاب میں جسکا نام برٹش انیڈ فار ڈیٹیکٹ
جوزا ریکل ریویو۔ یعنی نظر ثانی تجراحی برٹش ریویو گیا ملا ہے۔ اور جو در باب کتاب
ڈاکٹر گرگری اور نیز شل اسطرح کی دیگر کتب کے ہے اسطرح کا کوئی تجربہ نہیں
بیان کیا اور نہ اسکا کوئی حوالہ دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی سراسر عموماً اسوجہ سے اعتراف ہوتا ہے
کہ وہ صرف کیمیادان تھے اور انکو علوم متعلقہ حیوانات و نباتات سے مطلق کفایت
نہ تھی لیکن اس اعتراف کے ساتھ مقرر صہین نے یہ خیال نہیں کیا تھا کہ ڈاکٹر اسٹین اور

ڈاکٹر میو نے بھی اُن واقعات کی تصدیق کی۔ اور وہ علم متعلقہ حیوانات اور نباتات سے بخوبی واقف تھے ہر کیف ڈاکٹر گرگری کی نسبت ایسے عام طور سے اعتراض ہوتے ہیں جسکے پڑھنے والے کو یہ معلوم ہوگا کہ وہ کتاب سناج تجربہ و عقل پر مبنی ہیں ہے بلکہ ایسے اعتراضات نہایت بے انصافی پر مبنی ہیں۔ مخالفین ڈاکٹر گرگری صاحب و ڈاکٹر میو صاحب و ڈاکٹر سیڈک صاحب و سر والٹر ٹریولین و سر ٹی و شارپ۔ و دیگر اشخاص پر جو واقعات مذکور کی تصدیق کرتے ہیں یہ اعتراض نہیں لگاتے کہ انھوں نے علم واقعات کی دروغ گوئی کی تاہم وہ واقعات ایسے صحیح ہیں کہ انکی تصریح اور کسی طرح پر نہیں ہو سکتی سو اسکے کہ انکے بیان کرنے والوں کو دروغ گو تصور کریں۔ لہذا ان واقعات کی نسبت سکوت اختیار کیا گیا ہے یا غالباً وہ ملاحظہ سے نہیں گذرے۔ لیکن ہمارے زمانہ پھر دیکھ کے عمل کے سکوت یا تحقیر سے دنیا کو لوگ ان امور عجیبہ و غریبہ واقعات نہیں رہ سکتے جسکی تحقیقات کرنے سے ہکو یہ معلوم ہوگا کہ کیا اصلیت کیا ہے ڈاکٹر ہر برٹ میو آف آرائس نے بھی اپنی چشم دیدہ شہادت اکثر واقعات مذکور تصدیق کی بابت بیان کی ہے یہ صاحب سابق میں تشریح و علوم متعلقہ حیوانات و نباتات کو لگنے والے ہیں اور جراحی کے رائے کالج میں ایک علامہ تھے۔ انھوں نے اپنی خطوط و بارہ تصدیق تصبات عامہ میں تحریر کیا ہے کہ شکستہ ام و شکستہ ام میں میں جان بوجہ پارٹ میں رہتا تھا۔ یہاں سے میں نے ایک امر کیا کہ باشندہ کی جو پر میں رہتا تھا ایک لٹ بالون کی بھیجی۔ یہ لٹ ایک مریضہ معلوم نے اپنے سر سے کاٹ کر اپنے منہ سے کاغذ کاغذ نکال کر آئینہ لپیٹ دی تھی۔ یہ شخص ساکن امریکا اس مریضہ کی بالکل ناواقف تھا جسکی وہ لٹ بھی اور اسکو کوئی پتا ایسا نہ معلوم تھا جس سے اس مریضہ کا حال دریافت کر لیتا۔ چنانچہ اسنے یہ تدبیر کیا کہ اس کاغذ کو پھا کر پر میں ایک ایسی عورت کے ہاتھ میں رکھ دیا جو عارضہ شکبوس میں مبتلا تھی۔ اس عورت نے یہ بیان کیا کہ

اس مریض کی رائیں اور پٹیلیاں مفلوج ہیں اور اسکو ایک عارضہ ایسا ہے کہ اس کے علاج کے واسطے ایک آلہ جراحی استعمال کیا جانا ہے۔ جب اس مریض کو یہ خبر ہو چنی تو وہ غرت ہنسی اور کہا کہ یہ ممکن نہیں کہ جو آدمی مبتلا سے عارضہ منگیوسس ہوا اور مجھے اسقدر فاصلہ سپر ہستہ ہوا اور پھر منگیو یون پہچان لے۔

ڈاکٹر میو بھی علم الراس اور علم الراس بذریعہ قوت مقناطیسی کے متقدمین خیالینے ڈاکٹر گرگری صاحب نے ان آزمائشوں کا باین تفصیل تذکرہ کیا ہے جنہیں حتی الکاف کوئی مغالطہ نہ کرنے پایا۔ باوجود اسکے کہ ڈاکٹر میو صاحب کی کتاب تقریظ مذکورہ بالا میں شامل تھی تاہم ان امور کا جکی کہ تصدیق کی ہے یا آخری زمانہ کے خیالات کا ایک مرتبہ بھی تذکرہ نہیں کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر جوزف ہینڈ صاحب حکیم و ساکن بولٹن نے جنکا اوپر تذکرہ ہو چکا ہے ایک کتاب موسومہ خواب و قوت ذہنی طبع کی جو حسین انھون نے واقعات کی تقسیم کی ہے جو قوت مقناطیسی کے حالات بہوشی میں پیدا ہوتے ہیں اور انکی تصریح اصول جسمانی اور ذہنی سے کی ہے۔ کتاب مذکور لایٹ پڑھنے کے ہے۔ لیکن غایت صریح یہ ہے کہ ان دو ایک واقعات کا تذکرہ کروں جو صاحب مذکور اپنی کتاب کے تحت میں درج کیے ہیں اکثر وہ لوگ جنکو جسمانی قوت مقناطیسی سے بہوش ہو جانا عارض ہے وہ بہ نظر حشرات یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر فی الواقع یہ صحیح ہے تو کیا وجہ کہ جائداد مسروقہ کا پتہ نہ لگایا جاسکے یا دور کے ملکوں سے خبر نہ منگوائی جاسکے اسکے جواب میں ایک حکایت بطور خلاصہ درج ذیل کرتا ہوں۔

۲۰۔ دسمبر ۱۸۸۷ء بروز چار شنبہ وقت شام ستر و میوہ فروش چپ سائڈ شہر بولٹن کا ایک صند و قچہ مع روپوں کے دوکان سے چوری گیا اسکی رپورٹ محفل پولیس میں ہوئی۔ لیکن کوئی سراغ نہ لگا۔ اگرچہ ایک شخص پر شبہ بھی ہوا تھا۔ بعد ازاں ڈاکٹر ہینڈک کے یہاں اسی غرض سے گیا اور اسے پوچھا کہ آپ کی دختر آیا چور یا مال

سرو قد کا پتہ لگا سکتی ہے یا نہیں جب ایسا پرمیل متعالیسی کیا گیا اور شخص مذکور اور ایما
میں تعلق متعالیسی پیدا ہو تو اس سے صند و قہ مفقودہ کا حال پوچھا چند لمحہ کے بعد وہ
اس طرح کہنے لگی کہ گویا کوئی اسکے سامنے موجود تھا صند و قہ کی ہیئت اور قد اور
اسکے رویہ کی اور جس شخص نے وہ صند و قہ چھڑایا اور جس مقام سے اسے پایا تھا
یہ سب بتا دیا بعد اسکے سارق کا حلیہ اور پوشاک اور اسکے ہمراہی کا ایسا صاف صاف
حال بتا دیا کہ وڈ صاحب نے اس شخص کو فوراً پہچان لیا حالانکہ اسکے دسمین میں بھی تھا
بعد اسکے وڈ صاحب نے اس شخص کو فوراً وٹھرنڈم نکالا اور کہا کہ یا تو ہڈیک صاحب
کے یہاں چلے یا تھانہ پر اسے کہا کہ میں تو ڈاکٹر ہڈیک صاحب کے یہاں جاؤنگا اور جب
اسکے مکان پر آیا تو آیا تیسے دفتر مذکور میں میں ہوئی اور کہا کہ یہ خراب آدمی ہے
اور یہ وہ لباس نہیں پہنے ہے جو صند و قہ چرانے کے وقت پہنوتا۔ اولاً اسے سر قہ
انکار کیا بعدہ اقبال کیا اور کہا کہ میں نے دلچ میں آسید صند و قہ چرایا تھا جسطرح
ایمانے بیان کیا۔ چنانچہ اس طرح مال سرو قد برآمد ہوا۔

چونکہ نام اور جگہ اور تاریخ اس عجیب ماجرے کے معلوم ہو اور اسکو ایک انگریز میجر
بھی بیان کیا ہو لہذا بلا تعذیر منقطع اس سے انکار کرنا چاہیے۔ دوسرے اس
بیہوشی کی تاثیر جو قوت متعالیسی سے ہو جاتی ہو ایک بڑے مصلیہ واقع ہوئی تھی یعنی
ایک نوجوان آدمی وقتاً فوقتاً پورے چار پر سوار ہو کر نوبارک کو چلا گیا۔ اسکو والدین
نے فوراً کچھ روپیہ ڈاک کے جہاز پر بھیجا تھوڑے ہی زمانہ کے بعد انکو معلوم ہوا کہ اسکو
روپیہ کی ضرورت نہ تھی نوجوان مذکور کی ماں بیٹی میل کے فاصلے سے بولٹن کو اس
غص سے آئی کہ آیا ایما کے ذریعہ سے اسکے پسر کا حال دریافت ہو سکتا ہو یا نہیں
تھوڑے عرصہ کے بعد ایمانے اس لڑکے کا پتہ لگا لیا اور اسکا حلیہ صحیح صحیح بتا دیا اور دیگر
حالات ایسی تفصیل سے بیان کیے کہ اس نوجوان کی ماں نے ان حالات پر

اعتبار کیا اور ڈاکٹر ہینڈک صاحب سے درخواست کی کہ میرے پسر کی خبر دو دو ہفتے کے بعد
 شکوہ دیا کرو چنانچہ ڈاکٹر مذکور آیا کہ فریو سے اس نوجوان کا مختلف مقامات پر پتہ لگایا
 گیا اور اسکی اطلاع اسکے والدین کو دیتا رہا تو پڑے عرصہ کے بعد نوجوان مذکور کے
 باپ نے ڈاکٹر ہینڈک صاحب کو یہ تحریر کیا کہ میرے بیٹے کے پاس سے ایک چھٹی آئی اور
 تعجب کی بات ہو کہ اسکی کل حالات من و عن دیسے ہی ہیں جیسے ایسا نے بیان کیے تھے۔
 ڈاکٹر اڈون نے اپنی کتاب موسومہ بقوت متناطیس حیوانی میں آن چڑوہ نشستوں کا
 تذکرہ کیا جو براہٹن کے مختلف مکانات میں الکسس ڈویر کے ہمراہ ہوئی تھیں۔
 یہ شخص بہت بڑا مشہور معمول متناطیس ہے ہر شست مذکور میں وہ شخص آنکھوں میں
 پٹی باندھ کر تاش کھیلایا اور اپنے اور فریق ثانی کے تاشوں کے نام بتا رہا اور اکثر
 آن لمون ٹکٹوں کے نام پڑھا کیا جو ملاقات کے واسطے انگریزوں کے پاس اجنبی
 لوگوں بھیا کرتے ہیں۔ ہر کتاب میں اسطرح کہ ایک صفحہ کھولا اور اس کے صفحات مابعد کی
 کوئی سطر چکی فرمائش ہوئی بے دیکھے پڑھ دی اور اکثر بند مند و چون اور ڈبوں کے
 اندرونی اشیا اور لمفون تحریرات کا صفحہ بتا دیا۔ ڈاکٹر آئی نے اس ملاقات کا
 بھی حال لکھا ہے جو مشہور رپاٹ ہوڈن نے الکسس سے کی تھی ان ملاقاتوں میں بڑی
 سختی سے اہتمام کیا گیا تھا۔ کسواسطے کہ وہ اپنے تاش لایا تھا اور خود ملاتا تھا باوجود
 اسکے الکسس نے بے آگے ہوئے تاش مذکور کے ہر ایک فرد بتا دی۔ ہوڈن نے ایک
 کتاب اپنی جیب سے نکالی اور الکسس سے کہا کہ ۸ ورق کے بعد کوئی سطر پڑھو۔ الکسس نے
 نشان کے واسطے ایک سوئی سطر پر گاڑ دی اور چار الفاظ پڑھے لیکن وہ نوین صفحہ
 میں تھے جو وقت ہوڈن یہ ماجرہ دیکھ چکا تو اسوقت اسنے چلا کے کہا کہ یہ بڑے عجیب کی
 بات ہے۔ اور دوسرے دن آئے تحریر ذیل پر دستخط کر کے اسکا اعلان کر دیا
 مجھ پر بیان کرنا واجب ہے کہ واقعات مذکورہ بالماطاب لفظ صحیح ہیں اور مستند

زیادہ میں انکی نسبت خیال کرتا ہوں آسیتھد مجکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ قبضہ سے
نہیں ہین۔

دو ہفتے بعد آئے ایک چچی موسے ڈی مول کو لکھی اور اپنی دوسری نشست کا
حال تحریر کیا جہاں تک کہ ویسی ہی امور کی کمر آرایش کی گئی تھی اور بعد اس کے صب
فیل تحریر کیا۔

بعد اس نشست کے میں چلا آیا اور جدوجہ کا متعجب ہوا۔ اور مجکو یقین کامل ہوا
کہ کسی شخص کو ایسے امور عجیب و غریب کا بطور شعبہ کرنا ممکن نہیں۔

مشرایج جی اٹیکنسن اب جی اس نے مجھے ایک آزمائش غفلت قوت مقناطیسی کی
بتائی اور یہ آزمائش لندن کے ایک مکان میں لڈالٹ ڈوڈیر برادر الکسین پر ہوئی تھی
میں نے ایک بڑے مشہور شامزادہ نے آخر صفحہ پر ایک لفظ لکھا اس صغے کو اس طرح
موڑ دیا کہ پانچ یا چھ عین اسکی ہر گزین بعد وہ کاغذ اٹوالٹ کو دیا اسکے گرد سے
تماشا کی کمرے سے لیکن اسنے باہر نہیں سے وہی لفظ لکھنی جو اندکھی ہوئی تھی
مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ اسنے کی نفین لکھیں اور انکو کا انگر آخرا صغے نفین لکھیں
جو انفا اسنے پہلے لکھے تھے وہ قریب قریب صغے لفظ کے تھے۔ یہ ایک امر عجیب ہے
اور اس سے کسی نئی قوت کا وجود پایا جاتا ہے میں نے کوئی ایسی قوت سے کہ باہر
ہوئی ہے جو رفتہ رفتہ اصلیت کو دریافت کر لیتی ہے اور یہ بالکل انکی کیفیت سے مشابہ ہے
جس طرح پر انخاص مومل قوت مقناطیسی کسی شے کی ہیئت بتاتے ہیں وہ لوگ فوراً
یہ نہیں کہہ دیتے کہ یہ فلان شے ہے بلکہ پہلے کہتے ہیں کہ یہ صدیات ہے بعد اس کے
یہ کہتے ہیں کہ وہ گول اور چوٹی چیز ہے پھر یہ کہتے ہیں کہ اسپر کم لکھا ہوا ہے اور آخر کار
اسکا اصلی نام بتا دیتے ہیں۔

پس جس حالت میں کہ شہادت ڈاکٹر گرگری اور ڈاکٹر پیو اور ڈاکٹر لائی اور ڈاکٹر

ہینک اور ویکسڈ ہا ایماندار اشخاص کے موجود ہے اگرچہ یہ لوگ ویسے ہی لیسٹ ہون چھے وہ لوگ ہین جنہون نے ایسے ہی واقعات کا مشاہدہ کیا ہے تو ہماری دانست میں صرف اس بیان سے یہ عقدہ حل ہونگا کہ یہ کل اشخاص قریب میں آگئے۔ اطلب آسانی کر دعوکا نہیں کھاتے اور خاکسکر ایسے امور میں جکی وہ آزمائش کرچکے ہوں اور جن حالات میں مشہور شعبہ بار ہونڈنگ ایسے امور میں کوئی قریب نہ دریافت کر سکا بلکہ برعکس اسکے یہ بیان کیا کہ ایسے واقعات کا شعبہ ہونا غیر ممکن ہے تو یہ بیان اُن لوگوں کی جواب کافی ہو جو بلا تحقیقات یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ کل واقعات شعبہ ہون اور ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ کوئی ایسی بات نہیں ہوئی جس سے دیکھنے والے خود دعو کا کھا گئے ہوں یا توجید کر لوگ آج تک قوت مقناطیسی کے معمول ہوئے اُن سب قوت قریب کیا اور یا اس امر کا ثبوت کافی موجود ہے کہ خاص خاص اشخاص کو ایک نئی قوت حاصل ہے جبکا کس قدر جزو غالباً ہر ایک شخص میں پایا جاتا ہے اگر آدمی کی بصارت ویسی ہی شاذ ہوتی جی طرح پر اشخاص معمول قوت مقناطیسی کا اظہار امور منفی شاذ ہے تو بصارت کا ثابت کرنا ویسا ہی مشکل ہوتا جیسا اس عجیب قوت کا اثبات مشکل ہے لہذا جو لوگ اس تعجب خیز امر کی تحقیقات کریں گے اور جو اس خیال میں پڑے ہیں کہ امور ممکن الوقوع اور غیر ممکن الوقوع عقل سے دریافت ہو سکتے ہیں تو انکو معلوم ہوگا کہ امر عجیب مذکورہ بالا کی شہادت اسکے لیے ثبوت کافی ہے۔

ڈاکٹر ٹی اوڈرز کلا رک ساکن نیو بارک نے بیوشی جنم پر جو مضمون لکھا تھا اور جو ہماری اخبار طب میں چھپا تھا اس میں یہ لکھا تھا کہ ایک مفلوج کا علاج موسے ڈسبائن سابق انسپکٹر آب حاجی مدنی بقم اسے صوبہ سواسے کرتے تھے اُنھون نے اس مریضہ کا جب ذیل حال لکھا ہے یہ مریضہ صرف اپنی تہیلیون ہی سے ہین سن سکتی تھی بلکہ ہننے دیکھا کہ وہ اپنی انگلیوں کو اس منہ پر دوڑا کر جو اسے پڑم لینا منظور ہوتا تھا بلا کوئی

پڑھ لیتی تھی۔ بعض اوقات ہم نے اسے لفظ بلفظ اس طرح نقل کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ اسکی آنکھیں بند تھیں اور وہ اپنی بائیں کستی سے پڑھتی جاتی تھی اور دایئہ ہاتھ کی لکھتی تھی۔ اس حالت میں ایک موٹی وصلی اس طرح پر رکھی تھی کہ اسکی آنکھ پر ضوئیں پہنچنے پاتی تھی اور یہی حرکت وہ اپنے تلوؤن اور پیٹ سے اور نیز دیگر اعضائے جسم سے کر سکتی تھی ڈاکٹر کلا ر ک صاحب مکر یہ بیان کرتے ہیں کہ اس قسم کے ایسے ہی عجیب و غریب اور بھی خیالات ہیں جنکا مختلف نامور المانے مشاہدہ کیا ہے۔ آزادانہ مذکورہ بالا یعنی وصلی کا آنکھوں کے سامنے رکھنا ایک ایسی آزمائش ہے جو ڈاکٹر کارنٹر صاحب نے یہ بیان کیا کہ قابل اطمینان ہو کیواسطے کہ اشخاص معمول قوت مقناطیسی آئینہ کو بھی نہیں دیکھ سکے۔ لیکن ظاہر ہے کہ ڈاکٹر مذکور نے کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو کامل طور سے معمول قوت مقناطیسی اس طرح پر ہو جس طرح اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

اب ہم ان امور کی شہادت کا ذکر کریں گے جنکو زمانہ جدید کا عمل حاضر ات کہتے ہیں

شہادت وجود اشکال ہوائی

اب میں ایسے چند امثلہ بیان کرنا چاہتا ہوں جن میں اشکال ہوائی کے دکھائی دینے کی ویسی ہی عمدہ اور محدود شہادتیں ہیں جنہے کسی امر واقعی کا وجود ممکن معلوم ہوتا ہے اور اس غرض سے میں چند وہ عجیب امور بیان کروں گا جنکو جناب رابرٹ ڈیل آوین صاحب سابق ممبر کانگریس و سفیر امریکہ بمقام فیڈرل نے جمع کیا اور انکے بارے میں تحقیقات کی اوین صاحب مصنف مختلف اقسام کی کتابوں کے ہیں مثلاً انھوں نے اکثر مختلف اقسام کے مضامین و بارہ اطلاق و حکمت و بردہ و آزادی وغیرہ پر تحریر کیے ہیں میری نسبت میں وہ تمام عمر اسی کے بڑے حکیم رہے اور کبھی انھوں نے اپنی خیالات میں اختلاف بیان نہیں کیا

انکی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تعلیم یافتہ اور منطقی شخص تھے اور شہادت کے قبول کرنے میں بڑی ہوشیاری کرتے تھے۔

۱۹۵۷ء میں درحالیکہ وہ منجانب سرکار نیلپن میں رہتے تھے انکی توجہ اور فوق العادہ کی جانب اسی حادثہ کے مشاہدہ کرنے سے ہوئی جو مشروم صاحب کو رو برو گذرا تھا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مع اپنے تین چار دوستوں کے جو مثل میرے شایق تھے ایک ایسے کمرے میں بیٹھا تھا کہ جمین روشنی افراط سے ہو رہی تھی کہ دفعتاً ایک سیز اور لمپ ۹۹ پونڈ کے وزن کا ہوا ۱۰-۱۱ اینچ زمین سے بلند ہوا اور اتنے عرصہ تک معلق رہا کہ اپنے دسین جم لوگ ایک سے چھ یا سات تک شمار کر سکتے تھے۔ کل حاضرین موقع کے ہاتھ نیرنگ ہو کر دوسرے موقع پر صاحب موصوف یہ بیان کرتے ہیں کہ کونٹ ڈی آسٹش شانزادہ فرانس ساکن پیرس کے نسبت خانہ میں میں نے یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء دن کو بوقت دوپہر کھانے کے بعد دیکھا کہ ایک کھانے کی میز جیکے گرو سات آدمی بیٹھے تھے اور جیسپر سٹو اور شراب رکھی تھی زمین سے فوراً بلند ہوئی اور پھر اپنے مقام پر آگئی سب مہمان آسکے گرد کھڑے تھے اور کسی کا آئین ہاتھ نہیں اگا تھا سب ڈائس امر کا مشاہدہ کیا بعد ازاں ایسے امور فوق العادہ کی نسبت صاحب مذکور نے شہادت جمع کرنا شروع کی جنکا وقوع از خود ہوا اور اسکو اپنی کتاب موسومہ پمٹ فائز آن وی آف انڈر ولڈ میں بیان کیا ہے اور میری دانست میں واقعات عجیبہ ایسی ترتیب اور تصدیق کو ساتھ مرتب کی ہیں کہ اس قسم کی کوئی کتاب ابھی تک نہیں طبع ہوئی۔

میری دانست میں یہ کتاب نہایت اصول منظرہ اور تحقیق کے ساتھ تحریر ہوئی ہے اور اگر اسکا نام تقریباً شہادت امور فوق العادہ ہوتا تو یقیناً لوگ زیادہ پسند کرتے۔ غام خیاالات، لوگوں کے یہ ہیں کہ شعبہ دن کے علاوہ جب قدر خیالی تصاویر ہیں وہ صرف وہم ہی پر مبنی ہیں کہ اسطرح کہ لوگوں کا یہ بیان ہے کہ کبھی دو آدمی ایک میز پر

حبیط پر مسٹر اوین نے بیان کیا ہوا اور جو قلب بند کر کے کپتان اسکاٹ صاحب کو بھیجا گیا تھا صورت مذکور میں شکل ہوائی کا دو آدمیوں کا دیکھنا جنہیں سے ایک اس شکل سے واقف نہ تھا بالکل ثابت ہوا اور میں ان لوگوں کے بیانات پر ہرگز اعتبار نہ کر دنگا جو ایسی شہادت کو غیر معتبر تصور کرتے ہیں اور کوئی اسقول وجہ واقعہ مذکور کی تائید کر رہے ہیں اب میں غلامہ مسٹر اوین صاحب کے چند تذکرہ دن کا بیان کر دنگا جس سے یہ معلوم ہوا کہ اسکی تصدیق اور آزمائش بڑی ہوشیاری سے کی گئی۔

پہلا امر عجیب وہ ہے جسکا صاحب موصوف نے چودہ نومبر نام رکھا ہے ۱۵۱۴۔
نومبر ۱۵۱۴ کی شب کو کپتان جی ہونٹ کرافٹ کی زوجہ ساکن کیسبرج اپنے شوہر کو جو ہسپتال میں تھا خواب میں دیکھ کر فوراً جاگا، اسکی اور نگاہ اٹھا کر دیکھا تو اسکو معلوم ہوا کہ اسکو شوہر کی تصویر اسکے پلنگ کے پاس وردی پہنے دولون ہاتھ سینے پر رکھے بال سر کے پریشان چہرہ زرد کٹھری ہوئی ہے اور خیال کیا کہ وہ میری جانب دیکھ رہا ہے اسکے چہرے سے ایک پریشانی ظاہر تھی اور ایک خاص طرز کا شکن جو ہمیشہ غصے کے وقت اسکے چہرے پر ہوتا یا کرتا تھا موجود تھا۔ اور اسنے اسکی پوشاک کی ہر ایک چیز ایسی صاف صاف دیکھی کہ جیسا وہ ہمیشہ بحالت موجودگی دیکھا کرتی تھی۔ وہ آسکے اسطرح چٹکی ہوئی تھی کہ جیسے وردی کے آدھی خمیدہ ہو جاتا ہے اور وہ ہر شکل و صورت کو پیش کرتی تھی گراپنے میں طاقت گویائی نہ پاتی تھی اس عورت کی دانست میں یہ شکل ایک سنٹ تک رہی اور پھر نظروں سے غایت ہو گئی۔ زن مذکور کورات بھر بنید نہ آئی۔ صبح کو یہ تمام قصہ اسنے اپنی ماں سے بیان کیا اور کہا کہ کپتان ویٹ صاحب یا تو مارچ گئے یا زخمی ہوئے۔ ۱۵۔ نومبر کو تار برقی کو معلوم ہوا کہ کپتان مذکور لکھنؤ میں مارے گئے زن مذکور کو کپتان مقتول کے قمار مسٹر وگنسن کو اطلاع دی کہ مجھ کو یہ خبر پہلے سے معلوم تھی لیکن میری دانست میں جس تاریخ کو انھوں نے انتقال کیا اس تاریخ میں

کوئی غلطی واقع ہوئی چنانچہ ولکنس صاحب نے پھر ہی جنگ سے ایک ساریٹ
مضمون مندرجہ ذیل حاصل کیا۔

نمبر ۹۵۰۷ سرشتہ افواج جنگی مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۵۷ء
اس امر کی اطلاع دی جاتی ہے کہ کانڈ سرشتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پستان جنگی اور
متعلقہ ڈریگن گارڈ نمبر ۱۰ ایک لڑائی میں ۱۵ نومبر ۱۹۵۷ء کو مارے گئے۔

دستخطی پاس

اب ایک عجیب حادثہ واقع ہوا۔ مشر ولکنس اپنے دوست سے لندن میں ملاقات
کرنے گئے تھے اور اسکے اس دوست کی زوجہ ہمیشہ اشکال ہوائی کو اپنے شوہر کے
ذریعہ سے دیکھا کرتی تھی۔ ولکنس مذکور کے پستان کی زوجہ کا سالہا حال بیان کیا اور
اس شکل ہوائی کی ہیئت بیان کی۔ اس وقت اس دوست کی میم نے بیان کیا کہ یہ شکل اسی شخص
جیسے پستان کی تھی جسکو میں نے اسدن شام کو دیکھا جیدن ہندوستان کا ذکر ہو رہا تھا
ولکنس صاحب کے سوالات کے جواب میں اس نے بیان کیا کہ محکوم میرے شوہر کے ذریعہ
اس شکل ہوائی ذریعہ اطلاع دیدی تھی۔ کہ آج سے پہلے کوئی سیٹنے پر ایک زخم لگا اور میں
ہندوستان میں مارا گیا اس وقت رات کو ۹ بجے تھے۔ لیکن تاریخ یا دہین جب زیادہ
استفسار کیا گیا تو اس نے بیان کیا کہ مجھے یاد ہے کہ ایک سوداگر نے اس شام کو اگر اپنے
توڑنے کا مجھے تقاضا کیا تھا اور میں نے روپیہ دیدیا تھا۔ جب وہ رسید ولکنس صاحب
کو بھیجی تو اس پر ۱۱ نومبر لکھی ہوئی تھی۔ ۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء کو پستان ویٹ کرافٹ کی زوجہ
کے پاس کسی پستان کے پاس سے ۱۹ نومبر ۱۹۵۷ء کا لکھا ہوا ایک خط ولکنس سے آیا
آمین لکھا تھا کہ میں پستان ویٹ کرافٹ کے برابر لڑ رہا تھا جب وقت وہ مارچ گئے اور
کرنیل صاحب کی رپورٹ میں ۱۵ تاریخ غلط لکھی ہے وہ ہم تاریخ کو سہ پہر
وقت مارے گئے تھے اسکے سینے میں ایک فکٹائل کے گولے کا لگ گیا تھا وہ ولکنس

دفن کیے گئے اور انکی قبر پر ایک چوبی نشان لگا ہوا ہے اور اسمین انکے نام کے استرانی۔
 حروف اور تاریخ وفات ۱۴۔ نومبر لکھی ہے سررشتہ چکی مین اس غلطی کی صحت کر دی گئی
 مسٹر وکنس نے ماہ اپریل ۱۹۵۷ء مین ایک دوسری نقل سارٹیفیکٹ کی منگوالی اسمین
 وہی عبارت تحریر تھی جو اوپر بیان ہو چکی ہے۔ لیکن ۵ تاریخ کی عوض مین ۱۴ تاریخ
 تحریر ہے۔ مسٹر اوین صاحب نے یہ امور اصل فریق سے دریافت کیے کیتان وٹیکر
 کی بیوہ نے اپنی قلمی تحریرات مین تصحیح کر کے مسٹر اوین کو دوسرے کیتان کے ایک خطی
 نقل دکھلائی مسٹر وکنس نے بھی ایسا ہی کیا اور اس سیم نے جو ہیشہ اشکال ہوئی وہ
 کرتی تھی ان امور کا تذکرہ کیا جو اسے بخیر خود دیکھے تھے۔ یہی حالات آسنے قبل تحقیقات
 مسٹر اوین کے مسٹر بارٹ سے بیان کیے گئے چنانچہ ان امور کی تصدیق مسٹر بارٹ نے
 اپنی تاریخ امور فوقی الحاد مین کی ہے جلد دوم صفحہ ۲۲۵ دیکھنا چاہیے۔

مسٹر اوین نے یہ بھی بیان کیا کہ میرے پاس سررشتہ جنگ کے دونوں سارٹیفیکٹ موجود
 ہیں یعنی ایک سارٹیفیکٹ جو غلط تھا اور دوسرا سارٹیفیکٹ جیمین تیلر کی صحت ہو گئی تھی۔
 پس حالت مذکور مین ایک ہی شب کو ایک ہی شکل ہوئی اور ایسی عورتوں کو معلوم
 ہوئی جو ایک دوسرے سے واقف تھیں اور انکی تصدیق دربارہ وقت و طرز موت
 تیسرے شخص سے ہوئی یہ سب امور مین و عن ویسے ہی معلوم ہوئے تھے جو ہزار ہا میل پر
 واقع ہوئے میری دانست مین ایسے امور مصدقہ کی نسبت اعتراض نہیں کیا جاسکتا
 اور اسکو تو ارد خیالات بیان کرنا صریح تعصب خیالات پر منحصر ہوگا۔

دوسرے اسی قسم کے امور عجیبہ دربارہ سایہ اجڑے کے ہیں اور انکو۔ کنٹ میزکا
 مکان کہتے ہیں۔ صفحہ ۴۰۴۔

ماہ اکتوبر ۱۹۵۷ء مین اور اسکے بعد کئی مہینے تک ایک چکی افسر اعلیٰ کی زوجہ
 رام ہرست میزکوس متعلیٰ ضلع کنٹ مین رہا کرتی تھی جیسے آسنے زمانہ رہنما شروع کیا

اُس کا ہر ایک ملازم ہر شب کو کھٹ کھٹانے اور پیردن کی آواز نہا سکے باتون کی آواز سے
 جسکی وجہ معلوم نہیں ہوتی تھی ڈرا کر تا تھا۔ زن مذکور کا برابر ایک فوجوان افسر جنگی تھا
 اور وہ مشب کو یہ آوازیں سنا کرتا تھا اسنے اسکی وجہ دریافت کرنے میں محدود وجہ کی کوشش
 کی لیکن کوئی پتہ نہ لگا ملا زمین انتہا کسے حالت ہو گئے تھے۔ وہ اکتوبر کے دوسرے ہفتہ میں
 ایک مس جو اپنی کم سنی سے اشکال چلنی کے دیکھنے کی عامر تھی زن مذکور کی ملاقات کر نیکی
 آئی یہ عورت مس مذکور کو ریل گھر پر بطور استقبال لینے گئی تھی جب مس مذکور مکان پر پہنچی
 تو اسنے دروازہ پر دو شکلیں معمر آدمیوں کی اگلی وضع کے لباس میں دیکھیں اس لڑکی نے
 اس دوسری عورت سے اسوقت اس خیال سے کچھ نہ کہا کہ وہ حالت ہو جائیگی بعد از ان
 دس روز تک وہ لڑکی انھیں تصاویر کو اس مکان کے مختلف حصوں میں دن کو دکھائی
 ان اشکال کے گرد ایک خاص رنگ کا غبار معلوم ہوتا تھا جب تیسری مرتبہ ان سے
 ملاقات ہوئی تو ان اشکال نے اس لڑکی سے یہ بیان کیا کہ سابق میں یہ چار امکان تھا اور
 ہمارا نام چلڈرن ہے۔ وہ اشکال نہایت رنجیدہ اور پشیمانہ معلوم ہوتی تھیں انھوں نے
 یہ بھی کہا کہ ہم اپنی جائداد کو جان کی برابر رکھتے تھے۔ لیکن سکور رنج یہ ہے کہ وہ ہمارے
 خاندان سے کلنگر دوسروں کے پاس چلی گئی۔ جب اس افسر کی روجہ نے اس سے
 دریافت کیا کہ کیا تم کوئی چیز اس مکان میں سنی یا دیکھی تو اسنے کل حال مذکور بیان
 کر دیا اس عورت نے خود ہی نقل و شور بار بار سنا تھا لیکن کچھ دکھائی نہیں دیا تھا اور
 ایک مہینہ کے بعد وہ اس شکل ہوائی کے دیکھنے سے نا امید ہو گئی۔ ایک دن جب وہ
 کھانا کھاتے کیواسطے ایک روشن کمرے میں جہان آتشیخانہ تھا کپڑے بدل چکی تھی
 اور اپنے بھائی کے مکر آواز دینے سے جو اسکا انتظار کر رہا تھا نیچے مہلت جاتی تھی کہ
 اسنے دروازہ پر دو شکلیں اس لباس میں دیکھیں جنکا اس لڑکی نے ذکر کیا تھا
 لیکن اس عورت کے سر پر ایک غبار معلوم ہوتا تھا اور روشن صورت میں الفاظ

کویم چلڈرن۔ اور بعض دیگر الفاظ کا مطلب یہ تھا کہ ہم زمین پر مقید ہیں کسے ہوئے تھے اُس وقت
 اس عورت کے بھائی نے باور انداز کیا کہ کھانا تیار ہے وہ عورت آنکھیں بند کر کے اُن اشکال
 ہوائی کے درمیان ہے ہو کر نکل گئی۔ اُن عورات نے یہ تحقیقات کی کہ سابق میں اُس مکان میں
 کوئی رہتا تھا چار مہینے کے بعد آپس میں فیض سے یہ معلوم ہوا کہ اُس سے ایک مرد ضعیف نے یہ بیان
 کیا کہ وہ مرد ضعیف اپنے لڑکپن میں خاندان چلڈرن میں جو رام ہرست میں رہتا تھا دوڑوں
 میں نوکر تھا یہ کل کیفیت مشراوین نے ماہ و سہ ماہ نام میں جو دونوں عورتوں سے دریافت
 کی منجملہ اُن کے لئے کہ اسے اکثر گفتگو اشکال ہوائی کی رہی۔ جب مشراوین نے بالتفصیل پوچھا
 کہ تھے کوئی گفتگو اشکال ہوائی سے ہوئی تو اسے جواب دیا کہ منجملہ اشکال ہوائی کے جو شیور
 تھا اسے اپنا نام رچرڈ بتایا تھا اور وہ سترہ ماہ میں مرا تھا اس وقت مشراوین نے
 اُن امور کی تصدیق تحقیقات کرنی چاہی چنانچہ قبرستان میں ایک تحقیقات طویل اور
 بوڑھے بوڑھے پادریوں سے پوچھنے کے بعد اُسکو یہ معلوم ہوا کہ ولایت کے عجائب خانہ کے
 کاغذات ہیڈ سے حال معلوم ہوگا ان کاغذات سے یہ معلوم ہوا کہ رچرڈ چلڈرن رام ہرست
 میں رہتا تھا۔ اور اُنکی زوجہ سابق میں ایک قصبہ ٹن برج کے مکان موسومہ چلڈرن
 میں رہتی تھی۔ بعد اسکے اُنکو صحت تاراج کی نسبت بھی کشیدش ہوئی۔ کئی مہینے کے بعد
 ایک تاریخ کینٹ مولفہ ہیڈ جو سترہ ماہ میں چھپی تھی اس سے یہ معلوم ہوا کہ مکان
 رام ہرست رچرڈ چلڈرن نے خرید لیا تھا اور وہاں اپنی بود و باش اختیار کی تھی
 بعد ۱۸ سال وہ فوت ہوا۔ کاغذات ہیڈ میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اسکا پسرام ہرست
 میں نہیں رہتا تھا اور رچرڈ کے مرنے کے بعد اسکے اہل و عیال مکان فاکس ہال میں
 قریب ٹن برج کے رہتی تھی سترہ ماہ سے مکان مذکور میں غلہ وغیرہ اسوجہ سے رکھا
 جاتا تھا کہ خاندان چلڈرن نے اُس مکان کو فروخت کر ڈالا تھا۔
 نو فرضا اگر ہم ایسے امور عجیبہ کو کسی قسم کا درجہ و تصور خیال کریں تو اسکی کیا وجہ ہوگی

انخاص نے مشاہدہ کیا اور بالاتفاق دیکھا۔ کہ سارے گھر گھرنے آدمیوں کے ٹپٹنے اور بونے کی آوازیں سنیں وہ عورتوں نے ایک ہی تصویریں ایسے مختلف اوقات اور حالات میں کھینیں کہ اسکو وہم نہیں کہہ سکتے اُن اشکال نے ایک عورت کو اپنا نام زبانی بتایا اور دوسری عورت کو بوسیلہ اپنے نام سے آگاہ کیا اور اپنی تاریخ موت کی اطلاع دی۔ اور ایک تہی شخص نے اُن امور کی تحقیقات کر کے انکی تصدیق کی کہ جو شخص خاندان چلڈرن کا اُس مکان میں رہتا تھا اور مر اسکا نام ریچرڈ تھا اور وہ ۳۳ سالہ تھا اپنی بیوی جو سال اشکال جوانی نے بتایا تھا اسی میں مرا۔

اس کیفیت کے بارے میں خود ادین صاحب کا بیان اور تحقیقات پڑھنا چاہیے۔ اس غیر ممکن علامہ سے ظاہر ہے کہ وہ وقتیں نہیں مل سکتیں جو اکثر قصص بھوت پرستوں متعلق ہوتی ہیں۔

مشر ادین صاحب کی کتاب کے صفحہ ۱۹۵ میں ایک نہایت دلچسپ کیفیت اُن مخوف امور کی درج ہے جو مشر لبل کے گرجا گھر میں صوبہ سان آفریریہ ملک فرانس میں موسم سرما ۱۹۵۷ء و ۱۹۵۸ء میں واقع ہوئی تھی اُن امور کی وجہ سے ایک بڑا مقدمہ پیش ہوا تھا اور اُسکی تحقیقات متعدد گواہان کے ذریعہ سے ہوئی تھی۔

مارکونیس ڈی مروں نے مثل مقدمہ سے کل شہادتیں مع شہادت زبانی مجمع کی تھیں چنانچہ اُن سرکاری کاغذات کے ذریعہ سے مشر ادین صاحب واقعات کی تصدیق بیان کرتے ہیں اُن مخوف امور کی ابتدا اُس زمانہ سے ہوئی جیسے دوسرے جنگی عمر ۱۲ اور ۱۳ برس کی تھی سو یہ مثل پادری سڈیول کے تعلیم کو واسطے آئی تھی اور اڑھائی مہینے تک رہنے جب تک وہ لڑکے اُس مکان سے نہیں چلے گئے اسکا چرچا رہا۔ وہاں اس قسم کی آوازیں آتی تھیں کہ جیسے کوئی ہڈوڑا چوبی تختوں پر ہارنا ہو اور مکان میں ایسا تسک بٹاتا تھا کہ کل سب ہل جایا کرتا تھا اور فرش زمین پر ایسی آواز آتی تھی کہ گویا کوئی تھلہ بیوں سے زمین پر ہار

اور جب کوئی پوچھتا تھا تو انہیں سے باخبران بذریعہ مقدرہ تھا وہ آواز جواب ملتا تھا علاوہ اس
غل و شور کے عجیب قسم کی قوت کا اظہار بھی ہوتا تھا مثلاً انہیں اور تپائیہاں خود بخود حرکت
کرتی تھیں اور دست پناہ کمر اڑا کر وسط کمر چین کرتے تھے دروازے خود بخود کھل
جایا کرتے تھے کہ گویا کسی نے اٹھا کر کھدیا اور تنہا آ دیدن کو معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی انکے
بدنوں سے کپڑے کھینچتا تھا جب سڈیل کا کوئی تھقیات کرنے آیا تو جس منبر پر کہ وہ اور
دوسرا شخص بیٹھا ہوا تھا اپنی جگہ سے ہٹ گئے اگرچہ انہوں نے زور بھی کیا مگر کچھ نہوا۔ اُس وقت
لڑکے کمرے میں کھڑے ہوئے تھے اسی قسم کے اور امور عجیبہ کا کمرہ وسر کر انہما میں متجاہز
مغز نے مشاہدہ کیا جنہیں سے ہر ایک شخص اس خیال سے جاتا تھا کہ شعبہ کو دریافت کر لیں
لیکن تحقیقات کے بعد انکو معلوم ہوتا تھا کہ وہ امور کسی شخص موجودہ سے نہیں صادر
ہوتے مگر کوئیس ڈوی مردل بھی بچلہ گواہان کے تھے۔

اگرچہ مقدمہ اسوجہ سے واپس ہے کہ اسکے بارے میں شہادت عدالت میں پیش ہوئی
تھی اور ثانیاً اسوجہ سے بھی کہ یہ امور بالکل ان امور کے مشابہ تھے جو قبل تقدیر دونوں کے
امریکہ میں واقع ہوئی تھیں لیکن یورپ میں کسی کو نہیں معلوم تھا یہ امور شاید مشابہ ان امور
کے بھی تھے جو پاورٹی وزلی کے خاندان میں گرچہ پور تو میں واقع ہوئے تھے۔ اسکے بھی
نہایت عمدہ طور سے تصدیق ہو گئی تھی۔ پس اب یہ دیکھنا چاہیے کہ جب تین مختلف ملکوں
میں ایک ہی قسم کے امور عجیبہ کا مشاہدہ ہوا اور محکمہ تحقیقات ہوا اور یہ نہ
دریافت ہو کہ وہ شعبہ سے تھے اور جو سیکڑوں اشخاص وہاں گئے ہوں وہ انکی صحت
کے متفقہ بر جاوین اور اکثر امور تفصیل میں ایک دوسرے سے مشابہ ہوں تو اس سے یہ
جاننا چاہیے کہ انکی ابتدا باعتبار خلقت ایک ہی ہو۔ ایسے حالات میں انکی تصریح ان لوگوں
کے شعبہ کہنے سے نہیں ہو سکتی جنہوں نے ان امور کا مشاہدہ نہیں کیا اور حالیکہ گواہان
چشم دیدہ کوئی قریب نہ دریافت کر سکیں۔

وہ اشلہ حکامین نے حوالہ دیا ہے آئیے سٹراویں صاحب کی دل چسپی کا حال اچھی طرح سے خیال نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن آئیے یہ حال التبتہ اچھی طرح سے معلوم ہو جائیگا کہ انھوں نے ایسے امور میں کسی قسم کی شہادت پیش کی جو اور یقیناً شائقین کتاب ہذا اس کتاب کو پڑھیں گے۔ اور اگر حضرات شائقین اس کتاب کو پڑھیں گے تو انکو معلوم ہوگا کہ اسی قسم کے امور عجیبہ جنکی وجہ سے ہمارے آبا و اجداد پورے ملک کے گرجا اور ٹامسن صاحب کے مکان اور مقام ٹڈورٹھوین دریافت کر کے ہمارے زمانہ میں ہی واقع ہوتے ہیں اور انکی نسبت بڑی تحقیقات کی گئی لیکن کوئی شعبہ یا فریب نہ معلوم ہوا اور غالباً وہ لوگ یہ نتیجہ نکالیں گے کہ ایسی بالکل یہ نہیں ثابت کیا گیا ہے کہ اگرچہ گیس کی روشنی تمام دنیا میں ہونے لگی ہے تاہم عبوت پریت ہر مقام سے جلا وطن نہیں کیے گئے یعنی اسکا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ معلوم بڑی ترقی ہوئی ہے تاہم عبوت پریت کے وجود کا مددوم ہونا ہمیں ثابت ہوا۔

حاشیہ ششم زمانہ جدید کے عمل حضرات یعنی اسپر سچو یلوم اور اس بار میں علماء کی شہادت

اب ہم اس باب میں سماط کرنیکے جسکو ماڈرن اسپر سچو یلوم کہتے ہیں لےئے وہ حوادث جو خاص قومی کے حامل عملیات کے رویہ و اور انھیں کے ذریعہ سے ظور پذیر ہوں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف مذاہب اور مذاق اور مختلف تعلیم کے اشخاص کی شہادت انھیں امور کے بارے میں اس کثرت سے ہے کہ اگر خلاصجات درج کیے جاویں تو کامل طور سے سمجھ میں نہ آئیگا پہلے میں علامہ ڈی مارگن اور علامہ بلیر اور سچ اؤنس کی شہادت پیش کروں گا یہ مضمون اشخاص اپنے اپنے سرشتہ میں زمرہ شاہیر سے ہیں۔

اکسٹس ڈی مارگن نے کیمرج میں تعلیم پائی تھی اور یہاں پر درجہ ریگنڈر درجہ چہارم کا خطاب ملا تھا یہ صاحب علامہ علم یا مضمی بہت عرصہ تک رہی اور ابجد لندن کی یونیورسٹی کا

کے ذہن تھے بعد اسکے انھوں نے قانون کا مطالعہ شروع کیا اور بہت سی کتب علم ریاضی اور منطق اور علم اسرار الرجال وغیرہ میں تحریریں کیں صاحب مذکور شاہی عجائب ریاضی کے اشعار برس تک سکڑ کر رہے اور انکی رائے یہ تھی کہ چھوٹے چھوٹے کے چاندی کے گڑھے جاوین بھلائے نام میں ایک کتاب موسومہ بہ اجسام منتقل الی الروح و نتیجہ تجربہ وہ سال دربارہ روحانیات ایک شخص موسومہ بہ (ج) نے طبع کی اور اسکا دیباچہ کسی شخص موسومہ بہ (اب) نے لکھا تھا ہر ایک شخص کو معلوم ہے کہ (اب) سے مطلب علامہ ڈی مارگن ہے اور (ج) داسے میم صاحبہ مفہوم ہیں وہ لوگ جو علامہ مذکور کے طرز تحریر سے واقف ہیں انکی شہادت خیال مذکور کی تائید میں دیباچہ ہی میں موجود ہے۔ اکثر علامہ مذکور سے تصانیف مذکور منسوب کی گئی ہیں اور اس سے انھوں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ اور اخبار اقصیٰ مطبوعہ ۱۲۷۵ء نمبر ۴۷ مفہوم دربارہ تخمینہ خیالات لا محالہ میں انھوں نے تصنیف مذکور کا اس طرح پر ذکر کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکو مصنف ہر سے انکار ہے اور اسکے خیالات ابھی تک وہی تھے جو کتاب میں ظاہر کیے گئے تھے۔ اس دیباچہ سے جو کہ اگر فقرات اور جو آمین طرز تحریر کی وجہ سے پڑھنے کو لایق ہو چند غلام سے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

در بارہ چند واقعات مندرجہ کتاب میں خود اپنے حواس کی شہادت کے ذریعہ سے مطمئن ہو گیا ہوں اور بعض کی نسبت میرے پاس ویسی ہی شہادت ہے جیسی ممکن ہو سکتی ہے۔ مجبوریات کا حل ہو کہ میں نے اشکال ہوائی اسطور پر دیکھیں اور سنیں کہ انکے وجود پر نہ اعتبار کرنا غیر ممکن ہے اور جگے وجود کی نسبت عقل آدمی خوب یا تو اور خیالات یا غلطی کا خیال نہیں کر سکتا اس قدر مجبوریات کے وجود کے بارے میں یقین کامل ہے۔ صفحہ اول ملاحظہ ہو۔

عامل اسی راہ پر ہیں جسکی وجہ سے علوم طبیعیات میں ترقی ہوئی اور اسکے فوائد

وہ لوگ ہیں جو قائم مقام اُن لوگوں کے ہیں جو مین ہوئے۔

میں بیان کر چکا ہوں کہ عامل صحیح راہ راست پر ہیں انکی طبیعت اور طریقہ اس بڑے زمانہ کا ہے جب وہ راستے جنگل میں بنائے گئے تھے جبہ فی زمانہ روزمرہ لوگ چلتے ہیں۔ اب ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ طبیعت کیسی تھی جواب اُسکا یہ ہے کہ ہر ایک شخص تحقیقات کرنے پر موجود تھا اور یہ نہیں خیال کرتا تھا کہ ہماری تحقیقات ایسی تھو کہ اُسکا نتیجہ اُن امور کو لا لاکھ محض کروے۔ لیکن وہ لوگ جو واقعات کی صحت سے واقف ہیں اور جنگلوں واقعات کی اصلیت نہیں معلوم انکو خیال کرنے سے معلوم ہوگا کہ عمدہ ترین طریقہ تحقیقات جو عمدہ نتیجہ پر منجر ہوگا وہ یہ ہے کہ وہ واقعات اصل میں ارواح کے ذریعہ سے ہوتے ہیں میرا یہ مطلب ہے کہ کوئی مخلوق ذی فہم جو گوشت و خون مثل انسان کے نہیں رکھتا ان واقعات کا باعث صریحی ہوتا ہے۔

اس قیاس کو جو دربارہ وساطت روحانیات ہر عقل سے خیال کرنا چاہیے اور یہ دیکھنا چاہیے کہ اسکی جانب لوگوں کو رجحان ہے یا نہیں فرض کرو کہ ایک شخص علم الہیات اور علوم طبیعیات سے واقف بہت ہے اس سے دو باتیں ایک سچ اور ایک جھوٹ اس شرط پر کہی جاویں کہ اگر وہ جھوٹ بات پسند کریگا تو اسکی جان جاتی رہیگی۔ اول بات یہ ہے کہ کائنات میں ذی عقل اشکال ہوئی ہیں اور انسان سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اجر اسے ثوابت کمکشان ہمیشہ ہماری زمین کو کھینچا کرتے ہیں۔ سیری و انسٹ میں اکثر وہ لوگ جنکی جنبہ داری امور نہ اتمام دنیا کی جنبہ داری سے اتفاق کرتی ہے انکو ایہ بیان کرنے میں کہ کونسی بات منتخب کرنا چاہیے در صورت مذکورہ بالا بڑی وقت پڑیگی۔

سیری طبیعت یہ گواہی دیتی ہے کہ کوئی ایسی غیر محسوس ذی فہم مخلوق ہے یا اور کوئی چیز جسکو انسان نہیں خیال کر سکتا ایسی ہے کہ اسپر انسان کو اختیار نہیں۔

بعض حکماء الہیات نے صرف اپنی ہی نیالات کی وجہ سے آئندہ کا یہ حال بیان کیا ہے۔

کامل ضروریات بلا تکلیف کے مہیا ہو جائیگی اور کل شکوک بلا خیال کیے ہوئے رفع ہو جایا کریں گے میری دانست میں یہ حالت آئندہ کی نہیں ہے۔ یہ صرف شکل معلوم ہو جانے انسان کی ہے اشکال ہوائی اُن امور سے زیادہ جانتے ہیں اور اُن کے خیالات عام اُس سے کہ وہ اشکال ہوائی غریب انسان ہوں مگر نہایت عجیب و غریب معلوم ہوتے ہیں باوجود اختلافات اور قہرات کے جو بعض امور مذکور سے ظاہر ہوئے ہیں تاہم ایک خاص قسم کا توار و بیانات میں پایا جاتا ہے اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ فوری لوگوں نے پہلے سے تجویز کیا کر کے وہ بیان کیے تو یہ بڑے عجب کی بات ہے ایسے کہ اُن لوگوں نے آپس میں پہلے ہی سے اتفاق گویا اُن امور کے باب میں کیا باوجودیکہ اس طرح کے چارل ایک خاص مقام پر نہیں ہیں بلکہ تمام دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن زیادہ تر عجب کی بات یہ ہے کہ اُن کل فریبوں نے بالافتاق آئندہ کے خیالات مروجہ میں اس غرض سے اختلاف کیا تاکہ لوگ اُن کے بیانات کو صحیح تصور کریں۔

دہلی برس کا عرصہ گذرا کہ امریکا کی رہنے والی مشہور عالمہ میم ہیڈن میرے مکان میں نہما آئی اور اسے آتے ہی فوراً عمل حاضرات شروع کیا آٹھ یا نو آدمی مختلف العمر اور مختلف القاعدہ دربارہ قریب ہونے ایسے امور کے موجود تھے۔ فوراً حسب معمول لکھٹ لکھٹ ایک آواز شروع ہوئی۔ میرے کان میں وہ آہستہ آواز مثل گھنٹہ کی آواز کے آتی تھی میں نے اُس آواز کا مقابلہ اُس آواز سے کیا جو تھوڑے فاصلہ پر سوئی کے پتھر پر گر جانے سے اور فوراً کسی طرح اُس آواز کے ترک جانے سے پیدا ہوتی ہے نیز کے کیسے قدر ندا صلی میم ہیڈن بیٹھی ہوئی یقین اُن کے پیروں کی جانب لوگوں کی نگاہ تھی انہوں نے جب مجھے کہا کہ روح سے سوال کرو تو میں نے کہا کہ مجھ کو دلیمن سوال کرنے دو دینے میں نہ بولوں اور نہ لکھوں اور نہ کسی خاص حرف کی جانب اشارہ کروں اور میم ہیڈن کو اختیار ہے کہ جواب ملنے کے وقت وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر کپڑے رہیں چنانچہ اُن دونوں دونوں

کی اجازت بذریعہ دو آوازوں کے آئی مین نے اس روح سے سوال کیا اور جواب دل ہی مین مین نے ایک فطر مین مانگا بعد اسکے مین نے چھپے ہوئے حروف لیے اور ایک کتاب انکے سامنے روک لی اور اپنی آنکھیں جھکا کہ حسب معمول ان حروف پر انگلیاں رکھنے لگا جو روح بتاتی جاتی تھی لفظ شطرنج اس آواز کے ذریعہ سے معلوم ہوئی پس مجبوریہ خیال ہوا کہ یا تو کوئی شے ایسی ہے کہ دل کا حال بتا دیتی ہے اور اس شے کو کوئی ایسی بات حاصل ہو جسکے ذریعہ سے وہ ان حروف کو بتا دیتی تھی جو مین اپنے دل مین لیتا تھا اگرچہ ہم مذکور کتاب سے چند فٹ کے فاصلے پر بیٹھتی تھی اور اس سے وہ حروف مخفی تھے اور وہ میرا ہاتھ اور آنکھ بھی نہ دیکھ سکتی تھی اور وہ یہ بھی نہیں معلوم کر سکتی تھی کہ کس تیزی سے وہ حروف کے اوپر نگاہ ڈالتا تھا غرض کہ قبل شام پہنچنے کے میرا عقیدہ یہ پختہ ہو گیا کہ یہ جوابات بذریعہ کسی ایسی شے کے ملتے ہیں جو دلی حال دریافت کر لیتی ہے جب زیادہ شام ہوئی تو دوسرا موکل اس عالم نے بلوایا مین نے اس سے پوچھا کہ آیا تم کو وہ مضمون یاد ہے جو تمہارے مرنے بعد چھپا تھا اور آیا یہ کہ تم اس لفظ کے پانچون حروف بتا سکتے ہو جو تمہاری نسبت لکھے گئے تھے اسے جواب دیا کہ کہ ہاں مین بتا سکتا ہوں حسب مذکورہ بالا مین نے حروف پر انگلیاں رکھنا شروع کیں سابق کی کیفیت سے اب صرف اتنا فرق تھا کہ ایک روشن لمپ میرے اور عالم کے درمیان مین رکھا ہوا تھا مین یہ خیال کرتا تھا کہ حروف اس پر میری انگلی کو وہ آواز بھرنے کی اجازت دیگی لیکن جب میرا پس اس حروف پر سے بلا کسی اجازت ٹھٹھنے کے نکل گیا تو مجھے توقف ہوا اور جب حروف (ن) پر پہنچا تو مین یہ کہنے والا تھا کہ غلط جواب ملا لیکن کسی نے یہ پکار کر کہا کہ تم اصلی حروف کو چھوڑ گئے اور اس پر بھرنے کی واسطے بڑا عرصہ ہوا کہ تم اجازت دیگی مین نے حروف پر پھر انگلی سے اشارہ شروع کیا

پہلے جگوار (جبر) اور جگوار کے (د) پر پڑنے کی اجازت دینی اب جگوار یقیناً کامل ہوا کہ اس روح فر
 غلطی کی لیکن تھوڑی دیر کے بعد میں فرغ ہو گیا تو معلوم ہوا کہ (ج) و (د) میرے ہی نام کے
 ابتدائی حروف ہیں اور شاید اسے وہ سارا فقرہ کہنا شروع کیا تھا جسمین وہ خاص لفظ
 مندرج تھے۔ بعد اسکے میں نے کہا کہ میں سمجھ گیا آگے برعوتو میری انگلی اسوقت صرف
 (ت) پر ہوئی اور بعد اسکے (ر) و (ط) اور باقی حروف پر یعنی وہ حرف جو میری زبان پر نہیں
 چلے تھے اپنے انگریزی ٹیپر مجھے یقیناً کامل ہوا کہ میرے دل کا وہ مال اس روح کو
 معلوم ہو گیا کہ جو حروف پر انگلیاں و دڑا نے کسی طرح کوئی شخص دریافت نہیں
 کر سکتا اگرچہ کوئی شخص ان حروف کو دیکھ بھی لیتا یا انہوں میں نے تحریر کیے ہیں اب
 میری بڑے عجیب و غریب تجربوں کی ہے صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۲ کتاب موسومہ بر اجسام مستقل
 الی الروح میں اسی کتاب سے ایک نذرانہ درج کرتا ہوں۔ ایک عجب ترین طرز میں
 حرکت کرنے کا جو میری نگاہ سے گذر میرے ایک دوست کا مکان میں واقع ہوا تھا اسکے
 ابائی خاندان میں میرے اہل خاندان کے سمندر کے کنارے پر پڑے ہوئے تھے اس دوست
 کے اہل خاندان میں چھ آدمی اسکے گھر کے لوگ تھے اور ایک اسکا داماد تھا میرے ہمراہ ایک
 ایک نوجوان میرے غریب تھا ملازم کوئی نہ تھا۔ ایک شخص جسکو روحانیات میں یا اسکے وجود پر
 مطاق اعتبار نہ تھا کھانا کھاؤ کی نیز سے دو یا تین فٹ کے فاصلے پر ایک کوچ پر بیٹھا تھا۔
 ہم لوگ اس نیز کے گرد بیٹھے تھے تھوڑے عرصہ کے بعد ہکو مذہبیہ کھٹ کھٹ کی آواز کے
 کسی نے یہ حکم دیا کہ ہلوگ اپنے ہاتھ ملائیں اور نیز کے گرد بلا جھوٹے ہوئے کھڑے ہوجاویں
 ہلوگ سب پاؤں گھٹن تک کھڑے رہا وہ ہکو یہ خیال تھا کہ دیکھیے کوئی امر وقوع میں آتا ہے
 یا ہے صرف اس روح نے مذاق کیا جب دو تین اٹھانے بیٹھے کا تذکرہ کیا تو وہ پرانی
 میر جو بے تین چار آدمیوں کے نہ اٹھتی تھی جو دین و حرکت کرنے لگی اور ہم لوگ اپنے ہاتھ ملاؤ
 ہو اسکے گرد اس نیز کے ساتھ اس شخص تک گئے جو ہم لوگوں میں شریک نہ تھا اور اسکو

کوچ پر اس طرح سے دکھائی دیا کہ اسکے منہ سے یہ آواز نکلی کہ بس آگے نہ بڑھو کتاب احجام
نقل الی الروح صفحہ ۶۷-۶۸

جے ڈبلیو آڈنر جسکو عموماً جے آڈنر کہتے ہیں ایک بڑا مشہور شخص ہے وہ نیویارک کی
جماعت مقنین کے دونوں سر مشقون کے اتہام کیواسطے منتخب کیا گیا تھا اور پھر ٹری
عہدہ تک جماعت کا صدر نشین رہا وہ جیل خانوں کا انسپکٹر بھی رہا اور آستے اُن
آسٹریین بھی بڑی ترقی کی تھی جو مذہب عیسائی میں تو بے علاقہ رکھتے ہیں مختلف
ادنیٰ اہم دون پر مقرر ہو کر وہ آخر کار نیویارک کے سوپریم کورٹ کا جج مقرر کیا گیا تھا
یہ عہدہ اُس تک میں سب سے بڑا ہے۔ اور اس عہدہ پر وہ ۶ برس رہا بعد اُسکے
جب لوگ اُسکو اس غرض سے بدنام کرنے لگے کہ وہ عمل حاضران کا قائل ہو گیا تو آسٹ
وہ اپنے عہدہ سے مستفی ہوا اور وکالت کرنے لگا وہ نیویارک کا رکارڈر مقرر ہو کر آسٹ
منتخب کیا گیا تھا لیکن اُس نے انکار کیا اس جج کو اُسکے چند دوستوں نے اوگلا ایک
عال سے ملاقات کرنے کی ترغیب دی تھی اور جب آسٹ عجیب و غریب امور دیکھے تو
اُس بارے میں تحقیقات کرنے اور شجہہ کے دریافت کرنیکی کوشش کی چنانچہ اُسکے
چند تجربے کتاب موسومہ بہ روحانیات میں حسب ذیل درج ہیں -

۲۳- اپریل ۱۸۸۷ء کو میں ایک شخص منجملہ اُن نوابان خاص کے تھا جو ایک میز کے
گرد بیٹھے تھے اُس میز پر ایک لمپ روشن تھا اور وہ سرالمپ آتشیانہ کی کارنس پر
رکھا ہوا تھا اسوقت ہم سب لوگوں کے سامنے فرش سے کم سے کم وہ میز ایک فٹ
بلند ہوئی اور اُسکو اسوقت آسانی کے ساتھ حرکت ہوتی تھی جطرح ہم اپنے ہاتھ میں گیلیاں
حرکت دے سکتے ہیں بعض اشخاص نے اُسکو اپنی قوت سے روکنا چاہا لیکن نہ روک سکے لہذا ہم سب لوگ
میز سے ہٹ گئے اور اُن دونوں لمپ کی روشنی میں جھنے دیکھا کہ وہ مہاگنی کی میز پر اس میں معلق تھی۔
دوسری نشست میں ایک عجیب قسم کا صاحب مذکور کو سامنے مہاجر گذرا وہ خود

اسکو اس طرح بیان کرتے ہیں۔ میں ایک گوشہ میں اس طرح پر کھڑا تھا کہ کوئی شخص میری جیب تک نہیں پہنچ سکتا تھا لیکن مجھ کو معلوم ہوا کہ کسی نو میری جیب میں ہاتھ ڈال دیا اور پھر دیکھا تو معلوم ہوا کہ کسی نے میرے رومال میں چھ گرہیں دیدیں اور میرے ہاتھ میں کھنی چکارا دیکھ کر میری پانوں پر رکھ دیا اور اسکو بجانے لگا اور کوئی شخص میرے بدن کو ہار نہ کر چھو نہ تھا اور میرے نیچے سے کسی کھینچے لیتا تھا اور میرے ایک بازو کو معلوم ہوا کہ کسی نے لوہے کے ہاتھ سے پکڑ لیا مجھ کو صاف صاف اٹکھٹا اور انگلیاں اور تھیلی اور انگوٹھے کی گدی محسوس ہوتی تھی اور مجھ کو اس روز سے اُسے پکڑ لیا تھا کہ میں نے کوشش چھڑانے کے لیے کی لیکن نہ چھڑا سکا دوسرے ہاتھ سے میں نے چاروں طرف ٹٹولا تو معلوم ہوا کہ کوئی جسمانی ہاتھ مجھ کو نہیں پکڑ سکتا ہے اور وہ جسمانی ہاتھ اسوجہ سے نہیں ہو سکتا کہ میں اُسکے قابو میں مثل ایک کھنی کے تھا اور اُس ہاتھ میں اسوقت تک رہا جب تک کہ میں بیدم ہو گیا حالانکہ میں چھڑانے کی بڑی کوشش کرتا تھا۔

مخلوق ذی فہم اور غیب کا حال دریافت کر نیوالے کے بار میں صاحب موصوفیہ فرماتے ہیں کہ جس زمانہ میں میں وسط امریکا میں سفر کو گیا تھا تو میرے اُن دوستوں کو جو نیویارک میں رہتے تھے روزمرہ کامیلا حال معلوم رہتا تھا اور جب میں واپس آیا اور اپنی اپنی تحریروں کو انکی تحریروں سے مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ انکو ٹھیک ٹھیک میرے جواز پر سے اترنے کا دن اور صبح بیا یا صبح رہتا تھا وہ سب معلوم تھا ایک مرتبہ میرے سر میں درد ہوا اسوقت میں دو ہزار میل کے فاصلے پر نیویارک سے تھا دوسری مثال وہ بیان کرتے ہیں کہ میری لڑکی مع بچہ کے نیویارک سے تھے پارٹیکولر ہسپتال کے فاصلے پر رہتی تھی بعض اعزاء کی ملاقات کرنے گئی تھی اسکی غیبت میں ہم بچے کو مجھے ایک موکل کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ وہ بچہ بیمار ہے اور جب میں اپنی دختر کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ وہ بچہ اسوقت بہت بیمار تھا جبوقت مجھ کو اطلاع ہوئی تھی اسکی

مان اور اسکی چچی اسکے پاس مٹی ہوئی تھی اور اسوقت اسکی جان کا خوف تھا۔

امور مذکور سے معلوم ہوا کہ سال بھر تک مین فی ہفتہ دو تین مرتبہ انکا مشاہدہ کرتا رہا مین مجملہ ان اشخاص کے نہ تھا جو اپنی تائید خیال کیواسطے امور کی تحقیقات کرتے پھر تین بلکہ مین ہمیشہ اس عقیدہ کی تکذیب کرنا چاہتا تھا مین نے ان ہوشیار یون کی تفصیل نہیں بیان کی جو فریب سے باز رہنے کیواسطے مین عمل مین لایا صرف اتنا کہ دنیا کافی ہے کہ اس بارے مین مین نے کوئی دقیقہ ہوشیاری کا اٹھا نہیں رکھا وہ امور کوئی اور اور قابل بحث نہ تھے اور نہ انکی تحقیقات ایسی تھی کہ مین اسکا قائل نہوتا اور نہ وہ تحقیقات مشکل تھی۔

ایک خط مندرجہ اخبار نیویارک ہرک مورخہ ۶۔ اگست ۱۹۵۷ء مین صاحب مذکور نے اپنی تحقیقات کا ایک خلاصہ بیان کر کے یون کہا کہ شہر کے اعلان مین مین بذات خود تحقیقات کرنے گیا جب تحقیقات کر چکا تو میرا عقیدہ اور ہو گیا اور مجھے وہاں ہوا کہ اس عقیدے کی تصدیق کا اعلان کروں لہذا مین دنیا بھر کے سامنے اس نتیجے کا اعلان کرتا ہوں اور خلاصہ اسواسطے بیان کرتا ہوں کہ اس سے اور دیکھو وہ حال معلوم ہوگا کہ جس سے فی الواقع وہ لوگ زیادہ خوش ہونگے۔

اب میرا سوال یہ ہے کہ حج آؤ منظر کو امور مذکورہ بالا کی نسبت دھوکا ہونا ممکن نہیں اور نہ وہ مجنون تھے کیواسطے کہ وہ ایک سال کا زمانہ گزرا اپنے اپنی تاریخ زفاف تک نہایت مشہور وکیل رہے۔

رابرٹ ہیراچ ڈمی ہرٹس علامہ کیمیا یونیورسٹی مقام نیپلونیو امریکا کے ایک نہایت مشہور عالم تھے این صاحب نہایت عمدہ باتیں دریافت کی ہیں مثلاً انھوں نے آکسی سہیڑو جن کی کلہنی ایجاد کی یعنی اس فتن کے ذریعہ سے شیشا یا سخت سے سخت چیز ایک لمحہ مین گھل کر مثل رانگہ کے ہو سکتی ہے صاحب مذکور نے تریب اکیسویں

کتب کے دربارہ علوم علاوہ کتب ملکی اور اخلاق کے تصنیف کیں جس میں ۱۸۳۳ء میں انکو
میز کے حرکت کرنیکی طرف ودیگر امور مشکل کی جانب رجحان ہوا اور یہ خیال کر کے کہ فریڈلینڈ
کے وجود ان امور کے باب میں کافی ہونگے انھوں نے وہ کل تیار کی نامشروع کی جس سے
انکو اس بات کے ثبوت کی امید تھی کہ میر پر سوا انسان کے اور کسی کا زور کارگر نہیں ہوتا
لیکن ویسا ہی نتیجہ اس کل سے نہیں نکلا جسکی اسکو امید تھی اور اسکو اور بھی مختلف آزمائشوں
کیں لیکن ہر مرتبہ اسکو یہ ثابت ہوا کہ انسان کا نہیں بلکہ اور کسی قوت کا یہ کام ہے علاوہ
قوی ہونے کے وہ فاعل ذی عقل بھی معلوم ہوا اور اسوجہ سے اسکا عقیدہ یہ مستقل ہو گیا
کہ انسان زمین بلکہ کوئی اور شے اس سے ہمکلام ہوتی ہے اکثر منکرین حوادث
مذکور کا یہ قول ہے کہ علمائے اِسارے میں تحقیقات نہیں کی لیکن یہ غلط ہے جس شخص
نے ان امور کا مشاہدہ نہیں کیا اسکو اس کے بارہ میں اسے اسوقت تک نہ دینا چاہیے
جبوقت تک وہ دوسروں کی تحقیقات کے حالات نہ دریافت کر لیں لہذا انکو چاہیے
کہ علاوہ دیگر کتب کے ہر صاحب کی تحقیقات عملی دربارہ روحانیات بہ بشیاری تمام
پڑھیں یہ جلد پانچ مرتبے چھپی ہے اور اس میں ۴۰ صفحے باریک چھاپہ گئے ہیں علاوہ میل
سجرات کے کتاب مذکور اکثر مناظرہ دربارہ فلسفہ - اخلاق - اور الہیات و مذہب میں
آئے مصنف کی ذہانت اور قوت منطقی ظاہر ہوتی ہے وہ تجربات جو میرعل میں لایا تھا نیز
خاص خاص اشخاص ثابت ہو تو ہیں اور اسکل اسطرح پر بنائی تھی کہ عامل اسکی وجہ سے
میز کو حرکت نہیں دلیکتا تھا یا ان جوابات میں کسی قسم کی تصحیح نہیں کر سکتا تھا مثلاً
میز نے حرکت کی وجہ چکر کے کسی حرف کی جانب اشارہ کیا اور عامل چکر کی جانب نہیں
دیکھتا تھا اہم اس اشارے سے ایسے حروف معلوم ہوئے کہ اُن سے باہمی الفاظ اور
صحیح جوابات نکل آئے اور جب عامل کے ہاتھ ایک سطح پر چڑھ گئے تو انہی لوگوں کے اوپر
تھا اس غرض سے رکھے گئے تھے کہ خفیف سادہ مکانی اسکے ذریعہ سے میز کو بہ پہونچے

تاہم میرے آسانی سے حرکت کی اور بامعنی جواب دیے دوسرے مرتبہ عامل کا ماتم پانی
میں اس غرض سے لٹکا یا گیا کہ اسکو اس میرے تعلق نہ رہے جس پر پانی کا طعن رکھا ہوا
تھا با انہیہ حسب درخواست ۱۸۔ پونڈ کی قوت میرے اوپر کی گئی اور یہ وزن کمائی دار
ترازو کے ذریعہ سے معلوم ہو گیا تھا۔ کتاب مسبق الذکر میں بہت سا تذکرہ اُن
امور کا بھی لکھا ہے جنکے بارے میں بذریعہ کل مذکور کے جوابات لے اُمین انسان
کے حال آئندہ کا بھی ذکر ہے اور میری دانست میں کل بیانات سے روحانیات
کا خیال زیادہ عمدہ اور عقل پر بہ نسبت اُن سائل کے بنی ہے جو فلسفہ یا دیگر ادب
کے ہیں علاوہ اسکے اُن سے ایک نصیحت پیدا ہوتی ہے اور اس سے یہ تعلیم ہوتی ہے کہ
معلوم گون کو اپنے حواس باطنی کی حد درجہ ترقی کرنا چاہیے اور فضا کہ اگر یہ ثابت بھی
کر دیا جائے کہ ارواح سے کلام کرنا صرف دعویٰ کا ہے تاہم میری دانست میں اس
گفتگو سے نہایت عمدہ اور متقول خیالات آئندہ کو معلوم ہو گئے ہیں اور باعث ترقی عقل اور ذہن
انسان ہوتے ہیں لہذا میں ہر نکتہ چینی کرنیوالے شخص سے چاہتا ہوں کہ وہ صرف اسی
خیال کو کتاب مسبق الذکر کو قبل مطالعہ نفرت کے ساتھ نہ پڑھیں۔

اب میں خلاصہ طور پر اُن مشہور اور ذہین انگریزوں کی شہادت اسی قسم
کے امور کے بارے میں پیش کرتا ہوں جو انکی چشم دیدہ ہیں۔

حصہ ہفتم

شہادت علما و بارہ کل حاضران راہدید

ڈی آئی ڈی افس ٹروپ نے افسور ڈمین تعلیم پائی تھی اور سیاحت اور قصص اور
اسما و الرجال اور تاریخ کی اکثر کتب کا بہت بڑا مشہور مصنف ہے شہدائے میں آئے
ایک چھٹی سٹر اٹریس کن الینگ کو لکھی تھی یہ خط اخبار راننگ اوورٹائرنا اور

کتاب موسومہ بہ سوانح عمری کے صفحہ ۲۵۴ میں طبع ہوا تھا اس خط سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سر ڈیوڈ بیرسٹرنے اس ارمیجیہ کا غلط طور پر بیان کیا ہے جو صاحبان مذکور کے روبرو رائٹر صاحب کے مکاتین واقع ہوا تھا اور آخر میں یہ تحریر کیا ہے کہ اسی میرے پیارے دوست اس ارمیجیہ کی نسبت مجھے بھلنے کی گنجائش لازم ہے کہ اکثر ان امور کے دیکھنے اور تحقیقات کے بعد جو مشہور صاحب ہی صادر ہوئے مجاہدین کا بل ہو گیا کہ خواہ انکی حقیقت کچھ ہو لیکن انہیں کوئی فریب یا تیز دستی یا شہدہ بازی عمل میں انہیں لانی گئی اور نہ وہ بذریعہ کسی کل کے ہوئی ہر سال بعد مقام فلارنس سے ۱۲ مارچ ۱۹۷۱ء کو اؤانفس صاحب نے اخبار تصنیف میں یون تحریر کیا تھا کہ انگلستان میں مشہور صاحب کا اکثر علیات نشست میں میں شریک تھا اکثر نشستیں انہیں سے میرے مکان پر ہوئیں اور اکثر ایک دوست کے مکان پر ہندوستان اس امر کا شاہد ہوں کہ میں ذرا ایسے امور دیکھے اور سنا کئے کہ جنگی تصریح کسی معلومہ قانون طبعی کے ذریعہ نہیں ہو سکتی تھی میں اس قیاس سے بالکل ایکار کر رہا ہوں کہ ان امور کا اصدار ان فدیوں ہی موافق مسائل ہی باز گیر تماشاکرتے ہیں۔

لہذا ایسی رائے اس شخص کی جو نہایت مشہور آدمی ہے اور اکثر برس سے ایسے حوادث کا مشاہدہ اور تحقیقات اور خیال کرتا رہا ان مخالفین کی رائے پر ترجیح رکھتی ہے جنہوں نے انکا مشاہدہ نہیں کیا اور اگر کیا بھی تو ایک یا دو بار۔

کتاب جمیس گللی ایم ڈی نیو ایچ ایڈنڈروسنس - و علاج امراض و عوارض کنہہ بزم پانی کا مصنف ہے کتاب کے آخر کے باری میں اخبار تصنیف نے یہ تحریر کیا تھا ڈاکٹر گللی صاحب کی کتاب ایک تعلیم یافتہ ڈاکٹر کی تصنیف ہے اور میری دانست میں عینی کتب دربارہ علاج بذریعہ پانی تحریر ہوئی ہیں انہیں سب سے یہ عمدہ ہے ڈاکٹر گللی صاحب نے ان اشتیاق سے تھے جو اس مشہور نشست میں شریک تھے جکا ذکر اخبار کارلن ہل میگزین مورخہ ۱۹۷۱ء میں بعنوان قصص عجیب تر تحریر ہوا تھا انہوں نے ایک خط اخبار رنگ اشرا کو دوبارہ

صحت قصص مذکور باہین الفاظ تحریر کیا تھا مین نہایت صحت کو ساتھ کہتا ہوں کہ کو
مندرجہ قصص عجیب تر لفظ بہ لفظ صحیح ہے اور وہ فی الحقیقت شام کی ملاقات میں واقع ہوا تھا
علاوہ اسکے کوئی شبہہ یا کل یا تیز دہی عمل میں نہیں لائی گئی تھی اور محکمہ ایسے قریب
نہوئے مین ویسا ہی یقین ہے جیسا امور عجیبہ کی صحت کا یقین کامل ہو بعد اسکے صاحب
مذکور نے ان ولوں کی غلطی کی بحث کی جو غیبی ہوم صاحب کا کرے مین اڑتے پھر نہایت
کیا گیا تھا یہ بلند ہونا کلی صاحب نے بمشتم خود دیکھا تھا علاوہ اسکے کلی صاحب نے یہی دیکھا
تھا اور ہوم صاحب سے تین گز کے فاصلے پر ایک سرور نکلا اور اسکو کئی ہاتھوں نے
بجایا لیکن سب سے زیادہ عجیب تر امر یہ ہے کہ اب ڈاکٹر کلی صاحب بہت بڑے دوست
ہوم صاحب کے ہیں اور انکے مکان پر ہوم صاحب اکثر آیا کرتے ہیں چنانچہ انکو ان
امور کی آزمائش کرنے مین بڑا موقع حاصل تھا جو انکے مکان پر ہوا کرتے تھے اور اگر
کوئی کل ہوتی تو ضرور قریب کھلباتا اکثر لوگ امور مذکور کی صحت کی نسبت زیادہ توی
نبوت سمجھنے کے بہ نسبت ان امور کے جو ایک نشست مین معلوم ہوئے ہوں یا اس
بیان کی جسکے بار مین شہادت نہیں ہے اور ان امور کو انکار ہے۔

ولیم ہاوث صاحب کتاب دہقانان انگلستان و دیگر تواریخ کے محقق و عمدہ مصنف
قصص حکایات و جدید کتاب موسومہ تباریخ آسٹریلیا کے مصنف ہیں انکو ایسے امور عجیبہ کی
تحقیقات کرنے کا بڑا موقع حاصل تھا اور انکی نسبت یہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ وہ
ایسے امور کے دریافت کے لائق تھے ہاوث صاحب کی سیم کے ہاتھ مین ایک دست
غیب کے ذریعہ سے کلی شمسی ڈالی آئی چنانچہ سیم صاحبہ موصوفہ نے وہ قلم گادی یہ پس وہ
فرینین کہا جاسکتا اور انکی نسبت یہ بھی خیال نہیں کیا جاسکتا جو لوگ یہ قصہ کرتے ہیں
کہ پران لوگوں کو روپیہ دیدیتی ہوں مگر بعد اسکے وہ روپیہ میل یا تبیان ہو جاتا ہے جس کے
اس مدح کا ہاتھ اسی صفائی سے دیکھا جسطرح اپنا ہاتھ دیکھا مین کسی مرتبہ ہاتھ کو چھوڑا

اور خام مکہ کے ایک حصہ جب وہ پھول مچو دیو لگا تو چند روز بعد ایک میم نے یہ چاہا کہ کوئی روح سرور پر ایک گیت وہ گاؤں جسے شروع میں موسم گرا کے گلاب کو پھیل کا ذکر ہو چکا ہے وہ گیت ایسے خواب طور ہو گا یا گیا کہ لوگوں کو کہا موقوف کرو و آخر کار ایسا ہی ہوا لیکن پتھر سے عمدہ کے بعد دوسرے مول نے سرور لیا کہ میم مذکور کے سر پر ہوا میں معلق کر دیا اور بلا کسی وسیلہ کے گیت مذکور سب کے ساتھ نہایت عمدہ طور ہو گا یا ولیم ہاٹ صاحب کی جیٹی ٹیم بارکس صاحب ساکن نیو کاسل ہوم صاحب کی کتاب سوانح عمری کے صفحہ ۸۹ میں طبع ہے۔

کیفیت مذکور میں ناظرین کا خراب گانا نہ سنا اور اچھا گانا اُٹھا اُسوجہ سے کہ وہ چاہتے تھے کہ کوئی عجیب انخلقت مخلوق اسکو گارہی ہو اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ اپنے پیش دہوا میں تھی اور وہ امور ایسے تھے کہ انسان انکو اپنے حواس سے محسوس کر سکتا تھا

نواب کرنل دل براہیم صاحب نے خط ذیل ہوم صاحب کو تحریر کیا میں اسکا خلاصہ اخبار اسپر پریل میگزین سے منتخب کر کے ذیل میں تحریر کرتا ہوں۔

نمبر ۶ بروک اسٹریٹ المرقوم ۱۴۔ اپریل ۱۸۸۷ء

میرے پیارے مشر ہوم۔ میں نہایت خوشی سے بیان کرتا ہوں کہ تمہاری ہمراہ میں متعدد مشتعل جن جو میرے دو اجاب قلبی کے مکان پر اور نیز میرے یہاں ہوئی تھیں شریک ہوئے اور ان میں نے ویسے ہی امور غریب دیکھے تھے جو تمہاری کتاب میں مندرج تھے مجھے یقین کامل ہے کہ وہ کسی شعبہ بازی کو نہیں ہوئے تھے۔ جن کو وہ نہیں ان امور کا ظور ہوا تھا ان میں نہایت اچھی طرح روشنی ہو رہی تھی اور ممکن نہ تھا کہ میں خود اپنے حواس کی شہادت پر اعتبار نہ کرتا۔ سلام اسے بی ول براہیم۔

اس سی ہال آف اس اسے بریٹر و اوڈیٹر اخبار فنون نے خط ذیل اوڈیٹر اخبار روحانیات کو ۱۸۸۷ء صفحہ ۳۴۔ اخبار مذکور میں حسب ذیل لکھا ہے۔ یہ شخص ملّا اور اہل فنون ہونے مرہ وقت نگاران میں نہایت مشہور ہے۔

میں کرنیل دل براہیم کا تلخ کرناہون اور مسٹر ڈی ڈی ہوم کے بیانات کے بارے میں اپنا اعتبار قلبیہ کرنا چاہتا ہوں میں نے فریڈرک لکل عجائبات کا شاہدہ کیا جو انھوں نے کتاب سوانح عمری میں بیان کیے بعض اُمین سے اُنکے روبرو ہوئے تھے اور بعض بذریعہ عالمون کے ہوئے تھے اور جب عامل نہ تھے تو بعض اسوقت ہوئے تھے جبوقت بال حسب کی میم اور میں تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑا عرصہ گزرا کہ مجھ کو ان عجائبات کا اعتبار نہ تھا لیکن میں نے وہ امور عجیبہ استقدر کثرت سے دیکھے ہیں کہ میرا مذہب عیسائی اب صرف ظاہری نہیں ہے بلکہ میں بدل عیسائی ہو گیا ہوں اور یہ نعمت مجھ کو عمل حاضرات ہی کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے اور مجھ پر واجب ہے کہ اس امر کا اعلان تعلیم اور خوشی کی واسطے کروں فی الحال یہ اعتبار صرف مسٹر ہوم صاحب کی نسبت تحریر کیا جاتا ہے وراقم اس میں اُن اکثر اشخاص کو یہ شک نہایت عجیب ہو گا کہ مجھ کو ان اشخاص کے جو ایسے امور کو شہدہ کہتے ہیں ناسا ولیم پیئر سابق ماسٹر جنرل بھی اُنکے معتقد ہو گئے یہ صاحب دومترہ کتفوف کی یونیورسٹی کے علامہ علم سیاست مقرر ہوئے تھے۔ وہ اپنے مضامین تاریخی و فلسفی کے جلد دوم صفحہ ۲۵۶ و ۲۶۷ میں ایک پوشیدہ ساری سے اُس قسم کی غمادت کو بطور سرسری دربارہ علم الراس و علاج المرض بالصداد و غفلت بذریعہ قوت مقناطیسی کے یونان کرتے ہیں کہ کوئی شک نہیں کر سکتا کہ ایسے امور قابل لحاظ اور قلبیہ کرنے کے ہیں۔ عام اس سے کہ اُنکو ہم غفلت بذریعہ قوت مقناطیسی یا کسی نام سے بیان کریں لیکن موضوع علم ہذا صرف واقعات بدیہی ہیں مجھ کو ان اشخاص کے جنکو اس علم کی نسبت دعویٰ ہو سکتا ہے کہ وہ اس بارے میں بغور و تامل تحقیقات نہ کریں یا اُنکو اصلی طور پر قلبیہ یا بے خیال کیے ہوئے اُنکی ترتیب کریں اور ممکن ہے کہ اُنکی غلطی اور نقص علم مذکور کے سدا ہو لیکن وہ بالکل مانع کسید طرح نہیں ہو سکتے اور شکوہ قیقین کامل ہے کہ قبل اختتام صدی ہذا ان عجائبات کی تقسیم ہو جائیگی اور تاج قوانین معلومہ یعنی وہ موضوع علم خاص

ہو جائیگی جو ان امتحان کے فہم میں پہلے آتے جو قوت مغناطیسی کے منکر یا معتقد ہیں۔

اس رسالے سے ہکو وہ نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو اخبار ریحانیات مورخہ ۱۳۳۶ء صفحہ ۳۶۳ میں درج ہے اور جسکی نسبت در صورت غلط ہونے کے انکار کیا جاسکتا ہو۔ ہم مسٹر سید صاحب کی لیاقت اور عزت کے بارے میں اور زیادہ یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بعد تحقیقات اور تجربہ کے طویل کے ارواح کی قوت اور انکے بہ شکل ظاہری آنے کے سبب معتقد ہیں۔ مسٹر ہوم صاحب مذکور کے اکثر مہمان رہتے تھے چنانچہ سید صاحب نے اپنے دوستوں سے اپنا اعتقاد مخفی نہیں کیا تھا اور انھیں صاحب نے مسٹر فلانگمن کینی سے ہوم صاحب کی جدید تصویب کے چاہنے کی سی کی تھی اور ایک اس امر عجیبہ کے چھپنے کی اپنے دستخط سے اجازت دی تھی جو اس کے خاندان کے بڑے عزیز قریب کے سامنے واقع ہوا تھا۔

پاوری ولیم گرام اسے قائم مقام ٹیٹن صاحب اپنی کتاب جدید دربارہ مذاہب و اقبایہ روح و عمل حاضران زمانہ جدید میں ان امور کی نسبت یوں شہادت تحریر فرماتی ہیں کہ مصنف کتاب ہذا نے بہت عرصہ تک اسباری میں تحقیقات کی اور اپنے تجربے اور آزمائش کمزور و قویہ کو ایسا بالیقین بیان کر سکتا ہے کہ وہ امور غریب جو بذریعہ عمل حاضران ہوتے ہیں شہد و نہیں ہیں اور اکثر انہیں سے بہت صحیح ہیں اور وہ عجائبات جو اسے خود اپنے مکان پر مع اپنے چند دوستوں اور بلا عامل کے مشاہدہ کیے وہ ایسے ہی تعجب انگیز امور ہیں جو طبع ہوئے۔

تھیکری جو ایک نہایت ہر د بار اور بڑا محقق تھا وہ بھی اسباری میں اپنی شہادت دیتا ہے اور سٹرویل اپنی کتاب موسومہ سبرائے آخری در شہر روم کے صفحہ ۸۰ میں بیان کرتا ہے کہ جب اخبار کارن ہل بین مضمون دربارہ قصص عجیب تر چھاپا تو اس کے فوراً سے عرصہ کے بعد ایک دعوت میں تھیکری صاحب پر ایسے مضامین چھپنے کے بارے میں

بڑی لعنت ملاحت ہوئی کہ جب لوگ اسپرمنت ملاحت انباری دین کر چکے تو اُسے جواب دیا کہ جن لوگوں نے ارواح کو بہ شکل ظاہری نہیں دیکھا اگر وہ ایسا بیان کریں تو عجیب نہیں لیکن اگر تم یوں اُن شکلوں کو دیکھو جس طرح میں نے دیکھیں تو تمہاری بھی رائے بدل جائیگی بعد اسکے تھیکری صاحب نے ول صاحب اور کل حاضرین سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں شہر نیو یارک میں شریک دعوت تھا اور ایک وزنی میز کے اوپر بہت سے کنڈر اور گلاس اور کھانا رکھا ہوا تھا وہ میز زمین سے دو فٹ بلند ہو گئی اور یہ صرف کسی روح کے ذریعہ سے بلند ہوئی تھی ممکن نہ تھا کہ انہیں اس وقت کوئی شعبہ بازی کر سکے اور محکومین کا بل ہو گیا تھا کہ جو وقت کے ذریعہ یہ وہ میز اُٹھی وہ قوت کوئی عجیب و غریب تھی چنانچہ اُس مقام پر صاحب مذکور نے اپنا اعتقاد و بارہ صحت عمل حضرات سے بیان کیا اور سوچ صاحب کی نشست کے مضمون پر اعتبار کیا۔

لارڈ ندرسٹ موسائی چنیلر ایک اور مشہور شخص عمل حضرات کا معتقد تھا اخبار و معانیات مورخہ ۱۲ ص ۱۵۹ میں تحریر ہے کہ وہ نہایت غور و تحقیق سے ہر اور کا مشاہدہ کرتے تھے اور اُسکے فرائض میں کسی قسم کی غیبہ داری نہ تھی جس زمانہ میں اُسے متعدد ملاقاتیں مشرورہم سے کیں تو اُسکو مخلوق فاعل نامعلوم کی نسبت اور انکا انسان ہونکا لام ہونے کے بارے میں اطمینان ہو گیا۔ و بارہ صحت حوادث جہانی کے اُسے بیان کیا کہ میں یا میرا کوئی دوست ایسا نہیں ہے کہ جسپر اُنکو اعتبار نہ ہو۔

آرچ بشپ ویلی بھی ایک عامل تھے۔ مشر فیٹس بڑک ڈوٹیلی صاحب کرسٹی غری میں یہ بیان کیا ہے کہ آرچ بشپ مذکور بڑی پرانے معتقد مذہبیہ قوت متناطیسی اور عمل حضرات اور علم اشراق کے تھے پہلے اُنکو مطلق اعتبار نہ تھا اور جب اُنکو اعتبار ہوا تو اُنکو اشراق کے بارے میں اس قدر یقین کا بل ہو گیا کہ ایک عورت کو جو غفلت مذہبیہ متناطیسی کی حالت میں اور مقامات کا حال تبادلی تھی اپنی مکان میں کھاتا

اور اپنی آخر زندگی میں انھوں نے ایسی بات پیدا کر لی تھی کہ میری حرکت کرنے لگتی تھی اور ارواح بذریعہ کھٹ کھٹانے کے آواز دیتی تھی اس سب کا مطلب یہ ہے کہ آج شب مذکور نے قبل ان امور کے صحت کی تحقیقات کامل کر لی تھی اور انکو وجود کی نسبت انھوں نے خود اپنے ذاتی تجربہ سے امکان کر لیا تھا اور انکو اس قدر متقابل لحاظ تصور کر لیا تھا کہ نہایت سرگرمی سے اُنکے باری میں تحقیقات کی ہے۔

ڈاکٹر ایٹکسن عمل حاضر سے بہت عرصہ تک مخالف رہے لیکن واقعات صریحی مشاہدہ کر کے ان امور کے بالکل معتقد ہو گئے۔ مسٹر کولس صاحب اخبار روحانیات مورخہ ۱۹۲۷ء صفحہ ۲۱ میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ ڈاکٹر ایٹکسن صاحب نے مجھے بیان کیا اور کہا کہ تم اعلان کرو کہ میں ان امور غیبی کی وجود کی نسبت بہ اطمینان تمام معتقد ہوں لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ بذریعہ ارواح کے ہوتے ہیں اور نہ اس سے محض انکار ہے کیونکہ میں اُنکے کسی اور قیاس پر بہ اطمینان نہیں بیان کر سکتا اور وہ وجوہات جو ان امور کی نسبت

بیان کیے گئے ہیں میرے حسب وخواہ نہیں ہیں فی الحال میں اپنی رائے نہیں بیان کر سکتا بہر کیف میں یہ بیان کرتا ہوں کہ افسوس ہے مجھے ان امور کی تحقیقات کا موقع قبل سے نہیں ملا لیکن جو کچھ میں نے تصدیق عرصہ سے دیکھا ہے اُسے میرے دل پر ایک نقش پیدا کیا ہے اور ان اشکال کے وجود کے معلوم ہونے سے اگرچہ اسکی وجہ نہیں معلوم ہوئی میرے خیالات اور طبیعت ہر امر کی نسبت بدلتی جاتی ہے کپتان برٹس ساکن ملکہ منظم و مدبر الملح ایسا شخص نہ تھا جو دعوے کے میں آج تاہم ناظرین کتاب کو دیکھنا چاہے کہ وہ ڈیون پورٹ اور اُنکے بھائیوں کی نسبت کیا بیان کرتے ہیں ان لوگوں کی نسبت اکثر آزمائش کی گئی ایک خط نام ڈاکٹر فرگوسان جو چھپا پا گیا تھا کپتان برٹس بیان کرتے ہیں کہ میں نے خاص خاص مکانات اور عرصہ حالات میں روحانی کلمیں دیکھیں حالانکہ ناظرین موجودہ موقع نہایت مشکوک مزاج لوگ تھے۔ دروازہ بند کر دیئے تھے

اور رسیان اور باجے اور فیتہ مہیا کر دیے گئے تھے۔ مسٹر بلورن صاحب کا کوٹ طلحہ ہو گیا حالانکہ اسکے ہاتھ پاؤں بالکل بندھے ہوئے تھے اسوقت انگریزی دیاسلائی فور اگوشن لگی تھی تو آدمی بندھے ہوئے دیکھائی دیے اور کوٹ ہوا میں اڑتا ہوا کمرے کے دوسری جانب چلا جاتا تھا اسی حالت میں صاحب مذکور پر دوسرا کوٹ رکھا گیا تھا۔ میں بہت عرصہ تک ممالک مشرق میں رہا ہوں اور بہت جادوگر دیکھے ہیں مگر ان کا عرصہ ہوا کہ مجاوانڈسن اور ٹالمیک صاحب کے تماشہ دیکھنے کی اجازت دلی۔ صاحب آخر الذکر نے نہایت عمدہ عمدہ جادو کیے لیکن وہ لوگ ان شعبہ دہ کے کرنل میں کوشش بھی نہیں کرتے جو صاحبان ڈیون پورٹ اور نی کرتے ہیں اور کامیاب ہوتے ہیں ان فرض ڈیون پورٹ صاحب کے شعبہ دہ کے جو وجود انگلستان میں بیان کیے گئے وہ میں نے پڑھے اور سنے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر میں روحانیات پر اعتبار کروں تو اسکی وجہ یہ ہوگی کہ جو جو بات ان روحانیات کی نسبت بیان کی گئی ہے وہ بالکل بے معنی ہیں۔

چالس صاحب کیمبرج کے علامہ ریاضی نے صرف ان حوادث کی نسبت میری دانست میں اپنا اعتقاد رجوع کر کے بیان کیا ہے کہ ایک خط مندرجہ کلام کل سرخیزل موضع ماہ جون سالہ ۱۸۷۱ء میں صاحب موصوفت تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے بذات خود بھی امیزون کو خود بخود حرکت میں آؤ ہرے دیکھا اور ایسے امور کی نسبت شہادت بھی کثرت جو موجود ہیں جو مختلف اور جدا گانہ اشخاص کے ذریعہ سے پہنچی انگلستان اور فرانس اور جرمن اور امریکا کے ممالک متحدہ و دیگر اقوام عیسائی سے علی الاتصال اس بارے میں شہادت پیش ہوئی جو شکہ شہادت اس کثرت سے اور باہم متفق ہے کہ یاقول ان امور کو صحیح تصور کرنا چاہیے یا شہادت انسانی پر کبھی اعتبار نہ کرنا چاہیے۔

حصہ ہشتم قیاس دربارہ عمل حاکمات

اکثر ناظرین کتاب ان امور فوق العاد کو نہایت مذکورہ ہو چکا ہو ملاحظہ کر کے نہایت متحیر ہو گئے اور یہ درخواست کر چکے کہ اگر تصور نہ اچھے تصور کے جادوین متربست کرنا چاہا کر کہ وہ کائنات کا کوئی جزو ہیں یا وہ کسی عمدہ قیاس کے ذریعہ کسی تقسیم میں آ سکتے ہیں ایک قیاس البتہ ایسا ہے جسکے ذریعہ یہ حوادث ان تقسیم کائنات کا جزو ہو سکتے ہیں جسکی نسبت علوم موجودات میں مطلق کوئی تذکرہ نہیں اگرچہ فلسفہ میں اس پر کسی قیاس لحاظ کیا گیا ہو۔ اس قیاس کے اصول قدیم ہیں لیکن ذرات میں کثرت ہوتی ہے۔ علاوہ اسکے یہ قیاس ایسا نہیں ہے جو متغیر و ملامت ترقی شدہ یا فلسفہ کے ہو اس قیاس کی بموجب روح کل مخلوق ذی حس کا جزو اعظم ہے اور اس مخلوق کا بدن بطور خودہ جو اس میں جنکے ذریعہ سے انکو جسم یا دوسری ایک صفت پر اختیار ہوئے یا کسی چیز کے ادراک کرنے کا اختیار ماسل ہو۔ روح ہی ادراک کرتی ہو اور خیال کرتی ہے اور معلوم کرتی ہے اور بحث کرتی ہو اور یہ کل باتیں بمقدار اس روح کی ہیئت کو ہوتی ہیں۔ اصل میں انسان کی روح انسان جو اور روح اشکافل ہو اور منہر اور شرا میں متقابلہ ان تاروں کے ہیں جو تار برقی اور مشاطہ پس کی کل میں ہوتے ہیں اور آنکے ذریعہ سے روح باہر کے حالات دریافت کرتی ہے اگرچہ مومنا روح جسم سے جسکو وہ حیات روحانی اور جسمانی بخشی ہے علم و ہنر ہوتی تاہم اکثر اشخاص کے ایسے قوی ہوتے ہیں کہ روح بلا مدد آلات حواس ادراک کر سکتی ہے غالب ہے کہ خبر آ یا کہ ایک شخص نے عرصہ کیواسطے جسم کو چھوڑ دیا تھا اور پھر اٹھیں وہاں آجاتی ہے اس مقام پر یاد رکھنا چاہیے کہ اعضا سے جسمانی بلا روح کے باقی رہ سکتے ہیں غرض کہ وقت موت روح انسان کے جسم کو ہمیشہ کے واسطے چھوڑ دیتی ہو اور روح مثل جسم

اپنے قوانین کے مطابق ہے اور اپنے اختیارات کے حدود وسیع رکھتی ہے وہ دوسری قوت
 سے نسبت انسان کے آسانی سے محاکم ہو سکتی ہے اور اکثر حالات میں حامل لغو
 روح بھی جسم کے ذریعہ سے روح بے جسم اشیا رکاز رک کر سکتی ہے اور دوسرے
 اجسام کو معمول کر سکتی ہے وہ روح جسکی قوتوں نے جسم انسانی میں رکھ کر بنوایا ہے ضرور
 ہے کہ جب جسم سے علیحدہ ہو جائے تو اس کے خیالات و مذاق باسبق ائمہین پائی جاوین
 صرف یہ فرق ہے کہ حالت روحانی نقطہ سلسلہ سابق و جدید جسمانی کا ہر کوئی نیا ذہنی رجحان
 یا انقلاب اخلاقی نہیں ہو جاتا۔ صرف وہی روح ہے جو سابق میں جسم میں تھی اور جب
 نئی حالت برآئی تو جسم سے علیحدہ ہوئی اسکی خاصیت وہی رہی جو سابق میں تھی۔ لیکن صرف
 جسمانی اور ذہنی قوتیں ہی حاصل ہو گئی ہیں اور اپنے خیالات نئے طور سے ظاہر کر سکتی ہے
 اور عظیم روح اور جسم کے خیال کرنے کی واسطے زیادہ قوت اسکو حاصل ہو گئی ہے۔ پس
 وہ قانون سلسلہ جو گذرہ و صاحب نے بڑی لیاقت کے ساتھ مقام تکمیل کے برآں پیش
 میں ثابت کیا کہ اس کا ثبات میں ہر چیز کا اسی پر دار و مدار ہے لہذا ہمارے قیاس و بارہ
 عمل و حضرات سے بھی اس طرح پر قانون متعلق ہے کہ ہم انکی حالت سے یہ سلسلہ زیادہ
 ترقی شدہ حالت وجود میں ماہو نہ سچتے ہیں اس قیاس پر علماء کو زیادہ قیاس کرنا چاہیے
 کہ وہ اس کے وہ بالذات ممکن الوقوع ہے اور ان مسائل علمی و مذہبی کے خلاف ہے
 جنہوں نے خیالات ذہنی اور اخلاقی انسان اور زندگی موجود اور آئندہ میں بڑا تفرقہ
 کر دیا جو ہیں اگر یہ قیاس صرف قیاس ہی سمجھا جائے تو اس بارے میں نہایت قابل فہم
 کے ہے۔ لیکن اس قیاس کو زیادہ تر قابل لحاظ اس واسطے سمجھنا چاہیے کہ اس سے
 ان امور غیبیہ کی تصریح کیجائے جیسے چندا مثلاً کتاب ہذا میں درج ہیں اور جس کے
 ذریعہ سے آئندہ کا حال معقول طور سے بہ نسبت وجہ عقلی یا نقلی معلوم ہو سکتا ہے۔
 اولاً واقعات کی تصریح یہ ہر قوت متنطیس کی کیفیات میں حسب اعضاء یا حواس

خیالات معمول کے تابع عامل کے ہوتے ہیں تو روح بذریعہ ایک خاص تعلق کے جو دونوں جسموں کی قوت متناطیسی میں ہوتا ہے دوسری روح پر عمل کرتی ہے اور اس طرح یہ عامل بطور ذریعہ و معمول کے جسم پر اسطور کا اثر پیدا کرتا ہے کہ معمول کے خیالات تھوڑی عرصہ تک بالکل نئی قسم کے ہو جاتی ہیں۔ قوت متناطیسی کی انتہا و غفلت میں حسب معمول دوسرے مقامات کے حالات بے دیکھے ہوئے بتاؤ لگتا ہے تو اس وقت روح کسی قدر اعضا و جسمانی سے سبکدوش ہو کر عام حواس کے خلاف کسی اور جامہ کے ذریعہ ہوا و راک رنے لگتی ہے اور جو درجہ کی بیوشی ہوتی ہے جسکو اصطلاح میں سیر الذہن کہتے ہیں اُنہیں معلوم ہوتا ہے کہ روح نے جسم کو چھوڑ دیا اور دنیا میں بڑے بڑی فاصلہ کے مقامات پر پہنچی گئی اور دور دور کے ملکوں میں اگر کوئی ذریعہ ملا تو اشخاص سے ہمکلام ہوئی اور اپنے آلات حواس کے ذریعہ سے اُن امور کا تذکرہ جنکا وقوع اسکے سامنے ہوا خاص حالت میں ایسی روح جو جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے بیان کرتی ہے خاص خاص حالات میں جسم سے روح منسلک تعلقات متناطیسی کی وجہ سے پھر ایک ہیئت پیدا کر لیتی ہے اور یہ ہیئت خاص حالات میں محسوس بھی کر لیتی ہے۔ پس اس طرح پر کل نتائج عمل کا طور ہوتا ہے کشش ارضی قوت متناطیسی کی وجہ سے جو روح اور عامل کے درمیان میں پیدا ہو جاتی ہے اپنا اثر محسوس کرتی اور اسی وجہ سے ہاتھ اور جسم دکھائی دیتے ہیں اور کہتے اور بولتے معلوم ہوتے ہیں اور اشخاص مردہ زندہ لوگوں سے ہمکلام ہوتے ہیں یا وقت موت روح دور کے ممالک میں اُن اشخاص کو سوس ہوتی ہے جیسے وہ محبت کرتی ہو یہ کل حوادث بکثرت ہوا کریں اگر حالات مذکورہ بالا جتنے ذریعہ سے ہم کلامی ممکن ہے زیادہ سرتی پا رہیں۔

لہذا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کل عجائبات جنکی نسبت امور فوق العادت ہونیکلی وجہ انکار کیا جاتا ہے ایسے فاعلون سے صادر ہوتے ہیں جنکے حواس ہر شے ہمارے

بلکہ وہ ہماری ہی روحیں ہیں لیکن فوق یہ ہے کہ وہ ایک قدم سے سفر ملک عدم میں گر
ہیں پس اُن ارواحوں کی حرکات خفیف و ثقیل پر جسم سے نکل جانے کے بعد تعجب کرنا چاہیو
وہ حالیکہ ہم ہزار ہا اشخاص خفیف الحركات کو دیکھتے رہتے ہیں جو روزمرہ راہی ملک عدم
ہوتے رہتے ہیں اور اُس سفر میں وہ اپنے انسانی کوالت اس نئی حالت میں باقی
رکھتے ہیں لیکن عموماً ان خفیف حرکات اور ہمکلامی ارواح کی نسبت انکار کیا جاتا ہے
اگر ہم دو یا تین اشخاص کو ساکت بیٹھے ہوئے حرکات خفیف کرتے دیکھیں تو ہم انکو حركات
زودہ خیال کر نیگے۔ لیکن اگر ہم دو گونگے اور برے آدمیوں کو اشاروں میں باتیں کرتے
ہوئے دیکھیں تو ہم کو معلوم ہوگا کہ اُنکے دست و پا کا حرکت کرنا ویسا ہی ہے کہ جیسے
ہمارے ہونٹوں کا بات کہہ وقت جنبش میں آتا ہے اور اگر ہم اپنے دل میں یہ خیال کریں
کہ روح ہم سے خاص خاص طور پر ہمکلامی کر سکتی ہے تو ہم کو معلوم ہوگا کہ یہ اعتراض
خفیف الحركات ہونے کا ہر ایک طریقہ نطق پر عائد ہوگا اب اس اعتراض کا جو لوگ عموماً
یہ بیان کرتے ہیں کہ ارواح ایسے امور کی نسبت ہمکلامی نہیں کر سکیں گی جواب یہ ہے کہ ہمکو
دریافت کرنا چاہیے کہ ارواح حالت جسمی میں بھی ایسے افعال کے ارتکاب کے لائق
تھی یا نہیں ہلوگوں کو خیال کرنا چاہیے کہ اکثر حالات میں روح کو یہ یقین دلانا پڑتا ہے
کہ میں موجود ہوں اور اکثر ایسے حالات میں کہ دیکھنے والے کو روح کی ہمکلامی یا وجود
کی نسبت مطلع اعتبار نہیں ہوتا۔ اور یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ مددگار اور نزار ہا
آدمیوں کو عالموں کے ذریعہ سے اُن حوادث کی نسبت یقین کامل نہیں ہو گیا ہے اور
اگرچہ وہ کیسے ہی خفیف کیوں نہ ہوں تاہم اُنکو ایک قسم کی تشفی ہو جاتی ہے اور اُن
حوادث کی وجہ سے اُن حوادث ہی کی تحقیقات کرنے پر موجود ہوتے ہیں جو وہ دوسری
حالت میں ہرگز تحقیق نہیں کرتے ہیں۔

قیاس کہ دربارہ وجود ہمکلامی روح بسمالت سیات و موات ویسی ہی تحقیقات کرنا چاہیے

جیسی کہ ہم دیگر قیاسات کے بارے میں کر ڈھین لینے واقعات کی اصلیت اور انعام وجہ وجود روح دریافت کرنا چاہیے اور یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اُن واقعات کا اور طرح سے سبب معلوم ہو سکتا ہے یا نہیں صحت اور وجود واقعات ایک چیز ہے اور عمدگی قیاس دوسری چیز ہے۔ پس قیاس میں عمدگی واقعات کا بطلان نہیں ہوتا میری رائے یہ ہے کہ واقعات کا اس طرح پر ثبوت ہو گیا ہے جس طرح کہ ہونا چاہیے۔ مینے ایماندار اور مصنف اور ہوشیار شہادت متفق علیہ سے اکثر واقعات ایسے ہیں کہ محقق انکی آزمائش خود کر لیا۔ ۳۴ برس سے اُن واقعات کی نسبت تحقیقات کامل ہوئی اور تسخیر بھی کیا گیا لیکن اس مابین میں ان عجائبات کے متقدین سال بسال ہر درجہ اور تمام اور برسات کے بڑھنے لگے اور ہر ایک جنے اُنکے بارے میں تحقیقات کی اُنکے وجود و منکونیز ہو اچانچہ تحقیقات وغیرہ ہونا نشانی صحت امور مذکور کی ہو اور خالی از فریب ہونے کی بھی علامت ہو لہذا امور مذکور پایہ ثبوت کو پہنچ گئے قبل اسکے کہ میں اصلیت عمل حاضرات بیان کروں چند الفاظ اس کتاب جدید کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں جبکہ مصنف ایک مشہور فلسفی ہے اور حسین واقعات کی نسبت اقبال کیا گیا ہے لیکن جو قیاس میں نے خلاصہ طور پر بیان کیا گیا ہے اسکے ذریعہ وہ نہیں بکا دیگر قیاسات و اُنکے سبب کی تصریح کی ہے۔ مسٹر چارلس بڑی مصنف کتاب جبر و خیر خیالات و ایک کتاب تھوڑا عرصہ ہوا طبع کی ہے جسکا نام یہ ہے کہ کتاب دربارہ قوت و لوازم ذہنی و اخلاقی اور اہمیت کل حوادث مع خیالات دربارہ اس عمل حاضرات و دیگر انقلابات ذہنی۔ قریب آخر نصف کتاب میں عمل حاضرات زمانہ جدید کے بارے میں اور اصول فلسفی کے ذریعہ سے اُنکا سبب بتاؤ میں لکھی ہے۔ مسٹر بری صبا بیان کرتے ہیں کہ میں نے بذات خود ایسے امور کا کم مشاہدہ کیا لیکن استعداد و کھوپ میں کہ اس سے اُنکی صحت کے بارے میں اطمینان حاصل ہو گیا ہے صاحب مصروف

ذریعہ سے عامل کے دل پر یاد دیگر اشخاص پر عمل کرتی ہے۔ صفحہ ۱۰۷۔

صاحب مذکور مکرر یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعات صرف نتائج خیالات و دماغی ہیں لیکن وہ خود اپنے تئیں نہیں سمجھ سکتے یہاں تک کہ دوسری اشخاص کے حواس پر انکا عکس پڑے۔ صفحہ ۹۸۔

میری دانست میں قیاس مذکورہ پر یہ اعتراض لازم آتا ہے کہ وہ قابل فہم نہیں کہ واسطے کہ وہ اشاعت و دماغی سمجھ میں نہیں آتی جو قوت و حرکت معلومہ و محسوسہ پیدا کرے اور قابل فہم عکاسی بذریعہ اصوات یا حرکات یا دیگر مختلف حوادث جنکا اس کتاب میں غیر مکمل طور سے تذکرہ ہے پیدا کرے۔ اور یہ بھی نہیں معلوم ہو سکتا کہ یہ قوت فوہی ایک محسوس ہاتھ جو بھول اٹھا سکے یا لکھ سکے یا باجا بجا سکے کیونکہ پیدا کر سکتی ہو علاوہ اسکے اس قیاس سے ان عجیب واقعات کی تصریح نہیں ہوتی جنکی وجہ و غفلت

مقتضیٰ میں دوسرے مقامات کا حال معمول متضامیسی بتا دی اب میں ایک حال مصدقہ بیان کرونگا جو اکثر گریگوریا صاحب نے خود شاہدہ کیا اکثر ایسا ہوا ہے کہ لوگوں نے ایک خانہ کے اندر اشعار بند کی ہوئے دوکان و مولیٰ اور معمول نے انکو لفظ بلفظ بے دیکھے سوئے پڑھ لیا اب ہم یقین کر سکتے ہیں کہ ایسی حالت میں کوئی انسان یہ نہیں بیان کر سکتا کہ کون شعر کس خانہ میں ہے ہمارا سوال یہ ہے کہ قیاس اشاعت قوت دماغی یا اس بیان و ان اشعار کے پڑھ لینے کی کیونکہ وجہ معلوم ہو سکتی ہو کہ کسی باشندہ تک بعد کو ذہن فی اس اشاعت کی ذریعہ سے شخص معمول کے دل پر کیونکہ اثر کیا اگر اس اشاعت میں پڑھنے کی قوت ہو اور معمول ہی عکلام ہو سکتا ہی تو آئین اور اس چیز میں کیا فرق ہو جسکو ہم روح کہتے ہیں۔ علامہ ڈی مارگن صاحب فرماتے ہیں کہ اگر قیاس روحانی شک کیا ہے تو یہ قیاس اشاعت و دماغی کا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے لہذا میری صاحب کا قیاس قابل اعتبار نہیں اور کل واقعات

اور کسی طرح پر تصریح نہیں ہو سکتی سوائے اس خیال کے کہ روح جسم میں بھی رہ سکتی ہو اور علیحدہ بھی اور خاص خاص حالات میں ہم لوگوں پر اور جسم پر عمل کرتی ہو اس قیاس پر اعتبار کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ میری ذمی فہم شخص ہے۔ اور اصول فلسفہ کے بموجب امر مذکور ممکن الوقوع معلوم ہوتا ہے۔

میرے صاحب نے اس بارے میں جو وجہ حکیمانہ بیان کی ہے اسکا سبب یہ ہو کہ واقعات ایسے صحیح تھے کہ انکی نسبت وجہ بیان کر دینا لازم آگیا۔ بات ایک الیاس ثبوت ان امور کی شہادت کاملہ کا ہے جن امور کو علما غیر ممکن الوقوع تصور کر کے تحقیق نہیں کر سکتے۔ میرے صاحب کی کتاب چھپنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اشراق اور عمل حاضرات کے بارے میں لوگوں کی رائے بدلتی جاتی ہے اور حکما کی توجہ ایسے واقعات کی نسبت ہونے لگے سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ سید را اصلیت اور اک و ذہن معلوم ہو جائیگی۔

حصہ نہم عمل حاضرات سے جو نپہ و نصائح اُفتخ ہوتے ہیں

اب ہکو یہ خیال کرنا چاہیے کہ آیا واقعات متعدد جس سے روح کی ہم کلامی ثابت ہوتی ہو ہکو کوئی بات ایسی تعلیم کرتے ہیں یا نہیں کہ جس سے ہم زیادہ عقلیل ہو جاوین میری رائے یہ ہے کہ بیشک اُن سے یہ بات پیدا ہوتی ہے چنانچہ خلاصہ طور سے میں اصلی مسائل عمل حاضرات جدید بیان کرونگا۔

قیاس عمل حاضرات سے صرف اُن واقعات ہی کی وجہ نہیں معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ عجب کی بات یہ ہے کہ اسکو ایک تعلق حیات آخری سے بھی ہے اور صرف یہی وجہ ہے کہ جس سے ارباب فلسفہ زمانہ جدید کو اس پر لحاظ ہو گا واقعات ہم کلامی روحانی اس قدر یکساں اور مسلسل ہیں کہ جس سے ایک نئی طرح کی انشا اور ایک نیا مذہب قائم ہوا

اس مذہب کے اصول یہ ہیں کہ موت کے بعد نئے قوی کے ساتھ روح ایک ہیئت
ہوائی میں رہتی ہے لیکن اسکے خیالات ذہنی اور اخلاقی وہی باقی رہتے ہیں جو حالت
جسمانی میں تھے۔ موت کے وقت سے انسان کو ظاہر ایک ترقی لا متناہی سرعت کے
ساتھ اسی حال سے ہوتی رہتی ہے جس حال سے اسکے بالمنی اور اخلاقی حواس کی ترقی
دنیا میں ہوتی تھی خیر انکا سرخ اور خوشی موقوف ہوگا۔ مثلاً اگر آسنے اعلیٰ درجہ کی خوشی
دنیا میں حاصل کی تھی تو اسکو آخرت میں ویسی ہی اعلیٰ درجہ کی خوشی حاصل ہوگی
اور جن لوگوں نے شہوات انسانی کو دنیا میں زیادہ پسند کیا تو جب انکا جسم باقی نہ رہے
انکو حد درجہ کا رنج ہوگا اور انکی ترقی ذہنی اور اخلاق آہستگی اور مشکل کے ساتھ ہوگی
ہاں تک کہ انکو اسکی ترقی آسانی اور خوشی کے ساتھ ہونے لگیں۔ گناہ اور ثواب
کا کسی دوسری قوت سے پیمانہ نہیں کیا جاتا بلکہ بیان کی حالت کا وہ نتیجہ ضروری
حالت ما بعد میں ہوتا ہے اسی درجہ اخلاق اور ترقی ذہنی سے جو اسے دنیا میں
حاصل کی تھی ارواح کو بعد فنا جسم کے پھر ترقی کرنا پڑتی ہے علوم جدیدہ کے
مسائل کا امور مذکور ایک عجیب انگیزہ ہے۔

اشیاء نامیہ انتہائے ترقی کو پہنچ جاتی ہیں اور عقلی قوتوں کی حجت سے ایک جگہ
بذریعہ اس قاعدہ کلیہ کے کہ جو جسم زیادہ مستحکم اور متبراز خواص ہو وہ زیادہ باقی رہے گا
متفق تھی اور روحانیات قانون ترقی مسلسل گئے تاج ہیں اور وہ ذہن جو دنیا پر
شروع ہوتا ہے اسکا سلسلہ ہمیشہ چلا جاتا ہے۔ ارواح آپس میں ایک دوسرے کے
دل کا حال دریافت کر لیتی ہیں اور یہ ہم خیالی ایک ہی قسم کے مخلوق میں بہت زیادہ ہوتی
ہے اور جنہیں اختلاف ہوتا ہے وہ ایک دوسرے سے ہمکلامی نہیں کر سکتے اکثر اعلیٰ درجہ کی
روحیں ادنیٰ درجہ کی ارواح سے بھی ہمکلام ہوتی ہیں لیکن درجہ ادنیٰ کی روحیں
اعلیٰ درجہ کی ارواح سے حسب وخواہ ہمکلام نہیں ہو سکتیں غرضکہ ہر ایک حسب وخواہ

ترقی کرتا جاتا ہے اور اس ترقی کا انحصار صرف ترقی روح پر ہے خراب روحین خراب آدمیوں کی ہوتی ہیں اور یہی بدترین ارواح ہوتی ہیں اس لیے نہایت آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہیں۔ اعلیٰ درجہ کی ارواح کو عمدہ عمدہ باتیں اور عیش حاصل ہوتا ہے کہ جسکو ہم خیال بھی نہیں کر سکتے اور اس عیش و عشرت کو جو وقت اُن ارواح کا دل چاہتا ہے اپنے سے مہیا کر لیتی ہیں اور ارواح کی حالت ذہنی جبکہ وہ مرکب جسم کروہن اس درجہ بڑھ جاتی ہے کہ علم نامتناہی اُنکو حاصل ہو سکتا ہے۔

یہ خیال کرنا ممکن ہے کہ مذکورہ مذکور دربارہ حالت آئندہ صرف میرا خیال ہی ہے لیکن اصل میں ایسا نہیں ہے۔ میرا ہر ایک بیان اُن واقعات پر کہ جنے اکثر شخص نفرت کرتے ہیں مثلاً میرے آواز دینے اور لکھنے والے ہاتھ انہوں نے پیدا ہوئے یا غافل کے گویا ہونے پر مبنی ہے۔ اور جس طرح پر مجھے خیالات مذکور بیان کیوں گئے ہیں اسی طرح پر میں نے اُنکو قلمبند نہیں کیا وہ اُن چند خلاصہ بات سے ہیں جو میم ایما ہارڈنگ (بسمالت معمول ہوئے کے بیان کیے تھے۔

جب میم مذکور نے ارواح کا حال بیان کیا تو اس وقت اُسے فقرہ ذیل میں بجا مختلف ترقی کرنے کا خلاصہ طور پر حال بیان کیا اُن کروہن کی اصلیت اور اُس کے باشندوں کا ذکر کرنے اُن روحوں سے دریافت کیا جو ابھی تک درجہ خذاب و عذاب میں رہتی ہیں۔ تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے حالات کی تفصیل کیجائے یا یہ کہ تم کی طرح پر ہو گے یا تمہارا لباس کیا ہو گا اور محل اور شکل اور منظر کیا ہو گا۔ پس مراقبہ میں جاؤ اور ذیل سے سوال کرو کہ تم نے کیا سیکھا ہے اور اس مدرسہ کرہ روحانی یعنی دنیا میں تم نے کیا کیا سیکھا ہے وہاں رؤساء اور شاہزادگان اور مختلف درجہ کو لوگ ہیں لیکن رؤساء اور شاہزادگان حسب مرتبہ لیاقت اور ترقی روح کی حالت میں ہیں اور جو لوگ عقیل ہیں وہ حکومت کرتے ہیں اور عقیل ارواح میں وہ ہیں جو عمدہ ترین ارواح ہیں

اور عمدہ ترین عقلندی اس روح میں ہے جس میں بڑی محبت دیگر ارواح کے ساتھ ہو
پس وہ روح شانہ او سے کامرتبہ رکھتی ہے جس میں راستی اور محبت ہوتی ہے چنانچہ
اس دنیا سے روحانی میں اس دنیا کے کل علوم اور فنون اور رموز قضا موجود ہیں
پس وہ ذی رتبہ روح جو ادنیٰ درجہ اعراف سے اعلیٰ درجہ کی جانب جانوالی ہوتی
ہے اسکو دنیا کے کل حالات معلوم ہونا چاہیے اور ضرور ہے کہ وہ روح دنیا میں
مطیع حکم بھی رہی ہو روح دنیا کو اسوقت تک نہیں چھوڑتی جب تک کہ وہ اس کرہ کا
بالکل حل دریافت نہ کرے اور اگرچہ ترقی روحانی دنیا ہی سے شروع ہوتی ہے
لیکن جو کچھ آدمی یہاں سیکھتا یا دیکھتا یا خیال کرتا ہے اسکی تکمیل بعد ہوتی ہے۔ کوئی
روح بہشت میں بغیر اس کے کہ پہلے دنیا اور اعراف میں رہی ہو نہیں جاتی۔
ہماری دانست میں کوئی حکیم یا عالم ایسا نہیں ہے جو سوا قیاس مذکور کے اور کوئی
قیاس اس بارے میں کر سکے کہ اسکا علم و حکیم کی خواہش ترقی کرنے کی جانب
ہمیشہ متوجہ رہتی ہے اور قیاس مذکور سے اس ترقی کی تکمیل زمانہ آئندہ میں ہوا کرتی
ہے۔ غرض کہ یہ نتیجہ زمانہ جدید کے عمل حاضرات کا ہے جسکو لوگ شہدوں اور مجنونوں کا
شعبہ بتاتے ہیں۔ دوسرا فقرہ یہم مذکور کا یہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ انسان کی
عقل نہایت محدود اور ناقص ہے اسبوجہ سے جو کچھ اسکی زبان سے نکلتا ہے وہ اسکو
محدود اور اک کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک شخص ملائکہ کی نسبت یہی خیال
کر سکتا ہے اور اسکی تصدیق روحین مذکورہ ان ارواح کے کرتی ہیں جو ان سے ترقی
روحانی میں کسی قدر زیادہ ہیں اور ادنیٰ ارواح کا یہ بیان ہے کہ ہمارا مسکن اس
دنیا کے گرد اگر دایہ طرح محدود ہے جس طرح بحالت حیات دنیوی جسم انسانی میں روح کا
مسکن محدود ہوتا ہے۔ اور اس مسکن ارواح ادنیٰ کے بعد ان روحوں کا طبقہ جو
جوانے ترقی روحانی میں زیادہ ہیں۔ غرض کہ یہ کل طبقات ایک دوسرے سے باہم ملتی ہیں۔

جو لوگ دنیا میں بدی کرتے ہیں اور شہوات نفسانی کے مغلوب رہتے ہیں انکی نسبت یون بیان کیا گیا ہے۔ ان روحوں پر بدن کا نفس پیدا ہو گیا ہے لیکن افسوس کہ اب وہ ایسے مقام پر پہنچے ہیں کہ اپنی خواہشوں کو کسی طرح پورا نہیں کر سکتیں مثلاً جب کوئی قمار باز مر جاتا ہے تو انکی روح قمار باز لوگوں کے گرد بھاگتی ہے اور اسکے کھیلنے میں کوشش کرتی ہے۔ عیاش و بدکار و بیرحم و غصہ و در لوگوں کی روحوں پر ان سیرائیوں کے نشانات پیدا ہو جاتے ہیں اور مر جانے کے بعد انکی روحوں پر ان سیرائیوں کا عکس تو باقی رہتا ہے لیکن ان افعال ذمہ کے ارتکاب کی قوت نہیں باقی رہتی اور یہ بد ارواح ان لوگوں کے گرد بھاگتی ہیں جو خود ہمیشہ افعال ذمہ کے مرتکب رہتے ہیں۔ غرض کہ بد روحیں بھی ترقی کرتی رہتی ہیں مگر صرف اعمال بد کے بارے میں۔

فقہ مذکور کے بعد ہم ایسا ہارڈنگ صاحبہ یہ بیان کرتے ہیں کہ روح کا غصہ رفتہ رفتہ کم ہو جاتا ہے اور علم انکو آ جاتا ہے اسی بار و بینیم مذکور نے یہ سوال کر کے جواب دیا ہے کہ روح کیا چیز ہے۔ اگرچہ ارواح کو ہم حقیر و ناچیز سمجھتے ہیں لیکن اکثر ارواح سے اعلیٰ درجہ کے امور ظاہر ہوتے ہیں۔ اُسے وہ قوتیں ظاہر ہوتی ہیں جو معلوم قوانین طبیعی سے کوئی تعلق نہیں رکھتیں۔ بعد مرنے کے روح باقی رہتی ہے اور پھر اسکے لیے فنا نہیں ہے اور اسکو قوت عکلامی بذریعہ اپنے قواسط لطیف کے باقی رہتی ہے اور جس حالت میں روح بدن ہوتی ہو اُس حالت میں بھی روح بذریعہ غفلت قوت مقناطیسی اور مقامات کا حال بے دیکھے اور نہ بطور پیشین گوئی بتا دیا کرتی ہو۔ ہر ایک شخص کو خیال کرنا چاہیے کہ یہ کیسے عجیب و غریب حالات انسان کی روح پر طاری ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص کو یہ تصور کرنا چاہیے کہ انسان اسلیو خلق ہوتا ہے کہ ہمیشہ زندہ رہے اور یہ امر عمل حاضر زمانہ جدید کو پاتا ہے۔

میں ایسا ہر دو رنگ صاحب کے نصائح دیکر رہا اور دیگر عالموں کے نصائح سے مطالبہ میں اور ہم اس موقع پر مخالفین عمل حضرات سے یہ پوچھتے ہیں کہ کیا یہ نبرد نصائح نتیجہ تشدد خدائی کا جو لوگوں کا یہ خیال بھی غلط ہے کہ امور متعلقہ عمل حضرات انسان کے توجہات پر ہی ہیں۔ کیونکہ تو ہم تو انھیں امور کی شدت پر مباح جو سمجھا گئے ہوں یا دیکھے ہوں۔ اور امور متعلقہ عمل حضرات میں سے کوئی امر ایسا نہیں ہے جو کسی حکیم نے کہی کسی کو سکھایا یا پڑھایا ہو یا مذہب عیسائی میں کسی طرح پر درج ہو۔

بحث مذکور حکما اور عیسائیوں کے مختلف مسائل سے ظاہر ہو۔ عامل لوگ یہ کہتے ہیں کہ مردہ اشخاص کی جو ارواحیں دیکھائی دیتی ہیں وہ یہ کل انسانی دکھائی دیتی ہیں اور انکی حرکات و سکنات بھی رجبور انسان ہوتی ہیں لیکن سائل مذہبی کی رُوسے معلوم ہوتا ہے کہ انسان بعد مرنے کے پرور ہو جاتا ہے اور اسکے گرد بادل رہا کرتے ہیں اور وہ ہمیشہ سونے کے بلبے بجایا کرتے ہیں یا گایا کرتے ہیں یا عبادت الہی میں مصروف رہتے ہیں اگر امور متعلقہ عمل حضرات صرف توجہات یا شائع قوت حسیہ ہوتے تو ضرور تھا کہ ارواح انکو یہ شکل پر دار انسان معلوم ہوتیں لیکن تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک عامل خواہ عورت ہو خواہ مرد ہو خواہ بچہ خواہ جوان خواہ بوڑھا خواہ نابالغ خواہ تعلیم یافتہ خواہ انگریز خواہ جرمن یہ سب روحوں کو یہ شکل انسان شائع کرتے ہیں اور یہ بیان انکا علمی قانون اتفاقاً اصلاح روح کے مطابق ہو۔ غرض کہ یہی راز زمین صرف امر مذکورہ بالا ہی وجود روح کا ایک ثبوت کافی ہے۔ کل سائل مذہبی اور خیالات عامہ کے بموجب مرنے کے بعد روح کو نہیں نہیں آتی اور اسکو وہ خیالات بھی نہیں باقی رہتے جس سے نہیں پیدا ہوتی ہے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ باتیں ارواح میں نہیں باقی رہتیں تو انکی شناخت کیونکر ہو سکتی ہو۔ جس قدر حالات ہمارے عالموں سے معلوم ہوئے آئے ظاہر ہے کہ بعد مرنے کے روح کی رہی حالت باقی رہتی ہو جو بحالت حیات

جسم انسانی میں ہوتی رہتی وہ ہنسی مذاق سیر و تماشا وغیرہ کی جانب راغب رہتی ہے۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتیں جو ہر گھر میں ہوا کرتی ہیں اور جنگی وجہ سے فیصل کو دہوتا جو وہ ایک بدر مرنے کے روح میں باقی رہتی ہیں اکثر لوگ اس سے یہ مستنطق کرتے ہیں کہ یہ عین دلیل بات کی ہے کہ روح میں انسان سے مکالمہ نہیں ہو سکتا لیکن ہماری دانستہ میں اس سے اس امر کی تاکید ہوتی ہے۔ ایسے کہ ہماری روح کو ہمیشہ ترقی رہتی ہے اور ہر لوگ اس کے خلاف بیان کرتے ہیں انکو اپنے اختلاف کا ثبوت پیش کرنا چاہیے چنانچہ وہ کبھی بھی ثابت نہ کر سکے۔

عام لوگوں سے عالموں کے خیالات نسبتاً اوجہیت کے بھی مختلف ہیں۔ زمانہ جاہلیہ کے مجتہدوں کا یہ بیان ہے کہ ہلوگ خدا کی نسبت بہت کچھ جانتے ہیں چنانچہ اس کے اوصاف اور اس کی غایت نسبت ہر امر کے بیان کرتے ہیں۔ اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اس نے کیا کیا اور کیوں ایسا کیا۔ علاوہ اس کے بدر مرنے کے ہلوگ اللہ جل شانہ سے ملین گے اور اسکو پہچانینگے۔ لیکن عالموں کا یہ عقیدہ نہیں ہے وہ لوگ صرف یہ بیان کرتے ہیں کہ ہلوگ صرف اعلیٰ درجہ کے ذی فہم مخلوق سے مکالمہ ہوتا ہے اور خدا کی نسبت کچھ نہیں جانتے اور اس اعلیٰ درجہ کے مخلوق کے سوا اور بھی اعلیٰ درجہ کی مخلوق ہے اور اس کے متعدد مدارج ہیں۔ اب ہمارا یہ سوال ہے کہ ان خیالات کو توہمات کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔ ہماری دانستہ میں یہ توہمات نہیں ہیں کہہ سکتے کہ وہ خیالات مذہبی کے خلاف ہیں اور اس فلسفہ کے مطابق ہیں جس سے عامل لوگ نہیں واقف ہیں اور جبکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہلوگوں کی عقل محدود ہے اور ہلوگ قادر مطلق کو نہیں جان سکتے بلکہ خیال بھی نہیں کر سکتے۔

اکثر لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ عمل حاضرات سے کیا فائدہ ہے اور اس سے کیا حاصل معلوم ہوتا ہے یا روعوان نے کوئی صحیح خبر انسان کو دی۔ اسکا صاف جواب یہ ہے

کہ روحن کا کام انسان کو اُن امور کی اطلاع ہنیں دنیا جو وہ خود اپنی قوا سے دہنی کے ذریعہ سے دریافت کر سکتا ہو۔ اور بار بار ایسا بھی ہوا ہو کہ حالات صحیح عمل مذکور سے معلوم ہو گئے مثلاً ہر ایک شخص جانتا ہو کہ شہر چکے گوین آب شیرین طلع نہ تھا اور جتنے عالم تھے انکی یہ راجی تھی کہ میٹھا پانی شہر بھر میں کہیں ہنیں ہے۔ لیکن ایک عامل نے ایسا مقام بتایا کہ جب وہاں کھودا گیا تو میٹھا پانی نکلا اکثر لوگ ایسا امور یہ بلا تحقیقات اعتبار ہنیں کرتے لہذا ان لوگوں کو مین صرف یہ دیکھانا چاہتا ہوں کہ بر فرض تقدیر اگر یہ سب امور غلط ہوں تو بھی عمل حضرات کے ذریعہ انسانی کو یہ معلوم ہوتا ہو کہ روح بعد مرنے کے باقی رستی ہے اور ترقی کرتی رہتی ہے جو لوگ کتب متعلقہ عمل حضرات دیکھنے کے انہیں امر مذکور ثابت ہو جائیگا اور جو لوگ کتب مذکور سے واقف ہوں انکو امور متعلقہ عمل حضرات سے مطلق انکار کرنا چاہیے۔ کتاب ہذا کے چند صفحات ماقبل میں جو مین نے تحریر کیا دشاقیقین عمل حاضر پر اسکا دیکھنا بھی واجب ہے کیونکہ اسکے پڑھنے سے کتب مطلوبہ عمل حضرات کے پڑھنے کی ضرورت بہت کم باقی رہیگی۔ مین نے اُن امور متعلقہ عمل حضرات کا تذکرہ ہنیں کیا جو زمانہ سابق سے آج تک ہو تو رہے اور ہنیں یہ بیان کر سکا کہ ملک یورپ میں کہ قدر لوگ عمل مذکور کے مستعد ہو گئے ہن۔ بہت سے حکما اور اطبا عمل حضرات کے مستعد ہو گئے ہن لیکن انہوں نے اپنے اعتقاد کا اعلان و افشا ہنیں کیا لیکن جب قدر مین نے تحریر کی ہے اس سے ثابت ہو کہ ہر ایک شخص کو امور مذکور کی نسبت تحقیقات کرنا چاہیو اور اجتہاد اپوچ و پوچ نہ سمجھنا چاہیے۔ مجھو بھی چند امور کی صحت کی نسبت ایسا یقین فانی ہو کہ مین علماء کو یہ صلاح دوں گا کہ قبل اپنی راجی ظاہر کر تیکے وہ لوگ فی ہفتہ دو یا تین گھنٹہ چند ماہ تک کسی نشست عاملان مین شریک ہوں اور مین مکرر بیان کرتا ہوں کہ کوئی شخص ایسا مین نے ہنیں سنا جو نشست عاملان مین شریک ہو اسو

اور عمل حاضران کا معتقد نہ ہو گیا ہو خواہ اس خیال سے کہ بہت بڑی ٹری مشہور ہو
عمل حاضران کے معتقد ہو گئے خواہ اس وجہ سے کہ بہت سے امور عجیب ہو گئے اور
انکی تصدیق ہو گئی۔ اور خواہ اس وجہ سے کہ عمل حاضران سے یہ فائدہ نکلتا ہے کہ
میت کے بعد انسان میت ہی نہیں جاتا بلکہ اسکی روح باقی رہتی ہے اور ترقی کرتی
جاتی ہے۔ انسان کو صحیح حالات دریافت کرنے کی داسٹے اور اپنے فائدے کے لیے
ضرور دے کہ ان امور فوق العاد کی تحقیقات کرے جو قوت مقناطیسی۔ اشراق۔
اور عمل حاضران زمانہ جدید سے ظاہر ہوتے ہیں۔

حصہ دہم شہادت مضمت

مضمون ہذا کے اول مرتبہ ہونے میں میں نے ان تجربوں کا بالکل ذکر نہیں کیا تھا
جو مجھے خود درپیش ہوئے تھے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ میں نو واقعات عجیبہ کا دوست و
احباب کے مکاتون میں بلا واسطہ عامل کے معانیہ نہیں کیا جاتا تھا اور چونکہ
اب میں نو انکا ایسے حالات میں مشاہدہ کیا کہ جس کو کسی قسم کی غلطی نہیں واقع ہو سکتی
لہذا اب میں اپنی تحریرات سابقہ کا تذکرہ کرونگا۔ چند احباب کی یہ راجہ جو کہ اس قسم
شہادت انکے نزدیک زیادہ معتبرہ نسبت ان اشخاص کے ہو چکا ہے کہ وہ قبل میں سوچا
ہے اولاً میں ان تحقیقات کا تذکرہ کرونگا جنکو عموماً لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ انکی
وجہ بندریہ علوم طبیعیات نہیں معلوم ہو سکتی۔

سب سے اول مجھ کو اس قسم کے مشاہدہ کرنیکا موقع جکا ذکر کتابتہ
میں کیا گیا ہے مگر میں ملا اس زمانہ میں میں ایک ضلع متوسط میں مدرس تھا اور
مستر بال صاحب قوت مقناطیس پر اپنی رائے کا اعلان کرتے پھرتے تھے چنانچہ صاحب کو
ہمارے قصبہ میں آئی اور میں مع اپنے شاگردوں کے شریک جلسہ مضمون خوانی ہوا ہم لوگوں کا

نہایت دل لگاتھا۔ بڑی بڑی لڑکوں کے چھوٹے چھوٹے لڑکوں پر عمل کرنا شروع کیا اور
 کس قدر کامیاب بھی ہوئے چنانچہ مین خود بھی چند لڑکوں پر عمل کیا اور وہی امور
 ظاہر ہوئے جنکا مین نو مال صاحب کی مضمون خوانی کے وقت ذکر کیا تھا عمل کرنے میں
 میرا بہت دل لگ گیا تھا اور اکثر مواقع پر نہایت سرگرمی سے اس طرح پر عمل کیا کہ فری
 کے انکشاف میں کوئی دقیقہ تحقیقات کا اٹھا نہیں رکھا ان امور کی تفصیل آج مجھے
 اس طرح پر یاد ہو کہ گو یا کل ہو کر تھے عمدہ تجربوں کا حال حسب تفصیل ذیل درج کیا جاتا ہے
 ۱۔ وہ امور جنکا ظہور غفلت متناطیسی کی حالت میں ہوا۔ مین نو دو یا تین لڑکوں کو جو ۱۲
 برس سے ۱۴ برس کی عمر تک کے تھے باسانی بیہوش کیا۔ اور ہوش ہونے کی آزمائش
 اس طرح پر کی کہ انکی آنکھ کے ڈھیلے کھول کر دیکھے تو پتلی نہیں دکھائی دیتی تھی۔ ثانیاً
 ان لڑکوں کا چہرہ بہت متغیر ہو گیا تھا۔ ثالثاً جب وقت میں چاہتا فوراً انکی جس قوت
 کو دیتا تھا اور متعجب پیدا کرو دیتا تھا۔ سب کو عجیب تر واقعہ یہ تھا کہ کانسے سر پر قوت باطنی
 کے حصہ مقابل پر ہاتھ رکھتا تھا وہ قوت فوراً حد درجہ کی زیادہ ظاہر ہو جاتی تھی عرصہ
 تک مجھے یہ خیال رہا کہ میرے حسب وخواہ معمول اپنی قوت خاص کا اظہار کرتا تھا لیکن
 اتفاق سے مجھے معلوم ہوا کہ جب مجھے کانسے سر پر انگلی رکھنے میں غلطی ہوئی تو وہ قوت
 باطنی نہیں ظاہر ہوئی بلکہ دوسری قوت باطنی کا اظہار ہوا۔ اس قسم کے امور میں میرا
 دل بہت لگتا تھا اور تنہائی میں تجربہ کرنے سے محکوم اطمینان ہو گیا کہ جن لوگوں کا
 معمول ہوئے کی نسبت اظہار شوق ہوتا تھا وہ اشارہ کرنے سے یا میرے کسی ایما و دی
 کے آنکے خیالات پر اثر کرنے سے نہیں پیدا ہوتا تھا مین نے ایک گلی شریں خاص
 مقامات تو اسے باطنی کے نشانات بنے ہوئے تھے اور اسکا حال لڑکوں کو مطلقاً نہیں
 معلوم تھا اور جب کبھی مین نے اسکے بموجب جس ترتیب سے مختلف مقامات کانسے سر
 پر انگلی رکھی تو اسی ترتیب سے اسکے مقابل کی قوت باطنی کا اسی طرح پر اظہار ہوا کہ

اس میں غلطی کی طرح ہونا ممکن تھی اور انکا اظہار ازراہ تصنع محیط انسان سے باہر تھا۔ سب سے عجیب تر امر یہ ہے کہ عامل و معمول میں ایک قسم کا توازن و خیالات ہو جاتا تھا۔ جب میں بھی معمول کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتا تھا تو وہ اپنے ہاتھ کو اس طرح محسوس کرتا یا نہ کہ یا زبان سے لگتا کہ اس طرح میں اپنے ہاتھ سے کرتا تھا میں نے اکثر انکو اس طرح نشہ میں کر دیا کہ ایک گیلان پانی بھر کر دیدیا اور کہا کہ یہ شراب ہو اور آٹکے کپڑے یہ لکڑی اور آواز کہ ان میں آگ لگ گئی۔ میں ذہبت آدمیوں کو برابر کھڑا کیا اور ایک کنارے پر معمول کو کھڑا کیا اور ایک جانب میں کھڑا ہوا اس وقت چپکے سے بھی اگر کوئی شخص میرے چپکی لیتا تو اسکو بھی اسی مقام پر تکلیف ہوتی اور کہتا کہ کسی نے میرے چپکی لے لی اور اگر میں اپنے منہ میں نمک یا شکر لیتا تو فوراً وہ کہتا کہ میں کیا کھا رہا ہوں۔ جاری عاملوں نے خواب سے امور عجیبہ و غریب کی وجہ بیان کی ہے اس سے محالو آج تک اطمینان نہیں ہوا کہ سوا سٹے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ لڑکے کو کوئی امر محسوس نہیں ہوتا اور نہ اسکو کوئی ذائقہ معلوم ہوتا ہے بلکہ اسکو کسی عجیب قوت سامعہ سے آں امور کا علم ہو جاتا ہے لیکن یہ امر میرے تجربہ کے خلاف ہے کہ سوا سٹے کہ اکثر میں نے آزمائش اس طرح پر کی کہ معمول کو میرے فعل کا علم نہ ہونے پایا۔

۲۔ امور عجیبہ چونکہ ظہور بیداری میں ہوتا ہے جب میں چند لڑکوں پر عمل متعدد مرتبہ کر چکا تو وہ حالت بیداری میں بھی ایسے نازک طبیعت ہو گئے تھے کہ میں انکے اعضا میں بڑی آسانی سے تشنج پیدا کر سکتا تھا اور چند اتفاقات و ثنابت ہوا کہ وہ تشنج یا سختی عضو خیالی نہیں ہے بلکہ اصلی ہے کہ سوا سٹے کہ ایک مرتبہ ایک لڑکے کے ہاتھ پالوئن بالکل منفلوج ہو گئے تھے کہ کھانا کھانے کا گھنٹہ بجا میں نے فوراً ہاتھ اسکے جسم پر پھیرا اور کسب قدر اسکو بہت اصلی پر لے آیا اور ہم دونوں آدمی کو ٹپے نیچے اتر جب کھانے کی پلیٹ طفل معمول کے سامنے آئی تو اسکا ہاتھ نہیں جھک سکتا تھا۔ آخر مجھے زبان کی کچھ نہ کہا

بلکہ میرے دیکھنے کا منظر یہ ہے جب میں فی اسکی جانب دیکھا تو میں اس کے پاس گیا اور وہ میں
مرتبہ ہاتھ پیرنے سے اس کے ہاتھ کو نرم کیا چنانچہ وہ اپنے کھانے میں مصروف ہوا۔ یہ
ایک عجیب واقعہ تھا کہ سو اسے کہ جب اس کا کوٹھے پر سے آیا تو وہ جانتا تھا کہ میں بالکل
اچھا ہوں اور اس کے جسم میں سختی اس وجہ سے آگئی تھی کہ اس کے خیال نے رفد کیا تھا اور
وہ اپنا ہاتھ اٹھانا چاہتا تھا معمول مذکور یا دیگر طفل معمول اپنے حواس میں جس حالت کو
جس وقت چاہتا تھا سو قوت کر دیتا تھا۔ مثلاً تھوڑے عرصہ تک اسکی قوت شامہ یا سامہ
مطلق جاتی رہتی تھی اور اس کا حافظہ اس قدر جاتا رہتا تھا کہ وہ اپنا نام بھی نہیں بتا سکتا تھا
چنانچہ وہ اپنا نام بھول جانے سے بہت ذبح اور خفا ہوتا تھا اور یہ قوت حافظہ اس پر چر
محدوم ہو جاتی تھی کہ ہر چند مرتبہ اس کے چہرے پر ہاتھ پیر کے میں یہ کہتا تھا کہ اب نام
بتاؤ جب دوسرے شخص سے میں ذچہ لیم کے بعد اس کے چہرے پر ہاتھ ڈوڑا یا اور
کہا کہ اب تو تمہیں اپنا نام یاد ہے تو اس وقت اس کا چہرہ لبشاش ہو گیا اور وہ کیفیت ظاہر
ہوئی جو الفاظ بھولے ہوئے کے یاد آ جانے سے ہوتی ہے۔

زمانہ سابق میں دربارہ ایسے امور کے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ وہ معمول کی چالاک
اور فریب دہوتے ہیں۔ آج کل کے علما انکو واقعات صحیحہ تصور کر کے آنکے وقوع
اسکی وجہ یوں بیان کرتے ہیں کہ وہ جذب اور اشاری سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور عامل
کے اثر سے جو معمول پر ہوتا ہوا بکار کرتے ہیں۔

سیری دانست میں یہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ میری رائی کو تقویت اس وجہ سے اور بھی
ہوئی کہ جب اشخاص وجہ مذکور بتاتے ہیں تو وہ ان واقعات کے صحیح ہونے کا انکار
کرتے ہیں جبکہ سبب حدوث وجہ مذکورہ بالاس نہیں دریافت ہو سکتا واقعات متعلقہ
کا نسبہ سر و بنیالی عامل و معمول و حالت اشراق بوقت غفلت ہذا بلکہ قوت مثالیسی سے ان
لوگوں کو انکار ہے جو امور متعلقہ عجم و روح کا مطالعہ کرتے ہیں حالانکہ ان امور کی سیکر

آدنی تحقیقات کا لٹینی کر چکے ہیں۔ ایسے مشاہدات ذاتی سے مجھے ایک قسم کا تجربہ ایسا ہو گیا تھا کہ میں عمل مقناطیسی سے بیوشی پیدا ہو جانے میں جو حالات معمول پر طاری ہو جاتے تھے فوراً دریافت کر لیتا تھا اور اکثر عام و خاص طور پر میں ڈانٹکا مشاہدہ کیا لیکن ہر مرتبہ مجھ کو یقین کا مل اس امر کا ہو گیا کہ کسی قسم کا فریب نہیں ہوا۔ ڈاکٹر کارنر صاحب کی رائے ابھی تک یہ ہے کہ عمل حضرات جو شعبہ سے متبرہ وہ اصل میں معمول کے دیگر ویسا ہی اثر کرتا ہے جیسے بذریعہ عمل مقناطیسی ہوتا ہی ابتدائیں ان دونوں قسم کا وہ فرق تحریر کرونگا جو میں نے جواب اخروی بائبل تحریر کیا تھا۔

۱۔ معمول بذریعہ قوت مقناطیسی کو اپنے مشاہدات اور سموعات کے بارے میں کبھی شک نہیں ہوتا۔ اسپر ایک حالت جواب طاری ہوتی ہے اور اسکو امور غیر ممکن کی نسبت مطلق نہیں خیال ہوتا علوہ اسکے وہ یہ مطلق نہیں خیال کرتا کہ جو کچھ مجھے دکھائی دیتا ہے وہ اصل میں مطابق ان امور کے ہے جو زمرہ ہوا کرتے ہیں یا نہیں اسکے جاتی ہوتے ہی اسکو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ چند لمحہ قبل میں کیا تھا اور کہاں تھا اور یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ کمرہ معنوں جوانی سے لندن میں کیونکر آگیا حالانکہ آدھ گھنٹہ بھی اسکو آؤ سوئے نہ گذرا ہو گا یا یہ کہ وہ دو کوش پر سحر ظلمات میں طوفان کی وجہ سے کیونکر آگیا یا گرم جنگلوں کے شیر کے سامنے کیونکر پوچ گیا۔ سٹر سوم اور گپی صاحب کو عالموں پر کیفیت مذکورہ بالا نہیں طاری ہوتی چنانچہ اسکا اقبال مخالفین کو بھی ہے کیونکہ انکا حافظہ باقی رہتا ہے اور وہ تحقیق کرتے رہتے ہیں اور اکثر خود بھی آزمائش کر لیتی تدریجاً بتاتے ہیں۔

۲۔ عال بذریعہ قوت مقناطیسی خاص خاص اشخاص نازک مزاج پر عمل کر سکتے ہیں نہ کہ عموماً ہر ایک شخص پر جیسا کہ بائبل صاحب نے فرض کر لیا ہے چنانچہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایسے اشخاص بہت کم ہیں اور میں بھی تو انکو شروع میں معمول تے کا عادی کر لیتے ہیں اور جن اشخاص کو ایسے اجتہادی عمل کی ضرورت نہیں ہوتی ویسے اشخاص

شاید سو میں ایک کے حساب سے ٹکٹنگے لیکن وہ اشخاص جو بڑے بڑے عامل عامل مل مانسہ
مشاہدہ کرتے ہیں وہ بکثرت ہیں جو لوگ مشہور اور آلی صاحبان نشست میں
شریک ہوئے ہوتے آھنوں نے سیکڑوں مرتبہ واقعات عجیبہ کا مشاہدہ کیا ہوگا اور
اسکی تصدیق بڑے ٹکٹنگے نراج حکما بھی کرتے تھے۔

لہذا یہ دونوں قسم کے امور بالکل مختلف قسم کے ہیں۔ لیکن انہیں ایک قسم کا قوت
اور یہ قوت اس کے خلاف جسکی جانب عامل اشارہ کرے عامل نہ کہ ہمارے جو واقعات عجیبہ
کو محسوس کرتے ہیں ہمیشہ مانع قوت متناطیسی ہوتے ہیں اور انہیں ذریعہ تہ کل
حوادث محض مثل غفلت و بیہوشی اور سختی اعضا اور عجیب قوت حسیہ کے ظاہر ہوتے ہیں
برعکس آسکے معمول قوت متناطیسی ہمیشہ عامل ہوتے ہیں۔

پس وہ امور جو مذکور ہوئے ان سے ان دونوں قسم کے امور میں فرق صریح معلوم
ہو گیا لیکن جس طرح پر اکثر مشہور علماء اپنے قیاس خاص پر ایسے امور کو متناطیسی نہیں
کر سکتے اسکی تصریح چنداثر مند درجہ نمینہ کتاب سے ہوتی ہے۔

۳۔ تجربہ و آزمائش واقعات روحانی۔ ۱۲۔ برس تک میں گرم ممالک کی سیر کرتا رہا
اور علوم موجودات کی تحقیق و تدقیق میں مصروف رہا اور اکثر مین نے سنا کہ امریکہ اور
یورپ میں نیز خود بخود حرکت کرنے لگتی ہے اور روح بذریعہ خاص اصوات جواب
دیتی ہے۔ اور چونکہ محکومہ معلوم ہے کہ اکثر ایسے روحانروہانی میں جنہ آج کل کے علما
انکار کرتے ہیں اور اسکی یہ وجہ ہے کہ وہ انکا سبب نہیں جانتے لہذا میں نے یہ ارادہ
کیا ہے کہ جب میں مکان کو واپس جاؤنگا تو اسبار میں تحقیق کرونگا۔ اس میں شک نہیں
کہ سچپس برس تک مجھ کو مخلوق و لیشور کے وجود پر اعتبار نہ تھا اور مجھ کو ان واقعات پر بھی
مطلق اعتبار نہ تھا جو اکثر عامل بیان کیا کرتے تھے اور اب جو میری رائے بدل گئی تو اسکی یہ
وجہ ہے کہ شہادت کاملہ اسبار میں پہنچی۔ میں نے ان امور پر اسوجہ سے اعتبار

نہیں کیا کہ انکی وجہ سے ہلوگون کا یہ خیال باقی رہتا ہے کہ مرنے کے بعد بالکل آدمی نیست و نابود نہیں ہو جاتا بلکہ اسکی روح باقی رہتی ہے اس ۲۵۔ برس کے زمانہ میں مین موت کا تین مرتبہ منتقل ہو چکا اور اسوقت صرف مجھ کو دنیا چھوڑنا اور خواب دکھا پر آمادہ ہونے سے کسی قدر رنج ہوتا تھا۔ اور حالت تندرستی میں مجھ کو امور مذکور کا مطلق نہیں خیال ہوتا تھا۔ مجھ کو یقین کامل ہوا کہ روح کے باری میں کوئی شخص اپنی رائے نہیں دیکھتا اور روح فی الواقع جسم سے ایک علیحدہ شے ہے لہذا میں نے جب روحانیت کی باری میں تحقیق و تدقیق شروع کی تو اسوقت مجھ کو کوئی خیال اسکی خلاف نہیں تھا۔ سوچ کر اسلئے میں ایک عالم و قانون دان دوست کو مکان یرمین فر ایک واقعہ روحانی کا مشاہدہ کیا وہاں پر صرف اس کے خاندان کے لوگ تھے ہم لوگ ایک گولی میز پر باہر رکھے ہوئے بیٹھے تھے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد میز نے حرکت کرنا شروع کی۔ میز پر نہیں کھاتی تھی اور نہ کھڑی ہو جاتی تھی بلکہ اس میں ایک قسم کی ایسی حرکت ہوتی تھی جیسا کہ قدم قدم چلنے کی آواز آتی تھی اور اسکی وجہ سے میں میز پر چھو جاتی تھی اور آواز کھٹ کھٹ کی آتی تھی اسوقت تحریر ذیل قلم بند کر لی گئی تھی کہ لوگوں کو اطلاع دیجئے کہ المرقوم ۲۲۔ جولائی ۱۹۴۷ء۔ میں اپنے دوست اور اسکی زوجہ مع انہی دو ایک کون کے ایک چوب لو کی میز کے پاس بیٹھا تھا دن کو آدھ گھنٹہ کے بعد میز کو حرکت ہونے لگی اور آہستہ آہستہ آواز آنے لگی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد یہ آواز بڑھنے لگی اور میز کی حرکت کو جی بے شک ترقی ہوئی کہ ہلوگون کو اپنی اپنی کرسیاں ہٹا نا پڑیں یہ کیفیت دو گھنٹے تک رہی جب یہ واقعہ ہو چکا تو میں نے خود میز کو حرکت دینا چاہا تو معلوم ہوا کہ اسکی حرکت دینے میں بڑی قوت چاہیو۔ جب ہم لوگوں کے ہاتھ میز پر رکھ کر تھے تو دریافت کرنے سے معلوم ہوا تھا کہ کھٹ کھٹ ہونے کی آواز انسان کو ذریعہ سولسی نہیں پیدا ہو سکتی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد میں نے ایک ایک آدمی میز کے پاس بٹھایا لیکن وہی حرکت

ہوئی اور آواز میرے نکلی اور ایک مرتبہ ہم لوگ سب بیٹھے ہوئے تھے، میں نے کہا کہ آپ سب صاحب ایک ایک منیر کے پاس سے اٹھ جائیں لیکن منیر کی وہی کیفیت تھی اور جو لوگ اٹھتے گئے آواز کم ہوتی گئی اور جب آخری آدمی اٹھ گیا تو ایسی آواز آئی کہ جیسے کسی سطون پر گولسا مارنے یا منیر کے نیچے پائون دے مارنے سے آتی ہو یہاں تک کہ میں نے آواز سنی اور محسوس بھی کی۔ ممکن نہ تھا کہ سوا تیرے کوئی اور ان آوازوں کا باعث ہوتا لیکن مجھے یہ خوب معلوم ہے کہ وہ آواز میں نے نہیں سید کی تھی۔ ان آوازوں کا ذکر نہ کرنا چاہیے یہ معلوم ہوتا کہ کل مجمع حاضرین ان آوازوں اور حرکات منیر کا باعث تھا اور کل آدمی اس فربہ ہی میں شریک تھے۔ دوسرے مرتبہ آدھ گھنٹہ تک جلوگ انگریزا منیر پر بیٹھے رہے لیکن کوئی آواز نہ نظر نہ آئے۔ بعد اسکے جب ہم چھوٹی منیر پر گئے تو کھٹ کھٹ کی آواز آنا شروع ہوئی اور منیر کو حرکت ہوئی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد جلوگ پھر منیر پر گئے وہاں اس مرتبہ چند لمحہ کے بعد آواز اور حرکت شروع ہوئی۔

بذریعہ ایک پایہ کے منیر ہمیشہ ترجیحی گھومتی تھی ایسے کہ آگے بڑھتی جاے۔ کبھی یہ حرکت تبدیل ہو جاتی تھی یعنی منیر کی حرکت کرے بھر میں مثل حرکت سانپ کے ہو جاتی تھی۔ غرض کہ ایسے واقعات کچھ سا مرتبہ مجھ کو پیش آئے اس میں شک نہیں کہ یہ کل حرکات منیر ایک شخص سے ہو

سے ہو سکتی تھیں اگر دوسرے اشخاص اسکو نہ روکیں۔ لیکن ہمارے تجربوں کا ظاہر ہو گیا کہ کبھی اس قسم کا موقع نہیں دیا گیا لہذا ایسا خیال نہ کرنا چاہیے کہ کبھی ایسا موقع ہوا ہوگا برعکس اسکے اس قسم کی آوازیں ہم نہیں پیدا کر سکتے تھے۔ یہ کھٹ کھٹ کی آواز اسی طرح کی تھی جس طرح کوئی شخص اپنے بڑے ناخنوں سے منیر کے نیچے سے بجائے اور چونکہ سب لوگوں کی ہاتھ منیر پر تھے اور میں انکو دیکھ رہا تھا اسوجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ آواز کسی کے ہاتھ سے نہیں پیدا ہوتی جو۔ یہ اعتراض کہ اگر کوئی آلہ منیر میں بندھا ہو تو منہ در

وہی ہی آواز پیدا ہو سکتی ہے لیکن تجربہ نامے مذکورہ سے معلوم ہو گا کہ اگر ایسا ہوا تو ضرور کہ اس فریب میں کل شریک ہوں۔ سابق میں ہم نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ ہم آدھ گھنٹہ تک خاموش بیٹھے رہے اور کچھ آواز نہ آئی یہ امر ایسا ہو کہ اس سے یہ نہیں خیال کیا جاسکتا کہ چار تعلیم یافتہ اور لائق اشخاص اپنی اوقات ایک شعبہ میں جو بنی فریب ہوتا ہرگز نہ ضائع کرتے۔ اس موقع پر جو واقعات میں نے قلمبند کیے تھے اس میں کاخبر فقرہ یہ ہے۔ ان تجربوں سے مجھ کو اطمینان ہو گیا کہ متعدد اشخاص کے میز پر ہاتھ لٹکے بیٹھے سے ایک قوت غیر معلومہ پیدا ہو جاتی ہے۔

قبل مشاہدہ کرنے واقعات مذکور کے مجھ سے ایک صاحب سے ملاقات ہوئی تھی چنانچہ انھوں نے عجیب واقعات کے اپنے گھر میں ہونے کا تذکرہ کیا تھا۔ ان کے ایک یہ تھا کہ مختلف اشیا کو بلا لمس حرکت ہوئی تھی۔ صاحب مذکور نے مجھ سے یہ کہا کہ تم لندن میں میم مارشل کے پاس جاؤ وہ ان امور میں بڑی مدخلت رکھتے ہیں چنانچہ ماہ دسمبر ۱۹۰۶ء میں نے میم مذکور کے مکان پر جا ناشرع کیا۔ میرے ساتھ اکثر ایک ایسا میرا دوست جایا کرتا تھا جو نہایت شکی مزاج تھا اور اس کو علم کیمیا اور جبرائیل میں دستگاہ کامل حاصل تھی۔ جن امور کا میں نے مشاہدہ کیا ان کی دو جزو پر تقسیم ہو سکتی ہو اول قوت دہنی اور دوم واقعات متعلق جسم۔ ان دونوں قسموں کے واقعات متعدد ہیں لیکن میں وہ چند امور بیان کروں گا جو بہت صاف اور محدود والا صلیبت ہیں۔

۱۔ ایک چھوٹی میز جس پر چار آدمیوں کے ہاتھ رکھے ہوئے تھے فرش سے ایک فٹ بلند ہو گئی اور قریب ۲۴ لمب کے ہوا میں معلق رہی۔ جو دوست میرا علمی دوست تھا ہوا دیکھ رہا تھا اس نے میز کے نیچے کا حصہ اور لوگوں کے پاؤں ہوا میں معلق دیکھے اس موقع پر میم مارشل کے اور میرے ہاتھ میز پر رکھے ہوئے تھے۔

۲۔ جس وقت بڑی میز کے پاس میں بیٹھا تھا اس وقت اس ٹی میرے بائیں جانب اور

سٹر آر د اپنی جانب بیٹھے تھے اور ایک دوسرا جاس ٹی بجا رہی تھیں لیکن وہ باقاعدہ کر کے فرش پر جاتا رہا اور میرے پاؤں پر سے ہو کر سٹی کے پاس گیا اور وہاں آکر انکی پڈلیوں سے لگ کر ستر بلند ہوا کہ میرے اوپر دکھائی دینے لگا میں اور سٹر آر کی جانب دیکھا کیسے اور اس طرح حرکت کرتا تھا کہ جیسے کوئی چھوٹا لڑکا شکوہ حرکت دیتا ہو اور یہ شکل اٹھاتا ہو یہ دونوں واقعات میں نے ہنوت دیکھے تھے جسوقت ہوا کی روشنی ہو رہی تھی۔

۳۔ ایک کرسی پر سٹر آر کی کوئی رشتہ وار بیٹھی تھی دفعۃً وہ کرسی زمین سے ہٹ بیگئی۔ بعد ازاں جب وہ عورت باجہ پیا تو بچا کے میز کے پاس کے بیٹھنے لگی تو کرسی ہٹ گئی اور جب اسنے کرسی اپنی جانب کھینچی تو وہ پھر ہٹ گئی اس طرح تین مرتبہ ہوا اور بعد اسکے وہ کرسی زمین پر ہنر جم گئی کہ اٹھائے نہیں آتی تھی بعد اسکے سٹر آر نے شکو اٹھانا چاہا تو اسکے اٹھنے میں بڑا زور کرنا پڑا۔ یہ نشست دن کو ہوئی تھی اور جس کمرے میں ہلوگ بیٹھے تھے وہ نیچے کا کمرہ تھا اور زمین دو دروازے تھے۔

اگرچہ واقعات مذکورہ بالا ان اشخاص کے نزدیک نہایت عجیب اور غیر ممکن الوقوع ہوں لیکن میں بالیقین کہتا ہوں کہ انکا مشاہدہ اسی طور پر کیا گیا جسطور پر بیان کیا ہے اور وہ شعبدے نہیں تھے۔ قبل شروع ہونے عمل حضرات کے میں مرتبہ کرسی اور میز کو الٹ کے دیکھ لیا کرتا تھا اور معلوم ہو جاتا تھا کہ انہیں فرش سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ میں کرسیوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بدل دیا کرتا تھا اکثر واقعات میرے ہاتھ کے ذریعہ سے ہوتے اور انکو عالموں سے کچھ تعلق نہ تھا وہ واقعات اسبقہ صحیح ہیں جسقدر لوہے کا مقناطیس کی جانب حرکت کرنا صحیح ہے علاوہ اسکے وہ غیر ممکن الوقوع یا خلاص قیاس نہیں ہیں۔ واقعات ذہنی جو اکثر ظہور میں آئے وہ یہ تھے کہ اشخاص موجودہ کے نام معلوم ہو جاتے تھے یا انکی عمر یا دیگر حالات موجودہ بتا دیے جاتے تھے میں شک نہیں کہ انکا اظہار نہایت شک

اور توقف کے ساتھ ہوتا جو لیکن جب اظہار کامل ہو جاتا ہے تو سہین کوئی شک نہیں باقی رہتا مشکوک مزاج لوگوں کی عموماً یہ رائے ہو کہ جواب کا جلد یا عرضہ میں ملنا لیاقت عامل پر موقوف ہے یعنی اگر وہ زیادہ ذہین ہو تو جلد نام بتا دیگا ورنہ دیر لگے گی۔ نام دریافت کرنے کا عموماً یہ قاعدہ ہو کہ جس شخص کو نام دریافت کرنا ہو وہ چھپے ہوئے حروف پر انگلی دوڑائے اور جس حرف پر آواز سنائی دے منجملہ دیگر حروف نام کے ہوگا۔

اب ہم وہ چند تجربے بیان کریں گے جو ہمیر خود گذرے ہیں اور اس سے دریافت کریں گے کہ وہ خیالات کہاں تک صحیح ہیں۔

جب بن اولاد روح سے ہمکلام ہوا تو میں نے حتی الامکان کوئی فعل ایسا نہیں بہنے دیا جس سے کہی میرے مطلب دلی کا اظہار ہوتا کس واسطے کہ میں نے نہایت استقلال کے ساتھ حروف پر انگلی رکھی تھی۔ باہم اولاد میرے بھائی کے مرنے کا مقام یعنی پارا بعد اسکے اسکا نام ہریرٹ اور سب سے آخر میری درخواست کے بموجب ہنری ڈالٹریس کا نام جیسے آخری ملاقات میرے بھائی سے کی تھی بتا دیا اس مرتبہ ہم چھ ہفتی صمیم آسٹل کے مکان پر پہلے پہل گئے تھے اور میرا کسی شخص کا سوا ایک کے صمیم مذکور کو نام نہیں معلوم تھا منجملہ حاضرین مذکور کے ایک میری بڑی بہن تھی اسکی شادی ہو گئی تھی لہذا اسکا نام میرے نام کی وجہ سے کسی طرح نہیں معلوم ہو سکتا تھا اس موقع پر ایک نوجوان صمیم رشتہ دار سٹرا کی بھی موجود تھی انکو لوگوں نے اطلاع دی کہ روح سے ہمکلام ہونا چاہتی ہے صمیم صاحبہ مذکور نے وہی حروف سامنے رکھے اور ایک ایک حرف پر انگلی رکھی بلکہ ایک ہی مرتبہ میں نیپس کو حروف پر دوڑا دیا میں انکی جانب دیکھتا رہا اور جن جن حروف پر نیپس پہنچنے سے آواز آئی انکو لکھتا گیا اور بعد حروف ملائے کہ جو نام پیدا ہوا وہ نامس و تھیک تھا۔ میں نے پہلے خیال کیا کہ اخیر حصہ نام میں کسی قسم کی غلطی تھی لیکن معلوم ہوا کہ وہ نام صمیم مذکور کے باپ کا تھا۔ اس موقع پر اکثر شہس

اور مقامات کے نام بذریعہ حروف بتا دیے۔ ان دو سالوں کا واسطے تذکرہ کیا گیا کہ مجھے یقین کامل ہے کہ ان ناموں کے دریافت کرنے کا عامل کو کوئی موقع نہیں دیا گیا۔ دوسری مرتبہ میں اور میری ہم شیرہ مع ایک اور سیم کے جویم پارشل سے واقف نہ تھی مگر اور اس مرتبہ ہر معلوم ہوا کہ یہ بالکل غلط ہے جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ عامل فہنی زمانہ سے نام دریافت کر لیتا ہو۔ اس اجنبی سیم نے اصرار کیا کہ میرے ایک عزیز مرحوم کا نام بتا دو تو میں جانوں کہ تم کئی عامل ہو غرض کہ اس عورت نے حروف پر انگلی رکھنا شروع کی تو میں نے لکھ لکھ کر اس عورت سے کہا کہ حروف غلط ہیں لیکن جب حروف مجتمع کیے گئے تو معلوم ہوا کہ نام کی جتنی آٹھ طریق ہوتی ہیں یعنی اس عورت کے عزیز مرحوم کا نام جھکا کا تھا۔ دوسرا عجیب و غریب واقعہ یہ ہے کہ میں نے نیز کو خوب اچھی طرح سے چاروں طرف دیکھ لے ایک چھٹی کے کاغذ پر نشان بنایا اور اس کا اندازہ مع ایک پیل کی نیز کے نیچے رکھ دیا بعد وہ سب لوگوں نے اپنے اپنے ہاتھ میرے پر رکھ دیے۔ چند لمحہ کے بعد متعدد آوازیں آئیں چنانچہ اس کاغذ کو اٹھا کر دیکھا تو شیر لفظ درلیم لکھی ہوئی تھی۔ دوسری مرتبہ میرا ایک دوست باہر سے آیا اور یقیناً اس کا نام سیم پارشل کو نہیں معلوم تھا۔ وہ میرے ہمراہ سیم مذکور کے مکان پر گیا پہلے اس سے چند الفاظ اس کے بیٹے کے بعد اس کے ایک کامیہ کے نیچے رکھا گیا۔ چند لمحہ کے بعد اس کاغذ کو اٹھا کر دیکھا تو شیر اس کے بیٹے کا نام یعنی چارلی ٹی ماڈ لکھا ہوا تھا۔ میں شک نہیں کہ ان مواقع پر کوئی کل نیز کے نیچے نہیں تھی اب صرف یہی خیال کیا جاسکتا ہے کہ سیم پارشل اپنا بوٹ اتار دیا تھیں اور نام وغیرہ سب اپنے ہاتھوں کے انگوٹھے سے لکھ دیا کرتی تھیں اور پھر اپنا بوٹ پہن لیتی تھیں حالانکہ ہاتھ میں ہر رکھے رہتی تھیں۔

کئی مہینے سے میں سیم پارشل کے مکان پر نہیں جاتا اور میں نے ان امور کے پیدا کرنے کی اپنے مکان پر کوشش کی۔ میرے دوست مسٹر آر کو تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی مہارت

ہو گئی کہ میز پر ایک خفیف سی حرکت ہونے لگی لیکن ایسی کہ اگر کوئی اور شخص اُسکو دیکھے تو وہ کہے گا کہ شراٹین کی حرکت سے میز کو حرکت ہوتی ہے۔ مگر جس طرح پر ہم لوگوں کو جڑ بات ملتے تھے اُس سے ہموار طریقہ ان تھا کہ اس حرکت کے صرف ہم ہی لوگ باعث نہیں ہیں۔

چہنچہ اپنے کل احباب کو آزمایا کہ کون ایسی قدرت رکھتا ہو کہ جداگانہ آواز میرے پیدا کر سکتا ہو کسو اسطے کہ یہ واقعہ ایک عجیب ہو اور وہ ہم خود نہیں پیدا کر سکتے۔ ۳۶
میں میری ہمشیرہ نے دریافت کیا کہ ایک عورت میں ایسی آوازیں پیدا کرنے کی قوت ہی چنانچہ اُن واقعات کا میں نے اپنے گھر میں مشاہدہ کرنا شروع کیا آئین سے چند عہدہ واقعات حسب ذیل درج ہیں۔

جب ہم لوگ ایک بڑی میز پر بیٹھنے اور اپنے اپنے ماتھے آپس پر رکھاریے تو چند لمحے کے بعد آواز کھٹ کھٹ کی شروع ہوئی وہ آواز میرے بچے کے مختلف حصوں سے آتی تھی جیسے کس کے دیمارنے سے آواز آتی ہے اور کبھی ایسی جیسے کوئی تھپڑ مارتا ہو کبھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ناخن سے کھج رہا ہو اور کبھی یہ کہ کوئی گھس رہا ہو۔ یہ آوازیں بہت جلد بدل جایا کرتی تھیں کبھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسی آواز ہم تیر پر کرتے ہیں ویسی ہی میز کے بچے سے آتی ہے۔ اور کبھی ایسا معلوم ہوا کہ کوئی شخص سیٹی بجا رہا ہو اور کوئی میز کے بچے سے تال دے رہا ہو۔ اور اکثر بذریعہ ان آوازوں کے میز کے بچے سے گانے کی صدا آنے لگتی تھی۔ پس جو خام خیالات لوگوں کے ہیں وہ محض غلط ہیں کیلئے کہ واقعات مذکور میرے مکان پر اور میرے ہی میز پر ہوئے حالانکہ اُس مکان میں خوب اچھی طرح سے روشنی تھی۔ ہمیں شک نہیں کہ جب پہلے آوازیں آتی ہیں تو اسوقت سامع کو معلوم ہوتا ہو کہ کوئی پانوں سے زمین پر تھکی دیتا ہو۔ اس منع شک کی واسطے ہم لوگ اکثر میز کے بچے جھک گئے اور دیکھنے لگے لیکن وہ آواز نہ بند ہوئی علاوہ اسکے آواز صرف ایک مقام پر محدود نہ تھی بلکہ کل میز میں اُسکی حرکت پہنچتی تھی۔ لوگوں کی دوسری ہے

یہ ہر کہ عامل اپنے کسی عضو کو چٹھانا ہو چنانچہ علما کی یہی رائے ہے۔ اگر یہ رائے صحیح ہو تو کوئی ایسا شخص پیش کرنا چاہیے جسکے عضو شل کھٹانے یا پھٹ پھٹانے یا کھرچنے یا گھسنے یا تھپڑ مارنے کے بولین۔ یا وہ اس سرعت ہو جو سرعت کہ آواز میزین ہو یا سختی صدائین نے یا عضا اس طرح چٹھین کہ مال نہ جانے پائے۔ علاوہ اسکے ضرور ہو کہ ایسے عضا کے چٹھنے سے یہ بھی نہ معلوم ہو کہ اسکے خاص بدن سے آواز آتی ہو بلکہ یہ معلوم ہو کہ میزین سے آواز آتی ہو اور جن تک ایسا کوئی شخص نہ پیدا کیا جائے میں اس قیاس کو غلط سمجھتا ہوں۔

اس سے زیادہ عجیب تر واقعہ یہ گذرا کہ اکثر ایسے حالات میں جبکہ قوت جسمانی کا کچھ بھی تعلق نہ تھا بہت بڑی قوت کا اثر ظاہر ہوا مثلاً بارہا ہم لوگوں نے ایک میز کے گرد جسکے نیچے کا قطر قریب ۲۰ انچ کے ہو گا کھڑے ہو کے اپنے اپنے ماتھے وسط میز پر رکھے۔ ٹھوڑے عرصہ کے بعد میز حرکت کرنے لگی اور چھ انچ سے ایک فٹ تک زمین سے بلند ہو گئی۔ اور وہ اس قدر سے ۲۰ سکنڈ تک ہوا میں معلق رہی۔ سو وقت ایسا ہوا کہ اکثر لوگوں نے میز کو چھوا اور دیا بھی۔ اول مرتبہ دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی شخص اسکو پیسے اٹھائے ہوئے ہو جس رفع شک کے واسطے میں نے دوسرے مرتبہ میز کے ڈنڈے کے نیچے اس طرح پرکا غزل لگایا کہ اگر میز کو حرکت دیجاتی تو وہ کاغذ پھٹ جاتا۔ اور اس امر کی سکھو اطلاع نہ دی چنانچہ حسب معمول میز بلند ہوئی اور اس طرح کہ گویا کسی جانور کی پیٹھ پر رکھی ہوئی تھی اور بلند ہو کر بیٹھ گئی پھر دوبارہ بلند ہوئی اور دفعہ گریڑی۔ سو وقت میں نے فطراب کے ساتھ میز کو اٹھایا اور لوگوں کو دیکھا یا کہ میں نے اس میں نہایت مہین کا غزل لگا دیا تھا اور اس میں کوئی فر نہیں پہنچا سب لوگ یہ دیکھ کر نہایت متعجب ہوئے چوبیس مرتبہ اس طرح کا غزل لگنا جس طرح اوپر مذکور ہوا وقت طلب تھا لہذا میں نے ایک چکر بنایا اور اسکو کاغذ سے منڈھ کے میز کو اس میں اس طرح پر رکھ دیا جیسے کہ کنوئین میں رکھ دیا جائے اور چونکہ یہ میز قریب ۱۸ انچ کے بلند تھی لہذا وہ زن و مرد جو میز کے گرد بیٹھے تھے انکے پاؤں میز کے اندر

نہیں جاسکتے تھے اس تدبیر سے بھی مینز کا بلنہ ہونا نہیں موقوف ہوا اور عامل کے ہاتھ سب لوگوں کے سامنے میر پر رکھے رہا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تاتھا کو کوئی اور ہی قوت مینز کو اٹھاتی ہے۔ ایسی آزمائش میں نے بار ٹکی اور محکوان امور کی صحت کے بارے میں یقین کامل ہو گیا۔

دو تین مرتبہ میں نے اس سے بھی زیادہ عجیب واقعات کا مشاہدہ کیا یعنی جب ہم لوگ ایک بڑی مینز پر بیٹھے تو میں نے چار فٹ کے فاصلہ پر جسطرح میری ہمشیرہ اور عامل بیٹھا ہوا تھا ایک چھوٹی مینز رکھ دی ہلوگ باتیں کر رہے تھو کہ اس چھوٹی مینز سے آواز آنی لگی ہم لوگوں نے نہ کر دکھا تو وہ آہستہ آہستہ کھسک رہی تھی۔ آخر کار وہ کھسک کر عامل سے مل گئی اور اس طرح ملی کہ جیسے خاص مقناطیس کی حد کے اندر آ جانے سے لوہے کا جہاز اسکی جانب کھج جاتا ہو۔ بعد اُسکے ہم لوگوں نے درخواست کی کہ مینز میں پر گر پڑے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اُس میں اسی حرکت ہونے لگی کہ جسطرح ہر کوئی ذی روح چیز پھٹ کر کھڑے ہونے کا قصد کرتی ہے۔ کیونکہ اُس نے پہلے اپنے پائے ایک جانب کو روکے اور بعد اُسکے دوسری جانب ایک دوسرے موقع پر عامل سے ایک چرمی آرام کرسی چار پاؤں پر فٹ کے حاصلہ پر تھی دفعتاً وہ آرام کرسی چکر کھا گئی اور عامل کے پاس جا پہنچی۔ سہریشک نہیں کہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہوا میں انکار نہایت آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہوں لیکن میری دہشت میں واقعات مذکور نہایت صحیح ہیں۔ اور کوئی شخص اگرچہ کیسا ہی عالم تجربہ کیوں نہ ہو نہیں کہہ سکتا کہ میں جامع علوم ہوں اور کل علموں پر حاوی ہوں لہذا واقعات غلط میں جنکا میں نے اور دیگر اشخاص نے مشاہدہ کیا ہو۔

۲۷۔ فروری ۱۹۲۷ء یوم سہ شنبہ کو شام کے وقت ایک عجیب حادثہ گذرا سوقت مس نکل اور اُنکا باپ مسٹر ہمنفری اور دو اور میرے دوست موجود تھے میری زوجہ اور اسکی ہمشیرہ دوسے بیٹھی ہوئی اُسی کمرے میں تماشا دیکھ رہی تھیں اُسوقت وہاں

اگ نہ تھی لہذا ہم لوگوں نے ہوا کی روشنی بالکل کم کر دی تاکہ ہر ایک چیز صاف طور پر دکھائی دے جسوقت ہلوگ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے اسوقت فوراً آواز کھٹکھٹ کی آنے لگی ہم لوگوں نے ایک شراب کا گلاس منگا یا اور شکو فرش پر رکھا اور کساکہ اسمین سے آواز آئے۔ ایک لمحہ کے بعد اسمین سے ایسی آواز آئی جیسے گھنٹہ سے آتی ہے جب ہم نے ایسی آواز سنی جیسے ایک گلاس کے دوسرے گلاس میں رکھنے سے ہوتی ہے تو ہم لوگوں کو بڑا تعجب ہوا غرض کہ وہ آواز بالکل ویسی ہی تھی جیسی کہ دو گلاسوں سے نکلتی تھی۔ با انہیہ مجکو معلوم تھا کہ کمرے میں ایک ہی گلاس ہوا اور سبکے ہاتھ میز پر رکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

اب ہم نے گلاس اٹھا کر میز پر رکھا اور مس ان اور مسٹر سمفری نے شکو پکڑ لیا تاکہ شکو بذریعہ میز کی حرکت نہ پہونچے تھوڑے عرصہ کے بعد اسمین سے بہت آہستہ آہستہ آواز آنے لگی اور آخر وہ آواز بڑھتے بڑھتے سطح معلوم ہونے لگی کہ جیسے کوئی سیسہ کا گلاس بجا رہا ہے بعد اسکے آواز نہ کور گھٹنا شروع ہوئی اور آخر کار بالکل موقوف ہو گئی۔ بعد اسکے ہلوگوں نے بانس کا چکارا میز کے نیچے رکھ دیا اور جب اسمین سے آواز نہ نکلی تو کئی مرتبہ شکو اٹھا اٹھا کے دوسرے مقامات پر رکھا۔ آخر الام ایک مرتبہ اسمین سے ایسی صدا پیدا ہوئی جیسے کہ کوئی شکو بجا رہا ہے چونکہ گلاس کے میز پر رکھ دینے سے ہلوگوں کو اجازت ملی تھی اسلیے ہم نے چکارے کی نسبت بھی اجازت چاہی اور اسکو بھی میز پر رکھ دیا۔ اولاً اسکے تار پلنے لگے اور بعد ازاں اسمین سے چکارے کے بجائے کی سی آواز آنے لگی اگرچہ اس مرتبہ ویسی کیفیت نہیں پیدا ہوئی جیسی گلاس رکھنے سے ہوئی تھی۔

اکثر لوگ ہمارے اس مقولہ پر اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے امور عجیبہ کا اصدار کسی ایسے شخص سے ہونا غیر ممکن ہے جو منجمد حاضرین کے ہو۔ میری دلالت میں قول مذکور

اس موقع پر بھی صحیح تھا چنانچہ میرا عقیدہ ہر وقت نام باقی رہیگا جب وہ واقعات اس طرح پر ہوں جس طرح پر ذکر ہو چکا ہو اور اسکی نسبت بنا یا جائے۔

اس وقت سے آج تک میں نے مختلف قسم کے واقعات کا مشاہدہ کیا ہے چنانچہ اسکا تذکرہ بھی دیگر تصانیف میں کیا گیا ہے۔

لیکن مجھ کو ان واقعات کی نسبت زیادہ توفیق ہو چکی ہے جسکی میں نے حسب درخواست ازمایش کی ہے اور جسکی وجہ سے مجھ کو ایسی اہلیت اور ماہیت دریافت ہو گئی ہے کہ دیگر شیخوں کے مشابہت اور نیز اپنے مشاہدات پر جو عمدہ حالات میں نہ واقع ہوئے ہوں اعتبار کر دوں۔

تردید اعتراضات در بارہ روحانیات زمانہ جدید اگرچہ میں اس لائق نہیں ہوں کہ جواب لکھوں لیکن موقع پاکر اور امر فرض خیال کو کے ناظرین اخبار فورٹ ناٹلی ریو پو کی خدمت میں اس امر کی نسبت کچھ بحث پیش کرنا چاہتا ہوں جسکی نسبت آج کل لوگ تسخر کرتے ہیں۔ لیکن اصل میں وہ ایسے واقعات ہیں جیسا کہ جانتا ترقی علم انسان کا موجب ہے چونکہ موضوع بیان ہذا نہایت طویل اور شہادت مختلف و عجیب ہے اور اسکی نسبت لوگوں کے عجیب خیالات ہیں لہذا اسکا تذکرہ بالتفصیل کرنا نسب ہو گا تو ایسی صورت میں صفحہ نمائے مابعد کے پڑھنے سے ناظرین کتاب کو کیسے قدر وقت ہوگی لیکن اگر وہ اپنے دل سے خیالات در بارہ ممکنات و غیر ممکنات کے نکال ڈالیں اور شہادت متفق علیہ پیش کردہ کو بنظر انصاف دیکھیں تو البتہ مجھ کو یقین کامل ہے کہ انکو معلوم ہو جائیگا کہ اس کتاب کے پڑھنے سے انکا وقت نہیں ضائع ہوا۔

اس زمانہ میں کوئی شخص ایسا نہ ہو گا جو ایک مضمون کے بارے میں مطول کتب پڑھے کیونکہ ہر قسم کے مضامین انکی نگاہ سے معائنہ اخبار میں گذرا کرتے ہیں اور انکو ان مضامین کے بارے میں کوئی کتاب خاص نہیں پڑھنا پڑتی عموماً لوگوں کو تیرہ اخبارات کے

کُل حالات عام طور سے معلوم ہو جاتے ہیں۔ ہمارے عمدہ عمدہ حکما اور علمائے اپنی تحقیقات علمی کے نتائج اخبارات میں طبع کرا دیے اور بہت شاد ایسا ہوتا ہے کہ جو شخص محقق نہیں ہیں اور سنی سنائی باتیں لکھتے ہیں انکی تحریرات اخبار پر بطور مستند اختیار کیا جائے۔ لیکن اس مضمون کے بارے میں جو بعد اسکے تحریر ہوا عمدہ مذکور کی پابندی نہیں کی گئی جن لوگوں نے واقعات عجیبہ کا مشاہدہ سالہا سال تک کیا انکی سماعت نہیں ہوتی برخلاف اسکے جو لوگ دوسرے کی شہادت اور تحقیقات سے بالکل نادان واقف ہیں انکی تحریرات پر اعتبار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ بیان مذکور کی تائید میں وہ چند مضامین اخبارات مختلف درج کرنا اس وجہ سے مناسب ہیں کہ ٹھوڑا زمانہ گزرا جب واقعات روحانی کی بحث ہوئی تھی۔

شروع سنہ روان میں ایک شاہزادہ لیتیق و عالم نے اخبار فرٹ نائیلی ریور میں ایک مضمون دربارہ تجربہ ہائے روحانیات تحریر کیا تھا۔ اسکا بیان ہو کہ میں پانچ نشستوں میں اس غرض سے شریک ہوا کہ مجھ کو ان واقعات عجیب کے بارے میں یقین کے ساتھ اپنی رائے دینے کا موقع ملجائے چنانچہ چند نشستوں کا انھوں نے تفصیل کے ساتھ تذکرہ بھی کیا ہے شہزادہ مذکور کی یہ رائے قرار پائی کہ عامل لوگ شعبہ ہاں نہیں ہوتے بلکہ ایک عام طور کے بازیگر ہوتے ہیں اور جن لوگوں کو واقعات روحانی سے شوق ہو وہ بڑا دھوکا کھاتے ہیں اور شعبہ ہاں کو واقعات روحانی تصور کرتے ہیں علاوہ اسکے عامل دلپسے ہی ضعیف الاعتقاد ہوتے ہیں جیسے شایقین واقعات روحانی ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت یہ کہہ جاسکتے ہیں پس اگر اسپر لمیا کیا جائے کہ جس قدر شہادت اسوقت موجود تھی وہ کافی تھی اور زیادہ شہادت اگر وہ پچاس نشستوں میں شریک ہوتا جب بھی ممکن نہ تھی تو البتہ لارڈ اسپر کی کہے بیانات صحیح تصور کیے جاتے لیکن جب قدر انھوں نے واقعات روحانی کا مشاہدہ کیا اور بیان کیا کہ وہ شایقین افعال روحانی کے منقذ کرنے کی ہر

کافی ہیں وہ شہادت اس قدر نہیں ہے جو کافی تصور کیجئے چنانچہ صاحب مذکور کو تحریرات دربارہ روحانیات کے پڑھنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ لارڈ ایمبر کی تحریرات کے بعد اخبار لندن سوسائٹی مورخہ ماہ فروری میں ایک صاحب مصنف اور مشہور عالم اور بیرسٹر نے حسب ذیل تحریر کیا ہے۔

میں یہ نہیں خیال کر سکتا تھا کہ کوئی شخص ذہنی جسم غائب ہو کر بند دروازے سے دوسرے کمرے میں جاسکتا ہو یا یہ کہ اسباب وغیرہ بے انتہی مدد کے حرکت کر سکتے ہو حکماء کے نزدیک ایسے امور غیر ممکن الوقوع ہیں لیکن انکے واقعی ہونے میں کوئی شخص کلام نہیں کر سکتا۔ ایسے سوانح دوست و احباب کے حکانات میں مشاہدہ کیے جاتے ہیں اور انکے اکثر اشخاص گواہ بھی ہیں۔ اگر عدالت میں ان سے تہفہ سار کیا جاسے تو وہ شہادت دینے میں انکار نہ کریں گے۔ یہ گواہ عموماً شہزادے۔ ممبران پارلیمنٹ۔ وکیل مطلق درجہ اعلیٰ بیرسٹر طبیب۔ بیولوی۔ عالم۔ کیمیا دان۔ اخبار نویس اور ہر قسم کے علما ہیں۔ ان لوگوں نے امور مذکورہ بالا کی بڑی بڑی سخت طور پر آزمائشیں اور عالموں کی تلاشیں قبل اور بعد از شہادت کی بھی کی۔ اور اکثر مرتبہ ایسا کیا گیا کہ دفعتاً انکے کپڑے اُتر و اڑالے اور دوسری پوشاک پہنا دی۔ اور بعض اوقات انکو باندھ دیا یا کہیں بند کر کے مقفل کر دیا اور اس قفل پر ہر گز دی غرض کہ ہر طرح پرآزما یا۔ لیکن کوئی چالاکی یا فریب نہیں ظاہر ہوا۔ مگر وہ ایسے وہ عامل ایسے قسم کے نہیں تھے جنکو شہیدہ کرنے سے کچھ فائدہ ہوتا یعنی کوئی فائدہ روپیہ وغیرہ کا انکی نسبت نہیں تصور تھا۔

یہ امر قابل غور ہے کہ امور مذکورہ بالا کے ہونے کی وجہ سے ہم خیال کرتے ہیں کہ سوانح عجیبہ کا ہونا ممکن الوقوع ہے یا نہیں پس ہم کو خیال کرنا چاہیے کہ یا تو لارڈ ایمبر کی نسبت مشہور مافی کے زیادہ فہم اور قبیل ہیں کہ سوا سٹے کہ انھوں نے باخبر نشستوں کے بعد حال دنیا کر لیا اور انکے دوست تھیر ہے۔ یا یہ کہ انکو اتنی عقل نہ تھی جتنی انکے سب دوستوں

اور احباب کو تھی۔ ایسی صورت میں یعنی جب اُن دوست احباب نے اُن امور کا مشاہدہ کیا جنکے دیکھنے کا لارڈز کو رکھ کر موقع نہیں ملا تھا تو یہ خیال کرنا چاہیے کہ عاملِ سیہ باز نہیں نئی سہ ماہی اخبار مورقہ اکتوبر ۱۹۷۷ء میں ایک مضمون ابتدا میں دربارِ شہت عالموں کے تھا۔ لیکن اصل میں یہ ثابت ہوا کہ چند شخص اس نے ایسی کلیں تیار کی تھیں کہ انکے ذریعہ سے وہ لوگ اُن کیفیات کی نقل اُمارتے تھے جو شہرہ عامان میں پر راجع تھیں اور ایسا ہی ہوا کہ اکثر لوگ جو حد درجہ کے مشکوک مزاج تھے وہ تاب دھوکا کھا گئے۔ ایسا مضمون ابتدا میں خلافتِ عمل حاضرات کے مضمون ہوا لیکن اصل میں وہ مہر علی حاضرات تھا کہ سوا سطلے کہ اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے امور اصل میں ضرور ہوتے ہیں اور یہ مہر علی انکی نقل تھی۔ ایسی صورت میں ادب اور پیچھے اور پیلو کے مکرون میں کلیں نکالتی تھی تھیں اور لوگ کلیں چلانے پر باجی مقرر کیے گئے تھے یہ کلیں ہزار روپیہ سے کم نہیں تیار ہو سکتیں اور اُن سے صرف چند ہی شعبہ ہوسکتے ہیں یعنی ایسے شعبہ جو ضرور مرہ اُن عاملوں کے مکان میں ہوا کرتے ہیں جنکے یہاں صرف ایک ہی کمرہ جو مضمون مذکور میں ایسے امور بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ غلط حراور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جو طرح طرح کے عجائبات خاص خاص لوگوں کے مکانات میں مثل مکانات عالموں کے ہوتے ہیں وہ بذریعہ کل کے نہیں پیدا کیے جاتے۔

سب سے اخیر جلدِ بارہ روحانبات اُس مضمون میں جو اخبار کو اٹری ریویو مورقہ ماہ اکتوبر ۱۹۷۷ء میں نکلا تھا۔ یہ مضمون کسی بڑے عالم نے لکھا تھا اور اُس کا کب قدر اثر لوگوں کے دلوں پر بھی ہوا تھا اس مضمون میں بعد تذکرہ ہر سامعی کچھ حال اُن میروکا بھی تھا جو خود بخود لکھ کے جواب دیدتی ہیں اور زمین سے بلند ہو جاتی ہیں لیکن یہ امور ایسے ہیں کہ اُنکے بارے میں عاملوں کو دیگر اشخاص کی ضرورت نہیں ہوتی علاوہ اسکے مضمون مذکور میں یہ تحریر تھا کہ اس قسم کی ارواح سے ہکلامی کا باعث خود عامل ہی ہوتے ہیں

اور کوئی دوسری شو عامل سے علیحدہ ایسا سبب نہیں ہوتی۔ نیز کا بلند ہو جانا یا اسکا جواب لکھ دینا خود عامل کے اعصاب کی حرکت سے ہو جاتا ہے۔

بعد ازاں بہت طوالت کے ساتھ آن نشستوں کا ذکر ہو جس میں مثل لارڈ البیری کے دیگر عامل کامیاب نہیں ہوئے تھے مضمون مزبور میں وہ حالات بھی درج ہیں جو ایک پادری نے مشاہدہ کیے تھے اس پادری کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ متعلقہ عمل حضرات کا اصرار شیاطین سے ہوتا ہے جو غرض کہ نفس مطلب اور نتیجہ مضمون مذکور کا یہ جو کہ کلی امور عجیبہ وغریبہ توہمات اور حرکات اعصاب سے پیدا ہوتے ہیں۔ اکثر امور ایسے بھی درج تھے کہ جسے لوگ کچھا بالکل عقیدہ جاتا ہے اور مشاہدین کو لوگ دروغ گو تصور کریں سہا نیہ مضمون مذکورہ بالا میں یہ نہیں لکھا کہ وہ شہادت جسکی وجہ سے نتیجہ مذکور پیدا ہوا اسقدر قابل اعتبار تھی اکثر علامہ اور کروک صاحب کے تجربوں کا حال مذکور تھا لیکن اسکی ساتھ یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ یہ لوگ چھوٹے چھوٹے علوم جبر تقیل سے بھی واقف نہیں اور اسے اکثر امور کا حفظ بھی نہ ہو سکا۔ اکثر ذہنی اشیا جنکو بالاس حرکت ہوتی تھی انکا مطلق نہیں ذکر تھا اور اگر تھا بھی تو ہقدر کہ وارلی صاحب نے دن کو ایک نیز دس فٹ پست جاتے دیکھی حالانکہ اسپر کسی کا ہاتھ نہیں رکھا تھا۔ اور ان کم لمہاقت کے لوگوں کو خود انکے خیال نے فریب دیا۔

مضمون مذکور کے لکھنے والے کو اس امر کا خیال نہیں رہا کہ ہر سوال کا جواب اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک وہ امور مندرجہ بحث پر حاوی نہ ہو وہ واقعات عمل حاضرات جو بکثرت ہوتے ہیں انہیں سے اکثر ایسے ہیں جو بہت ضعیف ہیں اور اکثر ایسے ہیں جنکو بطور شہادت نہیں پیش کر سکتے۔ ان لوگوں سے اس مقام پر بحث نہیں ہو جو ایسے امور کو آیت وحدیث سمجھتے ہیں ایسے واقعات کثیر ہیں سے وہ ہر منتخب کر لینا جنکی تردید ہو سکے بہت سہل ہے۔ لیکن اس سے کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے

ان امور سے لوگوں کو عملِ حاضرات پر اعتبار نہیں ہے۔ بلکہ ان امور سے جو کہ چکا بنچا
مذکور تذکرہ نہیں کرتے۔

ٹینڈل صاحب نے بھی ایسے امور کا اپنی تحقیقاتِ کامل میں حال لکھا ہے۔ ہیکو اس
تجربہ کا حال بھی معلوم ہو چسبیں کہ عامل کامیاب نہیں ہوا تھا اور زمینِ علامہ مذکور نے
بھی شل لارڈ ایمبرلی کے دھوکا دینا چاہا تھا مضمون مذکور شائع میں لکھا گیا تھا پس
ہیکو جاننا چاہیے کہ ٹینڈل صاحب نے عملِ حاضرات کا اچھی طرح سے مشاہدہ نہیں کیا اور
ان واقعات سے واقف نہ تھے جنکا ادروں نے مشاہدہ کیا ورنہ صاحب مذکور اپنے
شعبہ سے کاہرگز ذکر نہ کرتے اس مضمون کا جواب ایک شخص سہمی فرزیر الگز نیدر نے
اپنے مضمون روحانیات میں دیا ہے یہ جواب پڑھنے کے قابل ہو جس سے ہر کہ اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص ذہین ہو اور اسکے مزاج میں تعصب نہ ہو تو وہ ایسے
امور کو سطح پر خیال کرتا ٹینڈل صاحب کی تحقیقات بالکل غلط ہے۔

پامال گزٹ مورفہ شائع کے دلائل درخطوطِ خانگی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ علماء و رباب
مباحثہ عملِ حاضرات ابتدا ہی میں چند شرائط فرض کر لیا کرتے ہیں۔ اگر وہ شرائط نہ
پورے ہوں تو ان امور کو شعبہ تصور کرتے ہیں لیکن انکو بخوبی معلوم ہے کہ اور علمی تحقیقات
میں اکثر شرائط مناسب موقع خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں نہ یہ کہ محقق خود فکر کرے شرطیں
پیدا کرے اور اگر ایسا ہو تو کوئی آزمائش علمی کبھی صحیح نہ ہو۔ غرض کہ یہ شرائط بعد از امتحان
حاصل ہوتے ہیں اور ہر علم کے شرط جدا گانہ ہوتے ہیں ان شرائط کی ان امور میں
بہت زیادہ ضرورت ہے جنکو ایسی قوتوں سے تعلق ہے جو محسوس نہیں ہو سکتیں اور جسے
عالمِ وقت نہیں امور متعلقہ عملِ حاضرات کے بارے میں ویسا ہی کرنا چاہیے جیسا کہ
امورِ بدیہی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ایک امر کی نسبت قبل سے اپنی رائے قرار دے
اور یہ امر بیان کرے کہ یہ امر ویسے ہی ہیں جو امور وہ سابق میں دریافت کر چکا ہے تو گویا

یہ فرض کر لینا ہو کہ دونوں قسم کے امور ایک قوانین کے تابع ہیں۔

زمانہ جدید کے علما کی رلے دربارہ عمل حاضرات خلاصہ مذکور سے ظاہر ہو چکا ہے۔ انھوں نے امور متعلقہ عمل حاضرات خود بہت کم مشاہدہ کیے ہیں اور انکا خیال یہ ہو چکا ہے کہ اور لوگ اتنے زیادہ نہیں دیکھے۔ انھوں نے ایسے اشخاص کو دیکھا کہ وہ آسانی سے فریب میں آگئے اور اُس سے نتیجہ نکالا کہ لوگوں کا عمل حاضرات پر اعتقاد صرف اُنکے توہمات کے ذریعہ سے ہو جاتا ہو ورنہ اُنکی صلیت کچھ بھی نہیں ہو۔ ان علما کی رلے اس بارے میں افسوسناک مستقل ہو گئی ہو کہ کوئی امر گو وہ کیسا ہی عجیب و غریب ہو بہتر اختیار نہیں کرتے کسی شخص کی شہادت کو صحیح نہیں تصور کرتے۔ اور خیال کرتے ہیں کہ وہ سب لوگ غلطی میں پڑے ہوئے ہیں ایسی طبیعت کے اشخاص پر واقعات مفردہ کی نسبت کیسی ہی شہادت کیون نہواثر نہیں کرتی۔ وہ لوگ مثل ڈاکٹر کارنبرگ کہتے ہیں کہ انسان ایسے امور کو خیال نہیں کر سکتا۔ لیکن میری رلے میں ایسے خیال کے رخص کرنے کی تدبیر یہ ہو کہ اس بارے میں کچھ تواریخی حالات بیان کیے جا دیں اور بعد اُسکے دیکھا یا جاوے کہ بڑی بڑی تحقیقات کی گئی اور اُس سبکا ایک ہی نتیجہ نکلا۔ ہر ایک قسم کی شہادت کے لیے ایک ایک خلاصہ کافی ہو۔

حالات تاریخی

زمانہ جدید کا عمل حاضرات شہادۃ سے شروع ہوا۔ اس زمانہ میں اُن روج سے بذریعہ آواز نیز وغیرہ کے ہمکلامی قابل فہم کی گئی جنھوں نے خاندان ماسپن اور ویانلی کو تیرھویں اور اٹھارویں صدی میں حیران کر رکھا تھا۔ اس میں ایک ۹ برس کی لڑکی نے ارمح مذکور سے ہمکلامی شروع کی اور وہی سب سے زیادہ عالمہ ہوئی۔ اس سائنس اول کا موضع ہیڈنزبول نیویارک کے کل باشندوں نے امتحان کیا تھا۔ اگرچہ وہ بے گل بڑے مشکوک مزاج تھے لیکن اُن آوازوں کا سبب نہیں دریافت کر سکے جو لڑکوں کے

چلے جانے کے بعد بڑے عرصہ تک آیا کرتی تھیں۔ اکثر لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ خیالات عقل بات ہو کہ ہنس آواز کا سبب ہم نہ دریافت کر سکیں اسکا صدور اور عواض سے منسوب کریں یہ سچ ہو۔ لیکن کب جب بدہ اصل میں آواز ہی ہو۔ نہ کہ اس حالت میں جب اشارات نہجائز روح ہوں یا نام بذریعہ حروف صحیح بتائے جاویں یا وہ حالات معلوم ہو جاویں جو حاضرین جلسہ میں سے کسی کو نہ معلوم ہوں۔ اس مقام پر یعنی جہان طغالیٰ مذکور رہتے تھے ۲۶ برس کا زمانہ گذرا کہ ایک مقتول دفن کیا گیا تھا اور اسے اپنے دفن ہوئے کا مقام ایسا صحیح بتا دیا تھا کہ جب ۶ پائے فٹ زمین کھودی گئی تو اس میں سے ایک ہڈی نکلا وہ انجہ کھلا اور ازان اُسے اپنا نام بتا یا جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ شخص مان پر آیا تھا لیکن اُسکے لسنے کے پانچ برس قبل وہ مفقود الجھر ہو گیا تھا بعد ازان بذریعہ اشارات معلوم ہوا کہ وہ اشارات وہی رفع کرتی تھی اور چونکہ جملہ اشخاص نے اچھی طرح تحقیقات کی اور دریافت کیا کہ کوئی اور شخص وہ اشارات نہیں کرتا ہر تو ان لوگوں کو یقین ہوا کہ اس مقتول آدمی کی روح فردری اشارہ کرتی ہے۔ ہمیں شک نہیں کہ بعض آدمیوں کو اہور مذکور کا یقین کامل ہو گیا اور بعض نے اُسکو محض غلط سمجھا۔

بعد اسکے فاکس صاحب کی لڑکیوں نے عمل کرنا شروع کیا لیکن لوگوں نے یہ خیال کیا کہ یہ دھوکا دیتی ہیں۔ یہ لوگ شہر چہتر کو اٹھک چلے گئے جب لوگوں کو ان لڑکیوں کے افعال کا یقین نہ آیا تو وہ لڑکیاں روبرو ایک کمیٹی کے اس غرض سے پیش کی گئیں کہ انکا امتحان لیا جائے تین کمیٹیاں متواتر مجتمع ہوئیں اور آخر میں وہ لوگ جمع ہوئے جنہوں نے یہ کہا تھا کہ اول دو کمیٹیوں کے لوگ بیوقوف تھے لیکن بعد تحقیقات کسبائے تینوں کمیٹیوں نے یہ بیان کیا کہ ان امور عجیبہ کی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ آواز دیواروں اور فرش پر سے آتی تھی حالانکہ عاملوں کو عورتوں سے تلاشی لیکر ٹیلیوٹ پر تنگے پر دن لکھرا کر دیا تھا۔ اخیر کمیٹی نے یہ رپورٹ کی تھی کہ ہم لوگوں نے آوازیں سنیں۔ لیکن اسکا

سبب نہ دریافت ہوا۔ ہکونابٹ ہو گیا کہ یہ کوئی شعبہ نہ تھا۔ اور ہمارے سوالات کے جوابات صحیح ملے۔ اکثر ہم لوگ سوالات دل میں خیال کرتے تھے اور اٹکا اور وینر اظہار نہیں کرتے تھے جب ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ عامل دولہ کیان بارہ ہوس سے کم عمر کی تھیں اور اُنکے متھن امریکا کے اول درجہ کے لوگ تھے۔ اور مجمع عام ہو جانے کے واسطے اونھوں نے تہیہ کر لیا تھا اگر شعبہ ہوگا تو ہم لوگ دریافت کر لیں گے ظاہر ہو کہ اس زمانہ میں بھی لوگوں کا ایسے امور کے شعبہ ہونے کی نسبت خیال نہیں رہا تھا۔

جو لوگ فاکس صاحب کی لڑکیوں کی نشست میں شریک ہوا کرتے تھے تھوڑے عرصہ میں اُن لوگوں کو بھی عجیب قسم کی باتیں پیدا ہوئیں اور بڑے بڑے دشمنوں کا مقابلہ کرنا پڑا لیکن ہمیشہ عام لوگ اُدعا بھی عمل حاضرات کے محقق ہوتے چلے گئے۔

۱۹۵۱ عیسوی میں۔ صاحبان حج یقینین۔ ڈاکٹر۔ دکلا۔ تجارت۔ مولوی۔ اور مصنفین نے ایک جلسہ عمل حاضرات کی تحقیقات کرنے کے واسطے منعقد کیا۔ منجملہ اشخاص اور کے حج اڈمنڈز بھی تھے اور جس قسم کی شہادت سے وہ عمل حاضرات ملتے ہوئے اسکا تذکرہ آئندہ لکھا جائے گا۔ ۱۹۵۲ عیسوی میں ایک دوسرا جلسہ شہر نیو یارک میں قرار دیا گیا۔ اس میں چار حج اور دو طبیب بطور نا بیان صدر نشین جلسہ کے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ تک معزز اشخاص کو عمل حاضرات کی طرف توجہ ہونے لگی اور وہ لوگ اس میں شریک ہونے سے انکار نہیں کرتے تھے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد میس صاحب علامہ علم کیما و فلاح نے بھی عمل حاضرات کی تحقیقات کی۔ صاحب مذکور نے بارہ زمین اشخاص کا جلسہ قرار دیا اور یہ شرط کی کہ ہم لوگوں کو فی ہفتہ ایک مرتبہ کے حساب سے بیس ہفتہ تک عالموں کے ساتھ نشست کرنا چاہیے پہلے اٹھارہ ہفتوں میں ایسے امور کا مشاہدہ کیا گیا کہ اکثر

لوگوں نے کہا کہ ایسی نشست میں شریک ہونا صرف وقت کا ضائع کرنا ہے لیکن اخیر دانشمندیوں نے ایسے امور عجیبہ و غریبہ کا ظہور ہوا کہ وہ لوگ چار برس تک عامل کی صحبت میں رہے اور آخر کار انکو عمل عافرات کے صحیح ہونے پر اعتقاد کلی ہو گیا۔

آپ اس عمل عافرات کا ہتھکڑیاں ملکہ متحدہ میں گھر گھر چلا ہو گیا تھا کہ بہت سے لوگوں کو تو یہ یقین قرار دیا اور اکثر کو شہیدہ باز بہت لوگ کالجوں اور گرجا گروں سے نکال دیے گئے تھے اور اکثر پائگل خانہ میں بند کر دیے گئے تھے لیکن روز بروز بلکہ آج تک اسکی ترقی ہی ہوتی چلی آئی۔ اصلیت یہ ہے کہ ان طاقتات کی وجہ جو مشاہدہ کیے جاتے تھے کبھی اچھی طرح نہ معلوم ہوئی۔ ایک مرتبہ دن کو ایک عامل ہوا میں خود بخود معلق ہو گیا۔

ایک عامل نے ایک کل بنائی اور وہ اپنے ساتھ لیے پھرتا تھا اور اسکے ذریعہ سے فوراً مکان بھر کو روشن کر دیا کرتا تھا ایک مرتبہ اندھیرے میں نشست ہوئی اور وہ ان طرح طرح کے باجے خود بخود بچ رہے تھے آسنے وہاں دفعتاً روشنی کر دی تو دیکھا کہ طبل کی چوب خود بخود طبل کو بجا رہی ہے۔ جب روشنی ہو گئی تو آسنے وہ ایک مرتبہ آس طبل کو اور بجا یا بعد اسکے وہ چوب ہوا میں از خود معلق ہو گئی اور ایک میم کے کاندھے پر آکر ٹھہر گئی۔ کنڈاکے شہر خویار کے ایک مکان میں روشنی میں ایک بن پانوں ایک گانے والے کے ساتھ بجا۔ ایک جاہل لڑکی کے بازو پر بڑے بڑے حروف بجا اب ایک سوال کے خود بخود لکھ گئے۔ اور یہ حروف کبھی کبھی ہر وقت لکھ جایا کرتے تھے جب وہ گھر کے کام میں مصروف رہا کرتی تھی اور جب اس لڑکی کی مالک پڑھ لیتی تھی تو وہ حروف غائب ہو جاتا کرتے تھے۔ بعض بعض عامل بذہن خطوط کا مضمون پڑھ لیا کرتے تھے عام اس سے کہ وہ خطوط کسی زبان میں ہوں۔ اکثر عالموں نے زبان جرمن۔ یونانی۔ ابرانی۔ عربی۔ چینی۔ فرانسیسی۔ ولش۔ اور دیگر زبانوں کے خطوط

پڑھ لے حالانکہ وہ ان زبانوں سے بالکل ناواقف تھے۔ اکثر عاملوں نے اُن سے ہوسے لوگوں کی تصویریں کھینچ دیں جنکو ادھون نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اکثر نے امراضِ وضع کر دیے۔ لیکن سب سے زیادہ باعثِ افشاءِ عملِ حاضراتِ وہ لوگ ہوئے جنہوں نے حالتِ بیہوشی میں بڑی فصاحت و بلاغت سے اصولِ عملِ حاضرات بیان کیے۔ اور اعتراضات کے جوابات دیے۔ اموعجیبہ کا دور تک شہرہ کر کے مشکوک مزاج لوگوں کو تحقیق کرنے پر آمادہ کیا اور اُس تحقیقات کے ذریعہ سے ان لوگوں کو اپنا مستفاد کیا اس ملک میں تین ایسے عامل آئے جو ہمارے عمدہ ترین فصحا سے کسی طرح کم نہ تھے اور طرہ یہ کہ وہ لوگ اصولِ علمِ منطق کی پابندی سے فوراً ہر اعتراض کا جواب دیتے تھے وہ لوگ اپنے علم اور تہذیب کے واسطے مشہور تھے اور جب انہیں کوئی اعتراض بڑی شد و مد کے ساتھ کرتا تھا تو انکو حفظِ آداب کا بُرا خیال رہتا تھا۔

ایسے ماجراے عجیب کی جانب بڑے بڑے لائقِ اشخاص مائل ہو گئے۔ کوئی علم یا ڈاکٹری یا قانون ان امور کے دریافت کرنے میں نہ کام آیا اور خاص کر اسوقت جب اصول کے ساتھ انکی تحقیقات ہوئی۔ ممالک متحدہ میں وہ لوگ جو عملِ حاضرات کو صحیح جانتے تھے اتنی لاکھ اور ایک کروڑ زدن لاکھ کے درمیان میں ہیں۔ یہ تخمینہ حجِ اڈمنڈز صاحب کا ہو اور انسے ممالک متحدہ کے لوگوں سے بکثرت خط و کتابت ہو۔ رن صاحب بھی جو ایسے امور میں بڑے تجربہ کار ہیں اس تخمینہ کو صحیح تصور کرتے ہیں اڈیٹر کتابِ سالانہ دربارہٴ عملِ حاضرات مورخہ ششما بھی صاحبِ مذکور کی تائید کرتے ہیں۔

اکثر وہ لوگ جنکو اچھی طرح سے واقفیت نہیں ہو اس تخمینہ کو غلط تصور کرتے ہیں اور یہ خاص کردہ لوگ ہیں جو امریکا میں تھوڑے عرصہ کے واسطے گئے ہیں اور تحقیقات سرسری کرتے ہیں۔ لیکن اسکا انیال رکھنا چاہیے کہ جو لوگ عملِ حاضرات کو کامل ہیں

انکا ایک علیحدہ مجمع خاص ہو گیا ہو اور اکثر جو لوگ قائل ہیں وہ ظاہر کسی گرجے میں جاتے ہیں اور اس وجہ سے تحقیقات کرنے والے کو بڑا دھوکا ہوتا ہو۔

نشہ ۱۰۰ میں امریکا میں بیس جماعتیں سرکاری طور پر ۱۰۵ جماعتیں متقدمین عمل حاضر کی اور ۲۰۰ لکچر اور اسقدر عامل بھی تھے۔

دنیا کے اور ملکوں میں لوگوں کو اس قدر رجحان عمل حاضرات کی نسبت نہیں ہے۔ بڑے بڑے مشہور عامل امریکا کے ہیں جنہوں نے صرف قائل ہی نہیں کیا بلکہ صدی اشخاص نے انکے جانے کے بعد بہت سی جماعتیں مقرر کیں اور عمل کیا۔ یورپ میں کوئی ایسا شہر یا قصبہ نہیں ہے جہاں سیکڑوں اور ہزاروں عامل ہوں پس میں پچاس ہزار اور لائنس میں دس ہزار عامل ہیں اور یہاں کے عاملوں کا تخمینہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ تقریباً چار اخبارات عمل حاضرات طبع ہوتے ہیں اور انہیں سے ایک کی پانچ ہزار کا بیان فی ہفتہ طبع ہوتے ہیں۔

استنباط

قبل اسکے کہ وہ شہادت بیان کیجائے جسکی وجہ سے بڑے بڑے عامل اور عمل حاضرات کے قائل ہو گئے۔ ہر کوئی غلامہ طور پر یہ خیال کرنا چاہیے کہ دنیا بھر میں ہر جگہ اور ہر پیشہ کے ہزار ہا اشخاص صاحب تجربہ ایسے ہیں کہ وہ ان امور کی اصلیت کے قائل ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ اول میں یہ لوگ عمل حاضرات کو قائل نہ تھے بلکہ انکو شیعہ تصور کرتے تھے۔ کسی امر میں ایسا نہیں ہو کہ نہان کو اول میں انکی نسبت بالکل اعتبار نہ ہو اور بعد اسکے بالکل متقدم ہو گئے ہوں اکثر لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر اشخاص کا ایک امر خاص کی نسبت معتقد ہو جانا کوئی اسی بات نہیں ہے جس سے وہ امر خاص ثابت ہو جائے۔ یہ اعتراض اگر مذاہب پر

بھی لازم آتا ہے کہ کروڑ یادس کروڑ آدمیوں کا ایک مذہب ہو جانا کوئی امر ایسا نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ وہ مذہب صحیح ہو یا علاوہ اسکے اعتراض مذکور اکثر علوم طبیعی مروج زمانہ جدید پر بھی لازم آتا ہے مثلاً آج کل کے علما کا یہ قیاس ہے کہ زمین میں ایک قسم کی کشش ہو اور شکی وجہ سے ہر ایک شے زمین نقل ہو جاتا ہے یا یہ کہ روشنی ایک شے بلا نقل ہو اور وہ مثل موجوں کے چلتی ہے جو غرض کہ ہزار ہا عالم ایسے ہیں جنہوں نے ان وقعات کی آزمایش نہیں کی جن پر قیاسات مذکور بنی ہیں لیکن عمل حاضرت کی نسبت ایسا نہیں ہو اکثر لوگ اُس پر اسطرح اعتبار نہیں کرتے جس طرح وہ لوگ ان امور پر اعتبار کرتے ہیں جو کتب میں پڑھتے ہیں لہذا وہ ہزار ہا اور لکھ کھا اشخاص خواب عمل حاضرات پر اعتقاد ہو وہ لوگ ہیں جو ادل میں اعتبار نہ کرتے تھے لیکن آزمایش تحقیقاً اور مشاہدہ ایسے انکو یقین کامل ہو گیا یہی وجہ ہے کہ کوئی متفقہ عمل حاضرات کو قائل نہیں کر سکتا اور نہ قائل کرنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ جو لوگ امور متعلقہ عمل حاضرات کی تشریح یا وجہ بیان کرنا چاہتے ہیں وہ ان وقتوں کو حل نہیں کر سکتے جو شرمع میں واقع ہوتی ہیں اور چونکہ وہ وقتیں نہیں حل کرتے لہذا انکو وہ درجہ ان علوم کے دریافت کرنا نہیں حاصل ہوتا جس کے حاصل کرنے اور معلوم ہو جانے سے آدمی متفقہ ہو جاتا ہے مثلاً مغیر کی حرکت یا الٹ جانا یا خود بخود آواز پیدا ہو جانا کوئی امر ایسا نہیں تھا جس سے خلاف ملے کے لوگ متفقہ ہو جاویں بلکہ لوگوں کو اعتقاد ایسے امور کے مشاہدہ کر نیسے ہوتا ہے جیسے مثلاً دن کو دیکھیں کہ بلا مدد کسی کے کوئی شے اُس طرح حرکت کرتی ہے جس طرح کوئی شخص اسکو حرکت دیتا ہو اور یہ مشاہدات صرف ایک ہی طور یا ایک ہی جگہ پر نہیں بلکہ مختلف مقامات میں مختلف طور پر دیکھے اور مشاہدہ ایسے حالات میں ہو کہ ان امور میں حاضرات پر ویسا ہی اعتقاد ہو جیسا ہم کو یہ یقین ہے کہ لوہے کو متقاضی جس نے خدا کرتا ہو اگر کوئی شخص یہ بیان کرے کہ مکرر سہرہ حرکت دینے سے ہڈیاں پیل یا قلم کے

خود بخود حروف لکھ جایا کرتے ہیں تو اس شخص کو یہ یقین نہ ہوگا جو خود اپنی آنکھ سے دیکھ چکا ہو کہ بالمس شہل یا قلم نے جواب لکھ دیا۔ مثلاً مسٹر انڈرولٹن ساکن لورپور کے روبرو جملہ مصرعہ ذیل خود بخود تحریر کیا۔ کیا اس دنیا کا جہان سوال الہامی جھگڑکے اور کچھ نہیں یہ نتیجہ ہوگا کہ خاک میں ملجاسے۔ لندن کے بعض اشخاص نے مسٹر ہوم صاحب کے مکان پر اکثر دیکھا ہوگا کہ ایک ہاتھ ہوا میں سے نکلا اور قلم اٹھا کے لکھنے لگا عرض یہاں یہ ہو کہ بہت کم لوگ ایسے ہونگے جو اول میں عمل حاضرات کے قائل ہوں اور بعدہ منحرف ہوئے ہوں۔ بعد تحقیقات کامل کے مجھ کو دریافت ہوا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو جو امور متعلقہ روحانیات سے بخوبی واقف ہو اور بعد ازاں اسے منحرف ہو گیا ہو۔ اگر لوگوں کا خیال نسبت دریافت کر لینے امور متعلقہ عمل حاضرات کے صحیح ہوتا تو ایسا ہرگز نہ ہوتا کسو واسطے کہ بہت سے ایسے اشخاص ہیں جنکو دعوات کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں ہو لیکن وہ اس اعتبار نہیں کرتے کہ انکا اصدار بذریعہ مخلوق روحانی کے ہوتا جو یہ لوگ عجیب خراج رکھتے ہیں اور وہ ہمیشہ اس امر کی تلاش میں رہتے ہیں کہ کوئی شخص سبب ان امور کا بتائے لیکن جب وہ سبب ملتے ہیں تو انکو عقبات نہیں آتا مثلاً ڈاکٹر لاک ہارٹ رابرٹس صاحب کوئی ایسے شخص نہ تھے کہ وہ دھوکے میں آجاتے کسو واسطے کہ وہ عرصہ تک اخبار علوم ذہنی کے بہت بڑے ایڈیٹر رہے اور وہ خود بھی ہر ذہنی کے بہت بڑے معالج تھے جو وہ برس کا زمانہ گذرا کہ انھیں کے مکان میں انکے روبرو یہ سانچہ ظہور میں آیا کہ وہ اگرچہ عامل کے ہاتھ پکڑے ہوتے تھے لیکن ایک بہت بڑی میز خود بخود ڈوٹ کر پڑے پڑے ہو گئی۔ بعد ازاں انھوں نے جاننا کہ اس میز کا ایک پایا خود توڑیں مگر ہرگز نہ ٹوٹ سکا اگرچہ انھوں نے نہایت زور کیا۔ ایک مرتبہ بہت سے لوگ انکے گھر میں ایک میز کے گرد بیٹھے تھے کہ میز خود بخود الٹ گئی بعد ازاں صاحب مذکور ہوم صاحب کی صحبت میں جانے لگے اور انھوں نے

دیکھا کہ باجا خود بخود بچنے لگا اور ایک ماتم مثل پر چھائین کے آیا اور اسنے نسل اٹھا لیا اور لکھا۔ بعد اُن مشاہدات کے ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ کو امور متعلقہ عمل حشرات دیسا ہی اعتبار ہے جس طرح مجھ کو سب کی زمین پر گر پڑنے کا یقین کامل ہے۔ اس کل سانچ کا حال صاحب مذکور نے رپورٹ جماعت مناظرین دربارہ روحانیات میں لکھا ہے۔ اسکی تصدیق ایک اور صاحب نے بھی کی ہے جو موجود الوقت تھے۔ صفحہ ۲۴۴۔ رپورٹ مذکور ملاحظہ ہو۔ ایک جماعت عالمان کے روبرو صاحب مذکور نے ششہ اوعین امور مذکور کا اعادہ کیا لیکن بیان کیا کہ انکا اصدار بذریعہ مخلوق روحانی کے نہیں ہوا۔ غرض کہ ایسے آدمی کے دل پر وہ مضامین ہرگز اثر نہ پیدا کریں گے جو اخبار کو اٹری ریو میں مندرج ہیں۔ غرض اس میں شک نہیں کہ اکثر ایسے امور ہوا کرتے ہیں جنکے مقابلہ میں اُن امور عجیبہ کی کوئی اہلیت نہیں جیسا ڈاکٹر رابرٹسن صاحب نے مشاہدہ کیا تھا۔ انکی نسبت وہ دلائل مطلق نہیں عائد ہو سکتے جو ان لوگوں کو قائل کر دیتے ہیں جو ہر متعلقہ روحانیات سے مطلق واقف نہیں اور اگر واقف بھی ہیں تو بہت کم۔

شہادت صریحی

مشاہدہ روحانیات کے بارے میں نہایت کثرت سے واقعات ہیں لیکن یہاں پر چند اہل علم کا بیان کر دینا کافی ہو گا۔ اور ان سے معلوم ہو گا کہ ہر ایک اعتراض کا جواب مل جاتا ہے۔ اہل علم چاہیے کہ اولاد و باتین مشہور علما کے حالات بیان کریں۔ اور ثانیاً اُن اشخاص کے تجربہ اور تحقیقات قلمبند کریں جو ابتدائیں عمل حشرات کو قائل تھے لیکن زمانہ بابتد میں مقرر ہو گئے۔ یس کیٹ فاکس۔ یہ لڑکی نو برس کی عمر سے عمل حشرات کرنے لگی اور اس میں یہ قوت ۲۶ برس تک یہی شروع میں تیار رہا۔ اشخاص اور متعدد جماعتوں نے اسکا امتحان کیا اور فریب دریافت کرنا چاہا۔ لیکن اگر فی الواقع فریب بھی تھا تو کوئی شخص

اسکو دریافت نہ کر سکا۔ اور امریکا کے لوگ بھی جو زمانہ میں مشہور ہیں اس لڑکی سے
 مار گئے اصل میں اس لڑکی سے عمل حشرات زمانہ حدید میں شروع ہوا۔ شش
 میں سربراہ برٹن پرنس امریکا گئے اور انھوں نے رابرٹ ڈیل وین کو صلاح دی کہ عالم کو
 ترازو کے ذریعہ سے آزمانا چاہیے غرض کہ بلا اطلاع وہ دونوں صاحب گئے اور ترازو
 کے ایک جانب کھانا کھانے کی میز جو وزن میں ۱۲ پونڈ کی تھی لٹکانی اس وقت ہوا کہ روبرٹ
 خوب تیز تھی صاحبان مذکور نے مس فاکس اور اسکی ہمشیرہ کے پیروں پر اپنے ہاتھوں
 رکھ دیے اور انکے ماتھے بند کر دیے اور کہا کہ اب تیرا بلیک باؤنٹی ہو جائے یعنی آگیا پتھریک
 جاسے یا باند ہو جائے تو جانیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک مرتبہ ترازو کا وہ پتھر جو تیر کی
 جانب تھا اسقدر ہل گیا کہ وہ تیر صرف ایک پونڈ وزن میں رہ گئی۔ اور دوسری مرتبہ
 اسقدر زمین کی جانب جھک گیا کہ تیر ۱۲ پونڈ کی وزنی ہو گئی۔ اس بات کا خیال کھانا
 چاہیے کہ فریدی صاحب نے خود کہا تھا کہ اگر ایسا امر ظہور میں آئے جسکا ذکر ابھی کیا گیا
 تو عمل حشرات بر جوت ہو۔ اور میں صاحب مس فاکس کی نشستوں میں بارشربک ہو
 اور انھوں نے پیرا میں ایسی ہوشیاری کی جیسی کہ چاہیے۔ اکثر وہ مس فاکس کے
 ساتھ نہایتے نہیں۔ اور اکثر یہ اطلاع دفعتاً دوسرے کمرے میں مس مذکور کو پہنچایا
 کرتے تھے یہ کام کے ہر بار ایسا کہ اچھی طرح دیکھ لیا کرتے تھے اور دروازے بند کر کے پتھر
 کاغذ کی چٹھی لگا کر کہہ دیتے تھے اور حال کے دونوں ماتھے پکڑے رہا کرتے تھے
 اس واقعہ میں ہم (کاتبین) اس وقت کا ظہور ہوا اور سب سے زیادہ تعجب انگیزہ امر تھا
 کہ عالم اپنے ہرگز ایک سو پچیس سال بعد اس صحت اور نشان کا لایا قیام و روشن ہو گیا
 اور آئینہ میں سیاہ حروف نمایاں ہو گئے۔ بعد ازاں وہ کاغذ میں کہ برابر باند ہوا اور
 آئینہ میں اس وقت کے لکھے ہوئے تھے اور ایک اقرار نمایاں تھا چنانچہ زمانہ بعد میں
 اس قول کی تصدیق بھی ہوئی۔ ۲۹ مکتب ہوسونہ پتھر ڈیٹل اینڈر مللا نظر ہو۔

س فاکس صاحب کا عمل شہوت زیادہ ظاہر ہوا تھا جب انکی نشست مسٹر لور مور کے ساتھ ہوئی تھی شخص شہر نیو یارک کا ایک بڑا مشہور صاحب تھا اور قبل شروع ہونے نشستوں کے انکو عمل حاضرات پر مطلق اعتبار نہ تھا۔ یہ ستین چار مختلف مکانات میں ہوا کین اور اسکے منجانب میں نہایت سختی کی گئی۔ اصل میں وہ باجرا یہ تھا کہ لور مور صاحب کی زوجہ جو مر گئی تھی بصورت اصلی ہیت انسانیت میں دکھائی دی کبھی اسکے ہمراہ ڈاکٹر انکی صاحب کی روح بھی ہوتی تھی۔ لیکن لور مور صاحب کی زوجہ کی صورت زیادہ صاف معلوم ہوتی تھی۔ اسنے اکثر کمرے کی شہادت کرتی دی اور لوگوں کو بڑی بڑی تحریروں پر بھی دیے کبھی روشن دھوین کے بقون میں سے لوٹ پوٹ کر یہ تصویریں جایا کرتی تھی اور کبھی دفعتاً لوگوں کی نگاہ سے غائب ہو جاتا کرتی تھی اسنے اپنا کپڑا کاٹنے کی اجازت دی جب وہ کپڑا کاٹا گیا تو نہایت سخت تھا اور جب اسکا ٹکڑا کاٹ کر علیحدہ کیا گیا تو تھوڑے عرصہ میں گھل کر غائب ہو گیا۔ پھول بھی جو اسنے دیے گھل گئے۔ یہ امر اسوقت خوب بھی طرح سے ہوتے تھے جب لور مور اور مس فاکس تنہا ہوا کرتے تھے لیکن وہ گواہ ہمیشہ ہوا اسطے بتلاتے جایا کرتے تھے کہ وہ لور مور صاحب کے شہادت کی تصدیق کریں۔ انہیں سے ایک مسٹر لور مور کا حکیم اور دوسرا اسکا بہنوئی تھا اسکے بہنوئی کو سابق عمل حاضرات پر مطلق اعتبار نہ تھا ان عجیب سنوں کا مختصر احوال اخبار نہایت موقفہ ۱۹۲۷ء و ۱۹۲۸ء میں چھپا تھا۔ انہیں سے مشہور اور حیرت انگیز امور کتاب ڈیٹیل لنڈ میں طبع ہوئے تھے۔ اس کتاب سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ کس کس قسم کے امور عمل حاضرات سے متعلق ہیں اور کس طرح ہر انکی آزمائش کی گئی۔ تھوڑا عرصہ گذرا کہ مس فاکس انگلستان کو آئی تھیں اور انکی ایک شخص لائق نے آزمائش کی لیکن من و عن و ایسا ہی پایا جیسا کہ اسنے سنا تھا۔ اب مس فاکس کی شادی ایک انگریز بیرسٹر کے ساتھ ہو گئی ہے اور وہ بات جو انکو حاصل ہو وہ انکے بچے میں بھی ہے اور اکثر جب وہ چلی جاتا کرتی ہیں

تو اسکا ظہور ہوتا ہوا اور بچے کی دادی خوف زدہ ہو جا یا کرتی ہے۔ عرض کہ یہ عمل حافرات چھٹیئس برس سے جاری ہے اور طرح طرح کے امور عجیبہ نگاہ سے گزرے اور انکی آرمایش اسوقت سے شروع ہوئی جسوقت سے لوگوں کو ادلا اطلاع ہوئی کبھی کسی نے یہ نہیں دریافت کیا کہ عامل نے فریب کیا یا فریب کرنے کی کوشش کی۔ اور کبھی کسی نے کوئی ایسی وجہ نہیں کہی جس سے حال ان امریکہ معلوم ہو جاتا یا سوا اسکے جو عالموتجہ خود بیان کی سہ ہے۔

شاید دنیا بھر میں مسٹر ڈانیل ٹرمی ہوم سے زیادہ مشہور عامل ہوا اور لوگ اسکا متحان بیئس برس سے کر رہے ہیں۔ انیس برس کا عرصہ گذرا کہ مسر ڈیوڈ بیرسٹر اور لاڈ بیرسٹر بھی بیٹھک میں شریک ہوئے۔ یہ دونوں صاحبان سے ذہین اور حالاک اور کٹر علم و انفرادیت تھے۔ کتاب موسومہ بہ حالات خانگی صاحب ڈیوڈ بیرسٹر میں اس نشست کا حال صاحب مذکور نے خود یوں تحریر کیا ہے کہ جب کسی شخص کا میز پر ہاتھ نہ تھا تو وہ زمین سے بلند ہوئی اور ایک گھنٹہ کو کسی نے خود بخود اٹھا کے زمین پر رکھ دیا اور وہ بچنے لگا حالانکہ اس میں کسی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ بعد ازاں کسی نے گھنٹہ کو اٹھا کر دوسری جانب زمین پر رکھ دیا۔ بعد اسکے وہ گھنٹہ دفعتاً از خود میرے ہاتھ میں آگیا۔ اسکے بعد وہ لاڈ بیرسٹر کے مکان پر چلا گیا۔ علاوہ اسکے صاحب مذکور یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اس امر کی کوئی وجہ نہیں دریافت کر سکتے اور نہ خیال کر سکتے ہیں کہ یہ امور بذریعہ کسی کل کے ہوتے ہیں یا نہیں۔ چھ مہینے بعد ایک اخبار موسومہ بہ مارتنگ اوڈرٹائر میں مصنف کتاب موسومہ بہ خطوط دربارہ طلسم فرمایاں مذکور کے خلاف یہ تحریر کیا ہے کہ میں نے امور متعلقہ عمل حافرات کا مشاہدہ کیا اور سب امور بذریعہ ہاتھ یا پاؤں کے ہو سکتے ہیں۔ اس زمانہ سے آج تک اس قسم کی سوانح ہزار ہا ہو چکے ہیں اور خاص کر کے ان لوگوں کے مکانوں میں جہاں ہوم صاحب اکثر جا کرتے ہیں ہر ایک شخص اس امر کا

شاہد ہو کہ ایسے عمل میں وقت امتحان ہر قسم کی آسانی کر دی جاتی ہو اور ہنسنے خود بھی دیکھا کہ ہوم صاحب نے مجھ کو بلایا اور ایک باجا اٹھا کر کے اپنے ہاتھ میں لیے رہے اور وہ باجا نہایت عمدہ طور پر بجا کیا۔ سب سے عمدہ عمل ہوم صاحب کا یہ ہو کہ وہ حالت بیہوشی میں دکھتی ہوئی آگ سے ایک سرخ انگار اٹھا لیتے ہیں اور اُس کے پاس لیجا کر دکھاتے ہیں کہ دیکھ لو یہ جلتا ہوا آگ کا انگار ہے یا کوئی شعبہ ہوم اس امر کے جنگن صاحب - لارڈ اونیورسٹی - ڈگلس و ہال - وغیرہ گواہ ہیں - ایک تعجب کی بات یہ ہو کہ اس حالت بیہوشی میں ہوم صاحب آگ کو گون کو فوراً دریافت کر لیتے ہیں جنکو یہ بات حاصل ہو کہ اگر آگ کو ہاتھ میں لے لیں تو آگ کا ہاتھ نہ جلے - ایک مرتبہ ہال صاحب کے سر پر دکھتی ہوئی آگ کے انگارے مٹھی بھر کے رکھ دیے اسوقت لارڈ لنڈزبی اور چار دیگر اشخاص موجود تھے - ہال صاحب کی میم صاحبہ نے ارل آف ڈن ریون کو حسب ذیل لکھا تھا وہ تحریر اخبار روحانیات مورخہ ستمبر ۱۸۷۸ء میں طبع ہوئی تھی -

جہاں میں بیٹھی تھی اُس کے مقابلہ میں ہال صاحب بیٹھے تھے - میں نے دیکھا کہ ہوم صاحب ہال صاحب کی پشت پر آدمہ منٹ تک کھڑے رہے انھوں نے جلتے ہوئے انگارے انکی پشت پر رکھ دیے - میں ہوم صاحب کی اس حرکت سے خائف نہیں ہوئی اور اکثر مجھے اس پر تعجب ہوا کہ تاہم کہ مجھ کو کیوں خوف نہ معلوم ہوا مجھ کو یقین کامل تھا کہ ہال صاحب کو کوئی ضرر نہیں پہونچے گا - کسی شخص نے ہال صاحب سے پوچھا کہ کیا یہ انگارے جلتے ہوئے نہیں معلوم ہوتے انھوں نے جواب دے جلتے تو نہیں مگر کسی قدر خوشگوار گرم معلوم ہوتے ہیں - ہوم صاحب جلتی ہوئی چنگاری رکھ کے تھوڑی دور تک علیحدہ ہٹ گئے تھے - لیکن اپنی حالت معمولی میں پھر واپس آئے اور سکران کے ہال صاحب کے سفید بال جلتے ہوئے کو لون پر رکھے تو وہ بال شل چاندی کے تاروں کے آگ پر معلوم ہوتے تھے

بعد ازاں ہوم صاحب نے بالون کو اکٹھا کر کے اوپر اٹھایا تو اُنکے اندر آگ سُرخ سُرخ جھکتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ جب ہوم صاحب نے جلتی ہوئی چنگاری ہال صاحب کے سر پر سے اٹھائی تو بالون میں یا سر پر کوئی ضرر نہیں پہونچا تھا۔ اُن انگاروں کو اور لوگوں نے جھوٹاؤ اُنکے ہاتھ جل گئے۔ لارڈ ولنڈزی اور مس ڈگلس کے ہاتھوں پر بھی انگارے رکھے گئے تھے تو انھوں نے بیان کیا تھا کہ وہ انگارے ٹھنڈے معلوم ہوتے تھے۔ لیکن اگر اُنکو کوئی اور شخص چھوتا تو اُسکا ہاتھ جلتا۔ علاوہ اسکے اگر خود وہ شخص نزدیک جاتا جو عامل کو پکڑے ہوئے تھا تو وہ بھی جل جاتا۔ لوگ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے ہوم صاحب نے انگارے اپنے کپڑوں میں رکھ لیے لیکن کپڑوں میں دغ ٹک نہیں لگا اور انھوں نے اپنا سر آگ میں ڈال دیا لیکن بال سر کے فوراً بھی نہیں جلے یہی قوت آگ میں نہ جلنے کی فیزی روح تھا کہ بھی تھوڑے عرصہ کے واسطے دیکھا جاسکتی ہو نسبت صاحب ساکن گلاسکو اخبار ہیوس نیچر مورفہ نشہ اعوان مخریف ملتے ہیں کہ میرے مکان میں ہوم صاحب نے ماہ جنوری نشہ اعوان ایک مرد اور عورت کے ہاتھ میں جلنے ہوئے انگارے رکھ دیے تھے اُنکو صرف کس قدر عوارث محسوس ہوئی تھی بعد ازاں انھوں نے اسی انگارے کو ایک اخبار پر رکھ دیا تو اُنکی پر تو نہیں بلکہ سوراخ ہو گیا۔ بعد ازاں ہوم صاحب نے ایک تازہ جلتا ہوا کو لا ہاتھ میں اٹھا لیا اور کمرے بھر میں تین منٹ تک اُسکو لیے پھرے بعد کاغذ پر رکھا تو ذرا بھی دھبہ نہ پڑا۔ لارڈ ولنڈزی صاحب جو منجملہ اُن چند شاہزادوں کے ہیں جو علوم طبیعیات سے واقف ہیں بیان کرتے ہیں کہ آٹھ مرتبہ میرے ہاتھ پر ہوم صاحب نے انگارے رکھے ہوئے لیکن مجھ کو ضرر نہیں پہونچی۔ مارلسن صاحب اختیار روحانیات مورفہ ۱۵۔ مارجین تحریر کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ہوم صاحب نے اپنی تھیلی میں ایک انگارا اتنا بڑا لے لیا کہ اُنکی تھیلی ڈھک گئی تھی اور چھ یا سات انچ ہاتھ بلند تھا جب وہ کمرے میں پھرتے تھے تو دیواروں پر اُنکی فوٹ پڑتی تھی۔ اور جب وہ میرے پاس آتے تو

سب لوگوں کو اپنے اپنے چہرہ پر گرمی معلوم ہوئی۔ انگارے کو ہوم صاحب پانچ منٹ تک ماتھ میں لیے رہے۔ یہ امور صد مارتہ سیکڑوں آدمیوں کے سامنے ہو چکے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کر سکتا اور ان کے قوانین علوم موجودات اور حرارت سے مطابق نہیں ہو سکتے۔

تھوڑا زمانہ گزرا کہ سر جیٹ کا کسل اور کس صاحب نے ہوم صاحب کی بڑی زور شور آرمایش کی تھی۔ سر جیٹ کا کس صاحب نے اسی دن ایک سرود خرید لیا تھا اور وہ ان کے ماتھ میں خود بخود بجنے لگا حالانکہ ہوم صاحب پیا تو بجا رہے تھے۔ بعد ازاں ہوم صاحب نے سرود اپنے ماتھ میں لیا اور اٹھا کر دیا اور پیا تو اپنے ماتھ سے بجا پائیے اور اسکے ہمراہ پاؤ گھنٹہ تک وہ سرود بھی بجا کیا۔ کتاب موسومہ بد واثام اسے کی جلد دوم صفحہ ۳۸۸ ملاحظہ ہو۔

اگر ایسے امور کی نسبت شعبہ کے کا احتمال نہ رہنے کے واسطے کوئی اور شہادت علاوہ بیانات مذکور کے ضرور ہو تو اڈالفس ٹرالوپ صاحب فرماتے ہیں کہ ماسکو صاحب جو دنیا میں بہت بڑا بازیگر ہے اس نے بیان کیا کہ یہ امور شعبہ ہرگز نہیں ہیں۔ ہوم صاحب سے ہر خاص و عام ملاقات کر سکتا تھا۔ اکثر وہ امرا اور روسا کے گھر نہیں بطور امتحان رہے ہیں اس کے بڑے بڑے لائق اور فشی اور عالم دوست ہیں اور وہ لوگ ان لوگوں سے فہم و ادراک میں کم نہیں ہیں جو امور متعلقہ عمل حاضرات سے بے دیکھے بکار کرتے ہیں بیس برس تک لوگوں نے انکا امتحان کیا تاہم کسی نے یہ نہ دریافت کر پایا کہ وہ بذریعہ کل یا تیری دست کے شعبہ کرتے ہیں۔ اور وہ امور ایسے عجیب و غریب ہیں کہ اگر فرض تقدیر شعبہ بھی کسے جاوین تو ان کے لیے بڑی بڑی کلین چاہیے ہونگی اور ان کلوز کے چلانے کے لیے متعدد آدمیوں کی ضرورت ہونگی۔ اور لوگوں کو نکاح تصور کرنا کہ یہ ہر طرف توہمات ہیں محض خیال ہی خیال جو ادبیان مذکور بہات پر دلالت کرتا ہے کہ توہمات اور حسوسات

میں کسی طرح تمیز نہیں ہو سکتی۔

آخر عالمہ جگہ میں بیان کر دیا کہ وہ ہم گپی صاحبہ ہیں۔ انکا اصل نام مس نکل تھا۔ انکی نسبت میں کسی قدر بچشم دیدہ امور بھی کہہ سکتا ہوں میں مس نکل کو اُس زمانہ سے جانتا ہوں جب وہ عمل حاضرات یا نیز کے خود بخود آواز دینے سے بالکل واقف نہ تھیں اور انکا سب سے اول حال اُس وقت معلوم ہوا جب انکو ہم لوگوں نے ایک نشست میں شریک ہونیکے واسطے اپنے مکان پر طلب کیا وہ اولاً ماہ نومبر ۱۹۷۷ء میں شریک جلسہ ہوئیں اور یہ نشستیں کئی مہینے تک رہیں میں نے انہیں عامل ہونے کی قوت یوں انکوائی مہینے تک بڑھتے جاتے دیکھی۔ پہلے میں نے دیکھا کہ کئی آدمیوں کے ہاتھ مع مس نکل کے ایک میز پر رکھے تھے اور وہ خود بخود بلند ہو گئے۔ میں نے میز کے پاؤں میں ایک کچا دھاگا لپیٹ دیا اسلیئے کہ اگر کوئی میز مذکور کو پاؤں کے ذریعہ سے بلند کرنا چاہے تو اُس دھاگے کے ٹوٹ جانے سے معلوم ہو جائیگا اور اس امر سے کسی کو آگاہ نہیں کیا لیکن دیکھو وہ میز زمین سے ایک فٹ بلند ہو گئی میں نے دوست و احباب کے دکھانیکے واسطے ایک کاغذ کا گردا بنایا اور اُس میز کو اُس گردہ میں رکھ دیا تاکہ پیر اندر تک نہ جاسکیں۔ لیکن میز اُسپر بھی بلند ہو گئی۔ سب سو زیادہ تر قابل تعجب یہ امر ہو کہ اکثر مس نکل خود میز پر بیٹھ جاتا کرتی تھیں اور اگر یہ اکثر اندھیرے ہی میں ہوا کرتا تھا تاہم اُن حالات کے جاننے سے جو گذر کرتے تھے معلوم ہو جائیگا کہ اسیں کسی قسم کا فریب نہیں تھا۔ ایک مرتبہ ہم لوگ ایک دوست کے مکان میں ایک گول میز کے گرد بیٹھے۔ اوپر ایک جھاڑ لگتا تھا۔ ایک شخص نے جو میرا دوست تھا لیکن اور لوگ اُس سے ناواقف تھے مس نکل کے دونوں ہاتھ پکڑے۔ دوسرے شخص کے ہاتھ میں دیاسلانی کا بکس تھا کہ جسے وقت ضرورت ہو فوراً روشن کر دے۔ پہلے مس نکل کی کرسی ہٹ گئی اور مجبور ہو کر انکو کھڑا رہنا پڑا۔ ایک منٹ بعد ایک آواز ایسی آئی کہ گویا کسی نے میز پر شراب پینے کا کہا اس رکھا بعد اسکے کلب دار کپڑوں کیسی کھر کھر اہٹ ہوئی اور جھاڑ کے شیشے حرکت

کرنے لگے۔ مگر میرے دوست نے کہا کہ میرے ہاتھ سے اس نکل چھوٹ گئیں جب یا سلامی روشن کی گئی تو دیکھا کہ اس نکل نیز کے اوپر کرسی پر بیٹھی ہیں اور انکا سر جھڑ سے لگا ہوا میرے دوست نے مجھے کہا کہ اس نکل میرے ہاتھ سے بہت آہستگی سے پھسل کر چھوٹ گئیں۔ چونکہ اس مذکور نہایت لچیم و سیم تھیں لہذا انکا نیز پر چڑھ جانا اور کرسی لیجانا بالکل غیر ممکن معلوم ہوا اور اب بھی غیر ممکن معلوم ہوتا ہے۔
دوسرا عجیب ماجرا یہ گذرا کہ کمرے میں نہایت عمدہ عمدہ باجے کی آواز آتی تھی حالانکہ کمرے بھر میں کوئی باجانہ تھا۔

ایک مرتبہ ایک زن جرمنی جو اس نکل سے بالکل ناواقف تھی جرمنی گیت گانے لگی اور اس کے ساتھ ایک نہایت عمدہ باجا بھی بجنے لگا اس نے کئی گیت گائے اور ان سب کے ساتھ باجا بھی بجا۔ یہ امر اندھیرے میں ہوا تھا لیکن سب تو گون کے ہاتھ ایک دوسرے آپس میں ملے ہوئے تھے۔

اس عورت کا ایک عجیب تماشا یہ تھا کہ بند کمر کے اندر پھول اور پھل منگواد یا کرتی تھی تہہ پہل میں جب اس نے عمل حاضر کرنا شروع کیا تو اس نے میرے ہی مکان میں اول مرتبہ پھول اور پھل منگواد دیے جو لوگ اس وقت موجود تھے میرے دوست تھے وہ زمانہ شباب موسم سرما کا تھا اور اس روز سب مذکور کس قدر وقت عینہ کے قبل آئی تھیں اور ہوا کی روشنی کر کے بند کمرے میں چار گھنٹہ تک بیٹھی تھیں کہ پھول اور پھل منگواد دیے اور وہ اس طرح ہوا کہ برابر ہی اس کمرے کے ایک چھوٹا سا کمرہ تھا اور اس میں ایک نیز رکھی تھی جب ہم لوگ اس میں روشنی بھانے گئے تو وہاں نیز پر کچھ نہ تھا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اس میں پر گلاب گل شبو گل فرنگ اور چینی گلاب اور لالہ موجود تھا یہ پھول سب تازے معلوم ہوئے تھے گویا کہ فوراً ڈالی سے ٹوٹ کر آئے تھے یہاں تک کہ ان پر شبنم بھی پڑی ہوئی تھی۔ اور ایک پتھر سی تاک کسی پھول کی خراب نہیں گئی تھی میں نے ان پھولوں کو شک کر کے رکھ چھوڑا تھا

اور جب قدر لوگ وہاں تھے ان سے ایک کاغذ پر دستخط کرایے کہ امتین سے کوئی شخص باہر
اپنے ہمراہ بھول نہیں لیتا آیا تھا۔ جی کو یقین کامل ہو گیا تھا اور اب بھی ہو کہ مسل بھول
اپنے ہمراہ لائی ہو یا سقد ر عرصہ تک بلا ٹوٹے پھوٹے پھولوں کے اسکے کپڑوں میں چپے رہے ہوں
اور سقد ر عرصہ تک ان کے کپڑوں میں شبنم سطح جی رہی ہو سطح پر ایک گلاس میں برف
ڈال دینے سے ان کے باہر کی جانب شبنم کے مانند پانی کے قطرے جم جاتے ہیں۔

اس زمانہ سے آج تک مختلف مکانات اور جداگانہ حالات میں سطح صد ہا مرتبہ
عمل حاضر کیا گیا۔ بعض اوقات پھولوں کے ڈھیر میز پر ہو گئے۔ اکثر جھل بھول لگے وہ
نور آگئے۔ ایک مرتبہ میرے ایک دوست فی سوری کھی کا پھول مانگا چنانچہ ایک درخت
چھوٹ کا سطح پر کہ اُسکی جڑوں میں مٹی تک لگی ہوئی تھی میرے ہر گڑا۔ ایک تیرہ فلائرس
میں سٹرٹرا لوپا اور انکی میم صاحبہ اور س بلاکڈن اور کرنیل ہاروی نے گہی صاحب کی
میم کا یون امتحان کیا کہ ٹرا لوپ صاحب کی میم نے ان کے کپڑے بالکل اپنے ہاتھ سے
بدل ڈالے اور س کپڑوں کو دیکھ لیا کہ کہیں بھول تو نہیں چپے ہیں۔ گہی صاحب
اور انکی میم صاحبہ اور اور لوگ انکو خوب مضبوط کپڑے رہے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد لوگ
کہنے لگے کہ کہیں سے پھولوں کی خوشبو آتی ہے۔ جب دیاسلائی روشن کی گئی تو معلوم ہوا
کہ گہی صاحب کی میم اور ٹرا لوپ صاحب کے بازو پر گل داؤد کے پھول لپٹے ہوئے
ہیں جماعت مناظرین کی رپورٹ دربارہ عمل حاضر صفحہ ۲۷۷ و ۲۷۸۔

مختصر یہ ہو کہ امور مذکور کے ہونی میں کسی قسم کا شک نہیں۔ ہمارے علم کے انکی نسبت
کیا قیاسات ہیں۔ چونکہ سابق میں ذکر ہو چکا ہو کہ پھول منگلے گئے وہ اصلی تھے اُن سے
توہمات انکو نہیں کہہ سکتے اور جن حالات میں وہ سواح گذرے ہیں انکو فریب بھی نہیں
کہہ سکتے۔ وہ لوگ جو مختلف مقام عمل حاضر سے نہیں واقف ہیں اگر انکی دہریان
کرنا چاہیں تو یہی ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایسے لوگ کل امور متعلقہ عمل حاضر سے

دقت میں لیکن عداوتہ ایسی خفیف باتیں بیان کرتے ہیں جو قابلِ تسخیر ہیں تو میں اسکو کبھی یقین نہیں کروں گا۔ قبل اسکے کہ اس ضمن کو ختم کروں یہ بیان کر دینا مجھ پر واجب ہو کہ ہر ایک عامل کو ایک جداگانہ قوت حاصل ہوتی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شعبہ باز یا فزبی نہیں ہو۔ ہوا سے کہ فزب اور شعبہ سے بھی ہمیشہ ایک دوسرے کے اتصال سے مشابہ ہوتے ہیں مشہور مشکوک مزاج لوگوں کی تحقیقات اُن لوگوں کے حالات بیان کیں جو سابق میں مجرم مشکوک مزاج تھے اور بعد عملِ حضرات کو قائل ہو گئے ہم لوگ صرف انھیں لوگوں کی تحریر سے دقت میں جنھوں نے اسکا اعلان کیا۔ اولاً میں ایک پیر سرساکن امریکا سمی جج اڈمنڈز کا ذکر کروں گا۔ اور انگریز لوگوں کو جاننا چاہیے کہ انکو محکوم صاحب مذکور کی نسبت کیا خیالات ہیں جب پہلے پہل عملِ حضرات کا قائل ہوا تو لوگ اُسے گالیوں دینے لگے اور بلکہ یہ بیان کرنے لگے کہ وہ ارواح سے اپنی فیصلجات میں مشورہ کرتا ہو۔ چنانچہ اس کے رفع کر نیکی لیے صاحب مذکور نے ایک کتاب تحریر کی اور اسکا نام اپیل ٹوڈی پبلک رکھا اور سب سے وہ کل حالات درج کیے جنکی وجہ سے وہ عملِ حضرات کا قائل ہو گیا تھا چنانچہ ایسی کتاب کو بارے میں جہان اور باتیں نیویارک کے جبار مرہ لٹری میں تحریر کی ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے کہ جان اڈمنڈز چیف جسٹس سوپریم کورٹ ضلع ہڈاڑے لائیو قانون دان اور محنتی جج ہیں وہ آٹھ برس سے اسی عہدہ جلیل پر مامور ہیں اور یہی ماموری انکی عین ثبوت اس امر کا ہے کہ وہ بڑے لائق اور محنتی اور ایماندار نہ صرف ہیں انکی لیاقت میں کوئی شک نہیں کر سکتا اور یہ بھی نہ خیال کرنا چاہیے کہ وہ زور و فہم اور جہت و جلالا کی مثل سابق کے نہیں ہے کل کلا اور موکل انکو اس ضلع میں سب سے بڑا لائق حاکم سوپریم کورٹ کا خیال کرتے ہیں چند سال بعد انھوں نے متعدد خطوط و بارہ عملِ حضرات جبار نیویارک ٹریبیون میں تحریر کیے اور ان میں انھوں نے اپنا طرز تحقیق بطور خلاصہ بیان کیا ہے چنانچہ وہ فقرہ جات حسبِ ذیل تھے جب صاحب مذکور نے اپنی تحقیقات شروع کی تھو تو وہ نو جوان تھے انکی ۵۲ برس کی عمر تھی۔

جنوری ۱۹۶۱ء میں پہلے پہل اپنی تحقیقات میں نے شروع کی اور ماہ اپریل ۱۹۶۱ء میں مجھ کو سہاگ
 اے تھا وہاں کہ انسان، ارواح سے ہم کلام ہو سکتا ہے جو منجملہ ۲- ماہ کے ۲۲ ماہ تک میں نے عجیب
 غریب ماجرے دیکھے اور انکو ہوتو قلب بند کیا۔ میں ہمیشہ اپنے ہمراہ ایک نپسل در کاغذ رکھا
 کرتا تھا اور یہ کل موراسی طرح صحت کے ساتھ لکھتا تھا جیسے کہ مقدمات میں مجھ کو صحت تحریر ملحوظ
 رہتی تھی اب طرح پر تقریباً دو سو سو سال کا حال ہوا سو صفحہ میں میں نے قلب بند کیا مجھے مختلف اوقات
 میں مختلف عاملوں سے ملاقات ہوتی رہی۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ دو سو سو صفحہ میں ایک ہی
 قسم کے سولخ در پیش ہوئے ہوں۔ یا حاضرین جلسہ ایک ہی ہوں۔ ہر مرتبہ کوئی نہ کوئی
 نئی بات ضرور ہوتی تھی۔ اور ذہنی اور جسمانی دونوں طبقے امور وقوع میں آتے تھے۔
 میں نے ہر مرتبہ اس امر کی کوشش کی کہ اگر یہ امور شعبہ ہن تو ضرور دریافت کرنا چاہیے لیکن
 مجھ کو مش دیگر اشخاص کے یقین کامل ہو گیا جو کہ یہ کل افعال پنجاب ارواح ہوتے ہیں بعض
 اوقات میں ان امور پر ہرگز اعتبار نہ کرتا تھا لیکن اس قسم کی شہادت جیسی لاحق ہو جاتی
 تھی کہ کوئی چارہ سو یقین کرنے کے نہیں باقی رہتا تھا میرے دل میں جو شکوک پیدا ہوتے تھے
 میں جا کر انھیں دوسری نشست کی وقت بیان کرتا تھا لیکن کچھ نہ کچھ ایسے کوائف ہیوقت
 ظہور میں آتے تھے کہ میرا شک رفع ہو جاتا تھا غرض کہ اسی طرح میں مکان پر جا کر ہر ایک حال
 بالتفصیل بیان کرتا تھا اور ہر کو حالات ماضی سے مقابلہ کر کے خیال کرتا تھا کہ شاید
 ایسے امور کے وقوع میں آئیں کہ کوئی اور باعث ہو۔ میں اس تحقیقات میں ایسی تدبیر
 کرتا تھا کہ کوئی شعبہ نہ ہونے پائے اور وہ تدبیر میں ایسی ہوتی تھیں کہ اب میں جب انھیں
 خیال کرتا ہوں تو ہنسی آتی ہو۔

جب کبھی میں کوئی اعراض کرتا تھا تو اسکا جواب شافی شروع یا اختتام نشست کی وقت
 ملتا تھا۔ فقرہ ذیل کتاب موسومہ یہ اپیل سے منتخب کیا گیا ہو۔

میں نے غور مہاگنی لکڑی کی میز کو زمین سے ایک فٹ بلند ہوتے ہوئے دیکھا اس میں صرف

ایک پیالہ تھا اسپر ایک لمب روشن تھادہ میز اسطرچہ حرکت کرتی تھی جس طرح ہر کوئی پیالہ کو حرکت دیتا ہو مگر لمب اپنے مقام پر رہا اگرچہ اُسکے آویزے حرکت کرنے لگے۔ میں نے خود دیکھا کہ ایک میز زمین پر گر پڑی اور دہانے بائیں بطور گردوٹن کے حرکت کرنے لگی حالانکہ کوئی شخص اس پر ہاتھ نہیں لگائے ہوئے تھا۔ اس وقت کمرے میں قریب ۱۱ آدمیوں کے تھے۔ اور وہ میز اس زور و شور سے میری جانب آتی تھی کہ اگر کوئی شوک و چٹانچہ کے فاصلہ پر روک نہ لے تو یقیناً میری پنڈلیاں پاش پاش ہو جاوین جب اڈو سٹڈر صاحب کو ایسے امور کی نسبت یقین کامل ہو گیا تو اُنھوں نے یہ دریافت کرنا شروع کیا کہ ایسے امور سے ایک عقل و شعور کسی شوک کا معلوم ہوتا ہو۔ لہذا وہ اُسکے نسبت حسب ذیل تحریر کرتے ہیں۔

قبس شریک ہونے ایک نشست کے میں نے چند مشکل سوالات تیار کیے۔ لیکن میں اپنی کتاب یادداشت نہیں تیار کرنے پایا تھا کہ اُن سب سوالوں کا جواب ترتیب وار مل گیا ہے۔ قدر لوگ اس موقع پر تھے اُنہیں سے کیسکو نہیں معلوم تھا کہ میں نے مولوں سے دریافت کرینگے لیے سوالات تیار کیے ہیں چنانچہ میرے وہ خیالات ظاہر کر دیے گئے جو میں نے دنیا میں کسی سے نہیں بیان کیے تھے اور عامل نے مجھے کہا کہ تمہارے دل کی ہر ایک بات میرے مول کو معلوم ہو اور وہ اسکا اظہار بھی کرتا ہو۔

مگر میرے دل میں ایک مرتبہ پھر یہ خیال آیا کہ اگر حاضرین جلسہ میں سے کسی نے بذریعہ کشاف یہ حالات دریافت کر لیے ہوں تو تعجب نہیں۔ اسکا جواب یہ ہو کہ وہ حالات میرے عالم کو معلوم ہو گئے جو اس وقت کیسکو نہیں دریافت ہو سکتے تھے۔ مثلاً اسے یہی گذشتہ میں میں منقطع امر کیا میں تھا لیکن میرے دوستوں نے میری تندستی اور مقام قیام بار بار دریافت کر لیا اور جب میں مکان پر واپس آیا اور اپنی یادداشت سے اُنکے بیانات کا مقابلہ کیا تو وہ کل حالات صحیح معلوم ہوئے۔ اور اکثر ایسا بھی ہوا کہ عاملوں نے میرے اور دیگر اشخاص کے وہ خیالات

بتا دیے جو ہوسوت ذہن میں بھی نہ تھے۔ اس سے ظاہر ہو کہ ہمارے دل کا عکس عالموں کے دل پر پڑتا تھا کہ وہ فوراً دل کا حال بتا دیتے تھے۔

فقہ جات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ حج مذکور کو وہ مغالطات معلوم تھے جسکی وجہ سے آدمی دھوکے میں آجاتا ہو اور جو تفصیل اسکے خطوط میں ہو اس سے بھی ظاہر ہو کہ وہ ان امور کا بڑا خیال رکھتا تھا۔ حج اوستہ ز اور اسکے لڑکے بھی عامل ہو گئے اور بعد ازاں اکثر امور سابقہ کی خود ادھون نے اپنے ذریعہ سے تصدیق کی۔ جو امور متعلقہ عمل حاضر صاحب مذکور نے مشاہدہ کیے تھے انکے اور لوگ بھی شاہد ہیں۔ لہذا یہ نہیں خیال کیا جاسکتا کہ وہ توہمات ہیں۔

سب سے بڑا تجربہ حج مذکور کا یہ تھا کہ اسکے لڑکی میں ایسی قوت آگئی کہ وہ ان زبانوں میں گفتگو کرنے لگی جسے وہ واقف نہ تھی۔ یہ لڑکی صرف اپنی ہی زبان جانتی تھی اور کرسقندر فرایسی بھی جانتی تھی لیکن بہت کم۔ مگر اتنے ایک ایک گھنٹہ تک فونو اور ڈسٹن زبانوں میں نہایت فصاحت اور بلاغت کے ساتھ گفتگو کی ہو۔ اور اکثر غیر ممالک کے لوگوں نے اسکے ذریعہ سے اپنے مردہ دوست اور احباب سے گفتگو کی ہو۔

ایک مرتبہ شام کو میرے برآمدہ میں جو وہ پندرہ آدمی بیٹھے تھے کہ گرین صاحب جو شہر کے ایک بہت بڑے صناع تھے ایک شخص سہمی اور پھپھلا تہندز ساکن یونان کو لائے۔ لارینینی حج مذکور کی لڑکی کے ذریعہ سے ایک روح اس شخص یونانی سے گفتگو کرنے لگی اور بتا دیتے دیتے اسکو یاد آیا کہ چند سال کا زمانہ گذرا کہ اسکے ایک دوست نے قضا کی تھی اور یہ اُسکی روح ہو۔ بعض مرتبہ وہ روح ایک آدمی جملہ زبان یونانی میں بھی بذریعہ لار کے کہ اُٹھتی تھی آخر کار وہ انجیلانڈ نیڈرلینڈ پونچھا کہ ہم یونانی زبان میں گفتگو کریں سمجھو گی اُسے جواب دیا کہ ان فرض ایک گھنٹہ تک یہ کیفیت رہی کہ وہ شخص تو یونانی زبان میں گفتگو کرتا تھا اور وہ لڑکی کبھی انگریزی اور کبھی یونانی میں جواب دیتی تھی۔ اُنہاے گفتگو میں ایسا بھی ہوا تھا کہ وہ لڑکی اُن الفاظ یا جملوں کو نہیں

سمجھتی تھی جو اسکے منہ سے نکلتے تھے یا بودہ شخص بیان کرتا تھا۔ اور فیصلہ اوقات وہ یونانی الفاظ جو وہ خود بولتی تھی اچھی طرح سے سمجھتی تھی۔

لوگ کہتے ہیں کہ دختر مذکور نے اکثر۔ اسپین۔ فرانس۔ یونان۔ اٹلی۔ لائبی۔ ہنگری۔ اور ہندوستانی وغیرہ کی زبانوں میں گفتگو کی ہے۔ اور اکثر ایسی زبان میں گفتگو کی ہے جو لوگ موجود تھے وہ اس زبان سے بالکل ناواقف تھے۔

ماجرے مذکور ایک عجیب قسم کا حال ہے اور اسکے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں کر سکتا کیونکہ حج ادمند ز صاحب کو ضرور معلوم ہونا چاہیے تھا کہ میری لڑکی آٹھ زبانیں ہوا اپنی زبان کے جانتی ہو یا نہیں۔ اور جو لوگ اسکی گفتگو سننے تھے انکو معلوم ہو سکتا تھا کہ وہ صحیح بولتی ہے یا غلط۔ لائبی۔ اسپین۔ اور ہندوستان کی زبانیں وہ حج خود بھی جانتا تھا۔ اور یہ زبانیں جو وہ لڑکی بولتی تھی وہ اس روح کی گفتگو ہوتی تھی کہ جو روح جس ملک کی ہوتی تھی۔ یہ سوانح سولہ برس سے چھپ رہے ہیں اور ایقیناً جو لوگ عامل ہیں انہوں نے اسکے وجہ ضروری بیان کیے ہونگے۔

ہماری دوسری مثال کو گذرے ہوئے تھوڑا زمانہ ہوا ہو گا اور۔ اسی وجہ سے ایک شخص الیسا قائل ہوا کہ اس سے عمل حاضرات کو بہت بڑا فائدہ پہونچا۔ ڈاکٹر جارج سکسٹن جو سالہا تک براد لاک کی اتھنی میں رہے ایک بڑے عمدہ پادری تھے۔ میں ہر کا عرصہ گذر کہ رابرٹ ادین صاحب عمل حاضرات کا تذکرہ شروع کیا۔ کتاب میں بھی پڑھیں اور اکثر امور کا انھوں نے مشاہدہ بھی کیا لیکن ہمیشہ انکو یہی خیال رہا کہ عامل لوگ بذریعہ مخفی کلون کے شبدہ کرتے ہیں چنانچہ ادینھون نے اکثر مضامین میں عمل حاضرات کے خلاف لکھے اور بیان کیا کہ وہ کام ارواح کا نہیں ہے بلکہ تھوڑے عرصہ کے بعد ایک پادری تری صاحب نے عالمون کے شبدہ باز کا افشا کر دیا آخر کار جب کوشش بلیغ کر کے مار گئے تو خود بھی عمل حاضرات کے معتقد ہو گئے جب ڈاکٹر سکسٹن صاحب نے انکے معتقد ہونے کا حال سنا تو خوب ہنسے لیکن انکا دل بھی سیدھا ہو گیا

- دس برس کا وہ گڈرا کہ ڈاکٹر مذکور شخص مسمی بہ ڈیون پورب کا امتحان کرنے لگے۔ اور اونھوں نے اُنکے شعبہ کے کو دریافت کرنا چاہا مگر وہ شعبہ ہو تو معلوم ہو۔ آخر کو نتیجہ یہ ہوا کہ ڈاکٹر مذکور بھی مستعد ہوئے۔ چنانچہ اُنکی تحریر حسب ذیل ہے۔

ڈاکٹر بارکر صاحب دارمین نے ایک مرتبہ دیون پورب کو اپنے مکان پر بلایا اور کہا کہ اپنے ہمراہ رسیان اور کلین نہ لایا۔ وہ لوگ چار آدمی تھے۔ دو بھائی ڈیون پورٹ اور ایک شخص مسمی بہ فی اور ایک شخص مسمی بہ فرگوسان۔ لہذا ہم نے کہا کہ صرف دو ہی آدمی آؤ چنانچہ اونھوں نے ہماری درخواست قبول کی اور آئے سوائے فی صاحب کی ہم کے ہلوگ سب گھر کے آدمی اس موقع پر موجود تھے ہم سب لوگوں نے دوسرے کے ہاتھ کیپکے دیون پورٹ کو گھیر لیا فی صاحب کی ہم کا ایک ہاتھ میزے ہاتھ میں تھا اور دوسرا اٹھلا ہوا تھا لہذا میں نے اٹھا دوسرا ہاتھ بھی اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ڈیون پورٹ کی مشکین باندھ دیں اور جان پر وہ پاؤں رکھے تھا اُسکے گرد نشان بنا دیے کہ وہ پاؤں علیحدہ نہ کر سکے اور جا بجا رسیوں کے گرد ہون پر لاکھ لگا کے مہرین کر دیں اس موقع پر براڈ لاگ صاحب اور چارلس ورٹ صاحب موجود تھے جب فی صاحب نے اپنا کوٹ اتار دیا تو اُسکے ہاتھ اُسی طرح بندھے تھے جیسے کوٹ پہنے کے قبل تھے اور جب ہلوگوں نے کہا کہ کوٹ بھر بہن لو تو کوٹ اُسی طرح پہن لیا کہ گویا کوٹ پہنے ہوئے ہاتھ پاؤں باندھے گئے تھے غرض کل تماشہ اُن کوگوں سے کر لے آؤ اُنکی تفصیل موقع پر کی جائیگی۔ یہ وقت سے ڈاکٹر بارکر صاحب تو معتقد ہو گئے لیکن میرے نزدیک کوئی ثبوت اس امر کا نہ پیش ہو جس سے مجھے یقین ہوتا کہ یہ کل امور بڑبڑیہ مکمل کے ہوئے مجھے اسکا بھی یقین ہے کہ دیون پورٹ نے کوئی شعبہ بازی نہیں کی اور یہ امور کسی قوت مخفیہ کے ذریعہ سے ہوتے ہیں۔ اور اس قوت کا دریافت کرنا عالموں کا کام ہے۔ عالموں نے صاحب مذکور سے پوچھا کہ یہ قوت کونسی تھاری صحیح ہے لیکن یہ تو بتاؤ کہ وہ قوت افعال با شعور کرتی ہے یا نہ کی گویا وجہ۔ تو صاحب مذکور نے جواب دیا کہ تم نے کوئی ایسا

فعل نہیں دیکھا کہ جس سے عقل ظاہر ہوتی ہو۔ اور جب ہم کوئی ایسا امر دیکھیں گے مستعد ہو جائینگے۔ بہت عرصہ تک صاحب مذکور اسی تذبذب میں رہے لیکن چند عرصہ میں انھوں نے اپنے مکان پر شستین شروع کیں اور کئی سال کے بعد کوئی امر ایسا ہوا جس سے صاحب کو سید قدر تشفی ہوئی۔ وہ امر ایسا تھا کہ اگر کوئی شخص جو عدد درجہ کا مشکوک مزاج نہوتا تو وہ فوراً مستعد ہو جاتا۔ غرض کہ عرصہ پندرہ برس کے بعد وہ امور انھوں نے مشاہدہ کیے انکا اعتقاد تحریر ذیل سے ثابت ہو۔

جس قسم کے ثبوت بجکولے وہ اس قسم کے اور ایسے کثرت سے ہیں کہ میں انکو با تفصیل نہیں لکھ سکتا۔ اتنا کہ دنیا کافی ہے کہ میں اپنے ہی گھر میں اپنے دوست و احباب کے روبرو جو سید قدر عامل تھے اپنے مردہ دوست و احباب سے ہمکلام ہوا۔ اور ایسے امور ظاہر ہوئے جسے عقل و شعور پیدا تھا۔ سو طرح سے روح مردہ کی شناخت کی گئی مردہ لوگوں کی ارواح نے اس طرح کی ہیئت بنائی کہ ہنسنے آنکھوں سے دیکھ کر اور ہاتھوں سے لمس کر کے انکا امتحان کیا۔ غرض کہ انسان کا ارواح سے ہمکلام ہونا بالکل ثابت ہو گیا اور یہی وہ کیفیت ہو گئی جو ڈاکٹر فتوک صاحب کی کتاب موسومہ بقصد عجیبہ مفیدہ روکین صاحب کے دیکھنے سے ہو گئی تھی کتاب مذکور کے فقرہ جات مسارا الیہ حسب ذیل ہیں۔

خاص مارگر بوسے ڈاکٹر فتوک صاحب سے پوچھا کہ جس چیز کی تم تلاش میں ہو اسکا تمکو اعتقاد ہو انھوں نے جواب دیا کہ نہیں سچے علم کے ذریعہ سے ایسے اعتقاد کی کوئی اصلیت نہیں اور کسی امر پر بلا ثبوت کے اعتبار نہیں کیا جاتا۔ اور جن لوگوں کو کسب علم کی جانب خیال ہوتا ہو گئے دلونکی نئی حالتیں ہوتی ہیں۔ اول۔ ہر ایک شو کے دہرے سے انکار کرنا۔ دوم۔ وہ حالت کہ جب ثبوت مزبجی کے ذریعہ سے اُس پر اعتقاد ہو جاتا ہو۔ سوم۔ وہ حالت ہو کہ جو دو حالات مابین کے ہیں بین ہیں یعنی مذہب کی حالت چنانچہ یہی میرے دل کی کیفیت ہو۔

جب سے ڈاکٹر سکسٹن صاحب کو عمل حاضرات کی نسبت اعتقاد ہو گیا جو اس زمانہ سے امور متعلق عمل مذکور کی ہمیشہ تائید کرتے رہے اور اپنے تجربہ اور آزمائش کو جو سے انکا اعلان بھی کرتے رہے ہیں۔ علاوہ اسکے انھوں نے ان اشخاص کے شعبہ کا حال کھول دیا جو لوگ یہ بیان کرتے تھے کہ عمل حاضرات اصل میں شعبہ ہجو صاحب مذکور نے بارہا سامعین کے روبرو ان شعبہ دن کر کے دکھا دیا اور اصلی اور نقلی امور میں فرق بتا دیا جو اشخاص یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر لن صاحب۔ درما سکسن۔ وگلگ۔ و ہرڈ ابلر۔ اپنے عجیبہ بدے کس طرح پر کرتے ہیں انکو مناسب ہے کہ سکسٹن صاحب کی کتاب موسومہ بہ ارواح و شعبہ بار کو قیل و کھنے تائید صاحب مذکور کے پڑھیں ہماری دانست میں جو شخص ایسے امور کی تحقیقات میں بند رہے بریں صرف رہا ہو وہ بقول لارڈ ایمبرلی صاحب کے بازمی گردنے فریب میں نہیں آسکتا اور بقول علامہ سٹیل صاحب کے ایسے اشخاص نہیں ہیں جو ان امور پر صرف اعتقاد کی وجہ سے یہ نہیں خیال کرتے کہ ہکو فریب دیا گیا ہے۔ ہماری دانست میں یہ اتفاق ایسے اشخاص کے ہیں جو امور متعلقہ عمل حاضرات سے بالکل واقف نہیں۔

ان عجیب ماجروں کے ایک شاہد اور تجربہ نگار عالم کا تذکرہ اور بھی ضرور ہے جب کہ صاحب نے یہ اعلان کیا کہ میں امور متعلقہ عمل حاضرات کی تحقیقات کرنا لاہور تو کل اخبار نویسوں نے اس تجویز کو پسند کیا کہوں کہ اکثر لوگ شکایت کرتے تھے کہ عالم کے ایسے امور کی تحقیقات کرنے کی اجازت عمل نہیں دیتے مسئلہ کہ صاحب وہ شخص ہیں جنھوں نے غفر تہذیب دریافت کیا۔ اور یہ صاحب رائل سوسائٹی کے نلو ہی تھے جس وقت اعلان مذکور کیا گیا تو اس وقت ایک اخبار نویس نے لکھا کہ ٹکڑا کا ایک باقی آدمی تحقیقات کرنا لاہور دوسرے نے بیان کیا کہ اس بارے میں اب ایک عالم متوجہ کیا ہے ہوا ہے تیسرے نے لکھا کہ کروک صاحب تحقیقات بلاغیہ داری کر چکے۔ لیکن یہ بیانات اخبار

نویسوں نے اپنے دل سے نہیں لکھی کیونکہ انکا یہ مطلب تھا کہ بیانات مذکور اس حالت میں کر دو کہ صاحب کے نزدیک صحیح تصور ہونگے جس حالت میں انکا نتیجہ تحقیقات خیالات اخبار نویسوں کے مطابق ہو گا ان سب لوگوں کو یہ یقین تھا کہ عالموں کے شعبہ سے اس طرح نقل جائینگے جس طرح پرفریڈی صاحب نے میز کی حرکت کرنے کا حال دریافت کر لیا تھا لیکن جب کہ روک صاحب نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد عمل حاضرات کو صحیح تصور کیا تو وہ لوگ انکی لیاقت میں شک کرنے لگے اور انکی شہادت میں جرح کرنے لگے۔

روک صاحب کے خط آخرمندرجہ اخبار کو ارٹری جرنل اب سائیس مطبوعہ جنوری اخیر میں تحریر ہو کہ صاحب مذکور نے چار برس تک تحقیقات کی اور علاوہ شریک ہونے نشستوں کے انھوں نے یہ سہرا ہی ہو پ صاحب اور مس کیٹ فاکس اپنے مکان پر بھی تجربے کیے یہ کل آزمائشیں روشنی میں احباب روک صاحب کے روبرو ہوئی تھیں آواز کا بار بار آنا وزن کا بدل کر کم و بیش ہو جانا جسم کا ہوا میں معلق ہو جانا انسان کا کم وزن ہو جانا مختلف روشن اشکال کا دکھائی دینا اور ناتھوں کا ایسے آپ پیدا ہو جانا اور روشن ہاتھ یا صرف نپسل کا لکھ دینا اور بھوت پریت کا سامنے کسی ہیئت میں ہو کر آ جانا اسقدر بار بار روک صاحب کو دکھلائی دیا کہ وہ انکے وجود کے قابل ہو گئے ان عجیب ماجروں کا تذکرہ کاغذ مذکورہ بالا میں درج ہو اور وہ ایک کتاب میں بھی تفصیل درج کیے جاتے ہیں جو آخرین چھپنے والی ہو لہذا میں انکی تکرار اس موقع پر نہ کروں گا اور صرف اتنا ہی تحریر کرنا کافی ہو کہ سوانح مذکور قابل اعتبار ہو جس سے بین کہ وہ ان امور کی تائید کرتے ہیں جنکی بیس برس سے لوگ آزمائش کرتے چلے آئے ہیں تصدیقات میں یہ قاعدہ ہو کہ جن امور کا ابتداء میں مشاہدہ کیا جاتا ہو انپرامور اب بعد کی تائید کیوں سہلے زیادہ لحاظ کیا جاتا ہو۔ اور جب ایسی تائید دو تین مختلف اشخاص کرتے ہیں تو وہ ہر اگرچہ خلاف قیاس ہوں لیکن مسلم الثبوت ہوتی تک تصور کیے جاتے ہیں جب تک انکے

خلافت بہت بڑی شہادت نہ پیش کیجاسے اور شاہدین سابق کا منالطہ نہ پیش کیا جائے۔
 عمل حاضران کے بارے میں اسکے بالکل خلافت ہو ہر ایک شاہد اور مرید امور سبق مثل
 شاہد دل کے تصور کیا جاتا ہو اور انکی تصدیق از سر نو کرانی جاتی ہے اور جب انکی تصدیق
 از سر نو کی جاتی ہے تو پھر مکر تصدیق کی تصدیق کی جاتی ہے۔ غرضکہ یہ سچ کو جھوٹ
 کر دینے کا عجیب طریقہ ہو۔ لیکن امور متعلقہ عمل حاضران اعتقاد صاف ہیں کہ جو کوئی
 دل سے تحقیقات کرتا ہو اسکو ہر اعتقاد ہو جاتا ہو۔ اور اس قسم کے معتقد سمجھنے والے
 عرصہ سے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور ان معتقدین میں پادری عالم متقنین حکیم اور
 دیگر حکما بھی شامل ہیں۔ بر خلافت اسکے اس بچپن برس کے عرصہ میں کوئی شخص ایسا
 نہیں ہوا کہ جسے ایک مرتبہ عمل حاضران پر اعتقاد کیا ہو اور بعد اسکے پھر اس سے
 منحرف ہو گیا ہو چونکہ اہلیت یہ بھی جو بیان کی گئی لہذا عامل لوگوں سے عمل حاضران
 کے بارے میں مطلق بحث نہیں کرتے۔ انکا مقولہ یہ ہو کہ عمل حاضران کے لوگ خود بخود
 معتقد ہوتے جاتے ہیں۔ عاملوں کو اختیار ہو کہ اعتقاد عمل حاضران کریں یا نہ کریں
 لیکن اگر اعتقاد کریں تو خود اپنی تحقیقات سے اور اگر اعتقاد نہ کریں تو عمل حاضران
 کی ترقی میں کسی قسم کا ناٹل نہ ہوگا۔ جو اخبار نویس عمل حاضران کے خلافت لکھتے ہیں
 اسکو عامل مسخر کر کے ٹال دیتے ہیں غرضکہ عاملوں کے وہ خیالات ہیں جو اوپر مذکور ہوئے۔
 لوگوں کو چاہیے کہ وہ عمل حاضران کے بارے میں دریافت کریں کس واسطے کہ وہ
 لوگ اُنسے ویسے ہی ناواقف ہیں جیسے کتاب دید سے ناواقف ہیں۔

تحقیقات کلیٹی مناظرین

اس بارے میں اور قسم کے بھی محققین ہیں جنکا تذکرہ مفصل طور سے ہونا چاہیے تھا لیکن
 ہم کمیٹی مذکور کا صرف خلاصہ بیان کر نیلے اس کمیٹی میں صرف ۳۳ آدمی تھے اور

انہیں سے آٹھ آدمیوں کو جو دو امور متعلقہ عملِ حاضرات پر اعتبار تھا اور صرف چار قیاس متعلقہ
 اروح کے معتقد تھے انہی تحقیقات میں بارہ اشخاص شستونین شریک ہونے کی وجہ سے
 معتقد ہو گئے تین اشخاص بطور خود تحقیقات کرتے تھے لیکن وہ بھی معتقد ہو گئے۔
 چونکہ میں بھی ممبر کمیٹی مذکور تھا لہذا اپنے تجربہ سے بیان کرتا ہوں کہ وہ لوگ دل سے
 معتقد ہوئے تھے۔ جب اصلی امور کی نسبت کوئی تحقیقات کیجاتی ہو تو آخر کو اصل حال
 معلوم ہو جاتا ہو اور اگر کوئی شعبہ ہوتا ہو تو اس میں کم تجربہ کار لوگ دھوکا کھا جاتے
 ہیں اور جو لوگ برابر تحقیقات کرتے رہتے ہیں انکو شعبہ ہونے کا حال معلوم ہو جاتا ہو
 اگر ایسا نہ ہو تو سچ اور جھوٹ کبھی نہ دریافت ہو سکے اس تحقیقات کا ممبران کمیٹی کے دل پر
 بہت بڑا اثر پیدا ہوا اور اگرچہ وہ امور جو انھوں نے مشاہدہ کیے بہت عجیب و غریب
 نہیں ہیں تاہم انکے ذہن سے تاہم ان عجیب و غریب امور کی ہوتی ہو جو سابقین
 ذہین اور منصف اشخاص دریافت کر چکے۔

قبل اختتام اس رپورٹ کے میں فرانس کے تعلیم یافتہ لوگوں کی اس بات میں رائے بیان
 کرتا ہوں۔ کبیل فلمبرین صاحب نے جو بہت بڑے مشہور ریاضی دان تھے کمیٹی کو اپنی
 دس برس کی تحقیقات کے بعد حسب ذیل تحریر ارسال کی۔

میرے عالم استاد اور محنت بانٹ صاحب کو مع لیاض صاحب مہتمم ہر خانہ
 ملک بر ذیل دو دیگر اشخاص ابرو ویری پیرس کو اس بات کا اعتقاد ہو گیا۔ بجلہ
 ان اشخاص کے جنکو ایسا اعتقاد ہوا ہر من گولڈ اسمتہ مرحوم بھی تھے انھوں نے
 ہم اسیارے دریافت کیے تھے۔

الفرض معلوم ہوا کہ فرانس اور امریکا کے علما نے امور متعلقہ عملِ حاضرات کی تحقیقات
 کی اور انکو صحیح قرار دیا اگرچہ بعض اشخاص اسکی تصریح بذریعہ قیاس کے کرتے ہیں۔

اس موقع پر ان اشخاص کے بیانات کا بھی تذکرہ کرنا ضروری جو بیان کرتے ہیں

کہ قیاس دربارہ ارواح کی کسی طور پر تائید نہیں ہوتی۔ اور جو لوگ اس پر اعتبار کرتے ہیں وہ امور مثبتہ و غیر مثبتہ میں تمیز نہیں کر سکتے اور غوراً نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ میری فکر بزرگوں نے ارواح کے حرکت ہوتی ہے لیکن صرف اسکی یہ وجہ ہو کہ وہ لوگ یہ نہیں خیال کر سکتے کہ نیز کو اور طرح پر بھی حرکت ہو سکتی ہے یا نہیں ایسے مزخرف بیانات کا جواب صرف وہی حالات میں جو اوپر بیان ہو چکے اور جسے ظاہر ہو کہ بہت سے لوگ عمل خدشات کے مستعد ہو گئے جب ایسے امور ظاہر ہوئے کہ مردے ابھی تک زندہ ہیں اور اس بار میں لوگ اور سطح قیاس کو دخل نہ دے سکے تو انہوں نے قیاس و حانی کو دخل دیا۔ جو لوگ اس قیاس پر اعتبار نہیں کرتے اسکی وجہ یہ ہو کہ وہ کل امور کی نسبت اپنا تعجب ادا و بعد تعجبی ظاہر کرتے ہیں مثلاً گورنر صاحب نے سیکڑوں مرتبہ پانچ برس کے عرصہ میں اپنی مری ہوئی زوجہ کی شکل دیکھی اور اس شکل نے بار بار خط لکھ کر صاحب مذکور کو دیے اور اس شکل کو گور صاحب کے وہ دوستوں نے دیکھا اور اسکے مکان میں محسوس کیا اور اسوقت صرف سوا ایک چوتھے لڑکے کے اور کوئی دہانہ حاضر نہ تھا تاہم انکو ایسی شہادت پر اعتبار نہ ہوا۔ ایسی ہٹ دھرمی اور نہ ماننے کا کوئی علاج نہیں۔ اس انکار اور ہٹ دھرمی سے وہ امور نہیں مٹ سکتے جو پانچ برس تک تین شخصائے حق سے اور متبر نے مشاہدہ کیے۔ اس موقع پر یہ اعتراض ہو سکتا ہو کہ ایسے امور اکثر امریکہ میں بھی ہوا کرتے ہیں لیکن انگلستان میں ہوں تو معلوم ہو سکر لوگوں کی خوش نصیبی سے یہ ہوا کہ کتاب ہند جب چھاپہ خانہ میں طبع ہونیکے لیے بھیجی گئی تو لندن میں بھی ایسا ہی سانحہ گذر لہذا ایک خلاصہ حال اسکا ان لوگوں کے واسطے بیان کیا جاتا ہو جو امریکا کے لوگوں کی شہادت پر اعتبار نہیں کرتے۔ چند سال تک ایک نوجوان عورت مس فلاں گاہ نے عمل حاضر کیا اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ایک مرتبہ بند کمرے میں سیاہ کپڑے پہنے ہوئے لیتی تھی کیا ایک سفید پوش عورت تنگے پاؤں نمایاں ہوئی اگرچہ اس بار میں بہت ہی تحقیقات کی گئی تاہم اکثر اشخاص نے یہ بیان کیا کہ وہ کیسی روح نہیں ہے کیونکہ وہ مس لگ سے

مشابہ ہو اور علاوہ اسکے مس لگ اور وہ روح ایک ہی مرتبہ نظر کے سامنے بھی نہیں رہتین۔ بعضوں نے یہ خیال کیا کہ مس لگ اپنے ساتھ سفید پوشاک پہنتی ہیں اور اندھیرے میں بدل کر خود کھڑی ہو جاتی ہیں۔ اور بعضوں نے یہ خیال کیا کہ کوئی روح آنکھوں سفید پوشاک پہنچا دیتی ہے۔ ایک شخص نے ایسا ہی کیا کہ اندھیرے میں مس لگ کو پکڑ لیا اور چاہا کہ لوگ دروازہ کھول کر دیکھیں کہ یہ مس لگ ہو یا کوئی اور شخص ہو لیکن دروازہ نہیں کھولا گیا اور چونکہ وہ شکل مس لگ سے نہایت مشابہ تھی اور اس نے اپنے تئیں اس شخص سے چھڑانے میں بڑی کوشش کی لہذا یہ خیال کیا گیا کہ وہ شکل اس میں مس لگ ہی تھی مگر چند منٹ کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ مس لگ اسی طرح بندھی ہوئی پڑی ہیں جس طرح گھنٹہ بھر قبل تھیں۔ ایک شخص سیمی دارلی نے امتحان اس لگ کے بدن میں ایک کل لگائی اور وہ کل ایسی تھی کہ اگر ذرا سی بھی کوئی حرکت ہوتی تو فوراً معلوم ہو جاتا۔ ہاں جو ان سب ہتھیاروں کے روح دکھائی دی اور بولی اور لکھا اور لوگوں کو چھوایہ ماجرا عامل کے مکان میں نہیں ہوا تھا بلکہ ایک ایسے شخص کے مکان میں ہوا تھا جو لندن کے دسٹ انڈین رہتا تھا جب جلسہ ختم ہو گیا تو مس لگ کو بیہوش پایا بعد ازاں کر دکھانے لے ایک لمپ فاسفورس کے قلم کا لیا اور اندھیرے کمرے میں جا کر مس لگ کو بیہوشی کی حالت میں اور روح کو سفید کپڑے پہنے ہوئے اسکے پاس کھڑے دیکھا شام تک یہ روح گھنٹہ بھر اُس کے لوگوں سے باتیں کرتی رہی۔ کر دکھ صاحب نے مثل دیگر اشخاص کے اُس شکل کو چھو بھی مگر وہ شکل مس لگ کی نہ تھی کیونکہ وہ بند کمرے میں سے غائب ہو جایا کرتی تھی اور دفعتاً پھر پیدا ہو جاتی تھی کر دکھ اور دارلی صاحب کے بیانات بالتفصیل اخبار روحانیات مطبوعہ ماہ مارچ و اپریل میں طبع ہوئے تھے ان سے ظاہر ہو کر جو کچھ امریکامین ہوتا ہے وہ انگلستان میں بھی ہو سکتا ہو علما کو بذریعہ کلون اور آلات کے امتحان کرنے کا اختیار ہو بعد ازاں مس لگ اور روح مذکور کر دکھ صاحب کے مکان میں گئی اور وہاں صاحب

مذکور کو دکھائی دی اور اس کی تصویر عکسی بھی اتاری گئی یہ تصویر بالکل مس لگ سے مشابہ تھی لیکن قد و قامت میں کسیدہ مس مذکور سے نکلتی ہوئی تھی مس لگ کی جانب یہ نہیں خیال کیا جاسکتا کہ وہ اپنے ساتھ کپڑے یا کوئی دوسری عورت لے گئی تھی کیونکہ اسکے ہمراہ صرف ایک تھیلا کپڑوں کا تھا اور اگر کوئی عورت ہوتی تو وہ بی آب و طعام ہفتہ بھر تک فاقہ سے کیونکر رہ سکتی جب سے اس روح کا مس لگ کے سامنے آنا بالکل موقوف ہو گیا لوگوں نے اس زمانہ سے اٹکو نیچسٹر اور نیو کیسل اور بلورن اور خاص کے امریکامین دیکھا۔ رایت ڈیل اورین صاحب کا بیان ہے کہ میں نے اکثر جبکہ میں مجمع میں بیٹھا ہوا ہوں اور حال بھی دماغ موجود ہیں روح کو خالی کرے میں سے نکلتے ہوئے دیکھا اور یہ شکل نگاہ کے سامنے سے خود بخود غائب ہو جاتی تھی اسکا غائب ہونا بے شروع ہوتا تھا ایک مرتبہ صاحب مذکور نے یہ دیکھا کہ فرش پر سے ایک سر پیدا ہوا اور پھر اسکے شانے اور اسطیج کل جسم۔ ایک موقع پر تین ٹکلیں کرے سے نکلیں اور انھوں نے لوگوں سے باتیں کیں جو لوگ عمل حاضرات سے نہیں واقف ہیں وہ امور مذکور پر ہرگز اعتبار نہ کریں گے ایک جن لوگوں کو اعتبار ہو وہ سب صحیح تصور کریں گے۔

عکسی تصاویر اور روح

اب ہم کو اس بار میں وہ امر بیان کرنا منظور ہے جو عمل حاضرات کے خلاف شہادت کے ہمراہ ضرور درج کرنا چاہیے کہ اس واسطے کہ وہ امر ایسا ہے جس سے روح کا کسی خاص شکل پر ہونا اور مشاہدین کی شہادت کا صحیح ہونا ثابت ہو۔ سابق میں بیان ہو چکا ہے اور اسکا ثبوت بھی ہے کہ مختلف اشخاص کو مختلف درجہ کی قوت ایسے اشکال روحانی کے مشاہدہ کرنے کی حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً اکثر نشست عمل حاضرات میں ایسا ہوتا ہے کہ بعض اشخاص کو ایک صاف روشنی دکھائی دیتی ہے اور

وہ اسکی شکل اور صورت بیان کر دیتے ہیں اور بعض کو کچھ نہیں دکھائی دیتا۔ اگر صرف ایک یا دو اشخاص نے روشنی دیکھی تو باقی لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ صرف اُنکا توہم ہے۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نشست بھر میں سوا دو یا تین آدمیوں کے اور سب اشکال روحانی کو دیکھ سکتے ہیں بعض حالات میں سب حاضرین حال دیکھتے ہیں لیکن مختلف طور پر۔ یعنی وہ لوگ سب اسکو بالاتفاق تسلیم کر لیتے ہیں کہ کوئی شکل ایک خاص مقام پر کھڑی ہوئی ہے اور حرکت کرتی ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض آدمیوں کو صرف روشنی ہی دکھائی دیتی ہے اور باقی کو ہُو ہُو شکل محسوس ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کل حاضرین جلسہ ہاتھ یا سر یا کل جسم برابر دیکھتے ہیں اور ان اشکال کا وجود اس طرح پر ثابت ہوتا ہے کہ اُن سے لمس کیا جاسکتا ہے اور وہ خود بھی حرکت کرتے ہیں۔ کبھی کبھی وہ اشکال بولتے ہیں اور لکھتے ہیں اور ان افعال کو لوگ ایک ہی وقت میں دیکھتے ہیں اور وہ تحریر یا شکل کسی متوفی دوست سے منسوب کی جاتی ہے اگر اس قسم کے حالات لکھے جائیں تو ایک بہت بڑی حجم کتاب مع نام مقام و تاریخ و اسماء مشاہدین تیار ہو جائے۔

اگرچہ بات رایت ذیل آدین صاحب کی کتاب میں مندرج ہیں۔

اب اس مقام پر بعض اشخاص یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر فی الواقع وہ شکل کوئی چیز ہے اور اُس میں رہشنی پیدا ہوتی ہے تو اسکی تصویر عکسی بھی اُتر سکتی ہوگی۔ دوبرس قبل ہم اسکا یہ جواب دے سکتے تھے کہ ایسا ممکن ہے لیکن اُس قسم کی کوئی ایسی شہادت نہ تھی جو پیش کی جاتی اب ہم بالیقین بیان کر سکتے ہیں کہ ارواح کی اکثر تصاویر اتاری گئیں اور یہ شہادت ایسی ہے کہ اگر کوئی شخص اُسکا امتحان کرے تو آسانی سے قائل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ہم ایسی شہادت ناظرین کتاب ہذا کے روبرو پیش کرتے ہیں اگرچہ وہ نہایت عجیب ہونگے۔

قبل اسکے کہ شہادت مذکور پیش کیجیے عام لوگوں کا ایک غلط خیال رفع کر دینا چاہیے۔ لوٹس صاحب نے کمیٹی مناظرین کو یہ صلاح دی تھی کہ واقعات اور نتائج واقعات میں ضرور تمیز کرنا چاہیے۔ ہماری دہشت میں یہ امتیاز عکسی تصاویر ارواح میں سب سے زیادہ ضرور ہو اکثر لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسی تصاویر ارواح کی نہیں ہوتی ہیں بلکہ اسی قسم کی کسی اور شے کی ہوتی ہیں لیکن ہمارے پاس شہادت اس قسم کی بہ کثرت ہو کہ یہ تصویریں غائب اور ذیضیم مخلوق کی ہوتی ہیں جو کبھی کسی جسم میں حلول کر کے ہم لوگوں کے سامنے آ جاتی ہیں۔ اس سے ثابت ہو کہ وہ تصویریں روح کی نہیں ہوتیں۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہو کہ روحیں سابق کی صورت صرف اپنی شناخت کے لیے بنا لیا کرتے ہیں۔

اکثر لوگوں نے بھوت پریت کی تصویر دکھا حال سنا ہو گا اور ایسی تصویریں اکثر مصوروں مل سکتی ہیں لیکن کسی قدر غور و تامل سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ مصوروں کو بھوت پریت کی جھوٹی تصویروں کے بنانیکی اچھی ترکیب معلوم ہو گئی ہو۔ اور فوراً دریافت ہو سکتا ہو کہ یہ تصویر اصل ہے یا نہیں۔ چند تدابیر اصل تصاویر کے دریافت کرنے کی حسب ذیل ہیں۔

- ۱۔ اگر کوئی مصور اپنے گلاس کی پلیٹیں لیکر کہہ تصویر اور دیگر آلات کو اچھی طرح دیکھے اور نگینوں پر تصویر بن جائے تو ثابت ہو جائیگا کہ کوئی ایسی چیز موجود تھی جس نے اپنا عکس ڈالا اگرچہ وہ دکھائی نہیں دی۔
- ۲۔ اگر وہ تصویر کسی شخص متوفی کے مشابہ ہو اور اس شخص متوفی کی شکل سے مصور نہ واقف ہو تو بھی ثابت ہو کہ کسی سے لے اپنا عکس ڈالا۔
- ۳۔ اگر کوئی شخص اپنی تصویر اتارنے کو بیٹھے اور اسی کے برابر کوئی تصویر نگینہ بن جائے تو اس کے تو بھی وہی امر ثابت ہو گا۔
- ۴۔ اگر کوئی تصویر سفید دکھائی دے اور اس شخص کے پشت پر معلوم ہو جو سیاہ

لباس پہنے ہوئے بیٹھا ہو تو بھی اس سفید شکل کے وجود سے ایک ہی وقت میں دوسرے کے ساتھ وہی امر ثابت ہو گا۔ کس واسطے کہ ٹیکسٹو پلیٹ کے سیاہ حصہ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اس سفید شکل کے درمیان میں حائل نہیں تصور کیے جاتے۔

۵۔ اگر عامل بیٹھا ہو اور وہ کسی شے کی شکل تیارے اور وہ شکل تصویر سے مطابق نکلے تو بھی ثابت ہو کہ کوئی شے وہاں پر تھی۔

۱۔ خلاصہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ ترکیب اے مذکورہ بالا کا عمل درآمد انگلستان میں بھی ہو چکا ممالک متحدہ کی تصاویر عکسی ارواح کا حال شکر انگلستان کے عاملوں نے بھی امتحان کیا لیکن کامیاب نہیں ہوئے۔ ماہ مارچ ۱۸۷۷ء میں گئی صاحب اور انکی میم ٹینس مصور کے مکان پریم کی تصویریں لینے گئے۔ واپس پر گئی صاحب کو یہ خیال ہوا کہ کسی روح کی تصویر اُتارنا چاہیے چنانچہ صاحب کی میم اے تصویر کشی کے سامنے گئیں اور ان کے پشت پر ایک بیضاوی شکل آترائی سب سے پہلے انگلستان میں روح کی تصویر بھی اُتاری گئی چند روز بعد گئی صاحب اور انکی میم اور ایک لڑکا مصور کے مکان پر گیا اور یہ تینوں شخص اس زمین پر بیٹھ گئے جب تصویر اُترائی تو انکی پشت پر ایک تصویر فیض خود بخود بن گئی اور اس کو ہاتھ ان تینوں آدمیوں کے سر پر اس طرح سے پھیلے ہوئے تھے کہ گویا انگود عادی رہی ہو۔ اس تصویر کا چہرہ کسی ہندوستانی شکل کا معلوم ہوتا تھا اس تصویر کی سفید پوشاں ان تینوں آدمیوں کی پشت پر پھیلی ہوئی تھی پتھر سے ہی عرصہ کے بعد دوسری تصویر اُتاری گئی لیکن اس مرتبہ گئی صاحب کی میم کسب قدر جھکی ہوئی بیٹھی تھیں اور ان کے جھکنے کے ساتھ اس سفید تصویر کی بھی حالت بدل گئی جب اول مرتبہ تصویر اُتاری تھی تو اس سفید شکل کے دونوں ہاتھ برابر تھے لیکن ابکی مرتبہ ایک ہاتھ بہ نسبت دوسرے ہاتھ کے زیادہ بلند تھا غرض کہ اس سے یہ صاف ثابت ہو کہ اس موقع پر یا تو کوئی غائب شو موجود تھی یا گئی صاحب اور انکی میم اور مصور نے کوئی شعبہ کیا تھا یا گئی صاحب اور انکی میم سے بخوبی واقف ہوں اور محکوم تھیں کا اس سے جو کہ اس قسم کا شعبہ ہرگز نہ کرتے۔ یہ تصویر انکی خبر فوراً پھیل گئی اور بہت سے عاملوں نے اور بھی تصویریں اُتاریں یہاں

کہ اکثر لوگوں کو یقین ہو گیا کہ وہ جھوٹی تصویر بن ہیں اس موقع پر یہ خیال کرنا چاہیے کہ مصور عامل نہ تھا اور سہو الیسی نامعلوم تصویر دیکھ کر اتر آنے سے خود ہی بہت بڑا تعجب ہوا تھا چنانچہ حدائش خاص اس مصور کے پاس آئے اور جن شخصوں کے سامنے روحانی تصویر بن اتاری گئیں انکو تو یقین ہوا لیکن جبکہ سامنے وہ تصاویر نہیں اتاری گئیں انکو اطمینان نہیں ہوا۔ ممکن ہو کہ اس مصور نے کوئی تدبیر پہلے سے کر رکھی ہو لیکن اگر ایسا ہوتا تو عامل لوگ فوراً دریافت کر لیتے۔

اکثر لوگوں نے اپنے متوفی دوست و احباب کی تصویر بن اتروائیں۔ ایک مرتبہ ولیم باپٹ صاحب نے اپنے دو لڑکوں کی تصویر بن اتروائیں جو کئی سال قبل مر چکے تھے اور مادر صاحب کی میم نے انکی فوراً شناخت کر لی۔ اخبار روحانیات مورفہ اکتوبر ۱۸۸۷ء ملاحظہ ہو۔ ماسن کلپٹن صاحب نے ایک مرتبہ اپنی تصویر اتروائی اور اس کے ساتھ ایک عورت کی بھی تصویر پیدا ہو گئی یہ تصویر اسکا ملنڈ صاحب مذکور نے اپنے چچا کے پاس بھیج دی اس نے جواب دیا کہ یہ تصویر ماسن کی مائیکلی جو جو اس کے پیدا ہوتے ہی مر گئی تھی۔ اخبار روحانیات مورفہ اکتوبر ۱۸۸۷ء ملاحظہ ہو۔ سطر حلی تصویر بن اکثر اتاری گئیں لیکن ایک حادثہ میں ایسا چشم پرہ بیان کرتا ہوں۔ چند ہفتہ کا عرصہ گزرا کہ میں مصور مذکور کے مکان پر گیا اور اپنے ایک عزیز متوفی کی تصویر اتروائی یعنی ۱۱ مارچ ۱۸۸۷ء کو میں بہراہی میم گئی صاحب ماسن مصور کے مکان پر گیا۔ میں جانتا تھا کہ شاید میرے بڑے بھائی کی تصویر اتر سکتی ہے کس واسطے کہ اکثر میم مذکور انھیں سے ہمکلام ہوا کرتی تھیں لیکن جب ماسن صاحب کے مکان پر بیٹھے تو میری حرکت کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ میری مان اس وقت آئیگی۔ اول مرتبہ ایک مرد کی تصویر اترنے میں تلواری لیے ہوئے اتر آئی۔ دوسری دفع ایک تصویر چند فٹ کے فاصلہ پر درجی ظاہر ہوئی لیکن تیسری مرتبہ میری مائیکلی تصویر اتر آئی جب میں نے دونوں عورتوں کی تصویر بن لائی تو پاس شناخت کرنے کو بھیجیں تو اس نے کہا کہ یہ ہماری مائیکلی تصویر بن ہیں لیکن کسی قدر غلطی ہو

اصل میں وہ غلطی مصور کی تھی یعنی وہ تصویر جب اچھی طرح بھری گئی تو وہ غلطی رفع ہو گئی جب کلاں بین سے میں نے تصویر دیکھی تو معلوم ہوا کہ فی الواقع وہ میری مانگی تصویر تھی کس واسطے کہ بچے کا ہونٹ اور جڑا کسی قدر نکلا ہوا دکھائی دیا ان دونوں تصویر کے ہاتھ میں گلدستہ تھے اور یہ دونوں تصویر میں میری مانگی ایام حیات کے مختلف زمانے کی تھیں۔ یہ کتاب مطبع بین چھپ رہی تھی کہ کلیفورنیا سے میرے ماموں نے لکھا کہ یہ تصویر میری بہن کی ہے۔

ماس سلیٹر صاحب نے اپنے ہمراہ ایک نیا تصویر اتارنے کا آلہ لیا اور ٹین صاحب کے مکان پر گئے اور روح کی دوسری تصویر اتروائی صاحب مذکور علم بھارت کے ایک پرانے عالم بین اور یوٹن روڈ میں رہتے ہیں۔ انھوں نے خود اپنے مکان پر تصویریں اتارنا شروع کیں اول مرتبہ اُس نے اپنی بہن کی تصویر اتاری تو دیکھا کہ اُس کے ساتھ دوسرے اور بھی ہیں ایک سر لارڈ براہم متوفی اور دوسرا رایت وین سے مشابہ تھا اُس کے بعد سلیٹر صاحب نے بہت سی تصویریں اتاریں انہیں سے ایک تصویر کسی عورت کی ہو جو سیاہ و سفید کپڑے پہنے ہوئے ہو اور دوسری تصویر صرف دھڑک کی ہے اور سلیٹر صاحب کے سر سے اوپر چھکی ہوئی ہو لوگوں نے شناخت کی تو معلوم ہوا کہ سلیٹر صاحب کی ماں کی تصویر جو صاحب مذکور کی کم سنئی میں مر گئی تھی۔ علاوہ اسکے ایک اور تصویر سلیٹر صاحب کے چھوٹے لڑکے کی تصویر کے ہمراہ اتر آئی۔ امر تنقیح طلب یہ نہیں ہے کہ ان تصاویر کی صحیح ساخت کی گئی یا نہیں بلکہ تعجب یہ ہو کہ سلیٹر صاحب ذوق تصویریں خود اپنے مکان پر اتاریں ایک مرتبہ صاحب مذکور نے خود اپنی تصویر اتاری اور اُس کے ساتھ بھی دوسری تصویر خود بخود پیدا ہو گئی۔ ان صاحب نے ایک عجیب تصویر اپنی ہمشیرہ متوفی کی اتاری جس میں اُس تصویر کے چہرہ پر ایک جالی کی نقاب پڑی ہوئی تھی اور وہ جالی ایسی ہے کہ کبھی نہ دیکھی نہ سنی۔

خود سلیٹر صاحب نے یہ تصویریں مجھ کو دکھائیں اور وہ حالات بیان کیے جنہیں وہ خود بخود
اُتر آئیں آئیں شک نہیں کہ اور کوئی فریب یا فقرہ آئیں نہیں کیا گیا کس واسطے کہ
اُتر موصو بھی صاحب مذکور کے قصا ویر کے صحیح ہونے کی تائید کرتے ہیں۔

ولیم صاحب ایم اے ساکن ہیوڈ ہسٹرنے بھی ۱۸ مہینے کی کوشش کے بعد تین تصویریں
اُتاریں علاوہ اسکے ایک مرتبہ اور ایک روح کی تصویر اُتاری گئی اور جب تصویر اُتر چکی
تو وہ روح فوراً بخود غائب ہو گئی ولیم صاحب نے مجھ کو ایک خط بھی تحریر کیا ہے کہ ان
قصا ویر کے اُتارنے کے وقت کوئی کمرہ فریب یا شعبہ کرنے کے واسطے نہیں تھا۔
فوٹو گرافی کے برٹش جرنل کے اخبار نویس نے خود مہسن صاحب کی دوکان پر اپنے
آلات کے ذریعہ سے تصویریں اُتاریں۔

اخبار نویس مذکور جان ہوئی ساکن کلکٹن کی نسبت حسب ذیل تحریر کرتے ہیں۔
اس شخص نے بیس برس تک مصوری کی تھی۔

ہر ایک شخص جانتا ہے کہ بیٹی صاحب نہایت فہم اور لائق مصور ہیں اور دنیا میں اگر
دھوکا نہیں کھا سکتے تو صاحب مذکور بیٹی صاحب کی تحقیقات میں ڈاکٹر ٹامسن
صاحب فوج پچیس برس سے تصویر اُتارنے کی مشق کرتے تھے بہت مدد دی۔ ان
لوگوں نے اپنے ایک دوست کی دوکان پر تصویر اُتارنا بہت تجربہ کیا یہ دوست اکا عمل حاضر کا
تجربہ کیا کرتا تھا اور اسکے پاس ایک عامل سوداگر بھی نوکرتھا۔ بیٹی اور ٹامسن صاحب نے
میسون کی تصویریں اُتارنا شروع کیں چنانچہ چند لمحوں کے عرصہ میں تین تصویریں اُتار لیں۔
لیکن وہ تصویریں صاف ہیں تھیں اگرچہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی عورت کی ہیں۔
ایک تصویر میں کسی قدر نیچے کے بدن کا حصہ معلوم ہوتا ہے دوسرے میں تمام دھڑ اور
تیسری میں صرف سر۔ دوسری جواور تہی تصویریں اُتاریں تو ایک میں ٹوڑی سی ٹوٹن جیڑی سے ہیں
تاک اُتر آئی دوسری میں ایک بیچ دار سنون عامل کے سر پر سے اٹھا ہوا دکھائی دے اور

ہم کو معلوم ہوا کہ انگلستان کے تین مصورون نے علیحدہ علیحدہ ارواح کی تصاویر عکسی
آئینہ میں صرف بیٹی صاحب اور ٹامسن صاحب کے تجربے ثبوت قطعی ہیں اور اگر سلیٹر صاحب
اور ڈاکٹر ولیم صاحب اور کپی صاحب کی میم کی آئاری ہوئی تصویرون پر بھی لحاظ کیا جائے
تو اس سے ثابت ہے کہ ان ارواح کا کوئی جسم ضرور ہوتا ہے۔ قبل اسکے کہ یہ مضمون ختم
کیا جائے دو امور کا بیان کر دینا نہایت مناسب ہے۔ اول یہ کہ روح کی نسبت انسان
کی بہت جلد تصویر آتی ہے۔ اس امر کا پہلے پہل بیٹی صاحب کو خیال ہوا تھا اور بعد
اس کے جب تین تصویریں ٹمسن صاحب کو بیان آئاری تھیں تو میں نے بھی امر مذکور کا
مشاہدہ کیا۔ دوم یہ کہ ان تصویرون کے گرد بہت سا کپڑا لپٹا ہوا ہوتا ہے یہاں تک کہ
صرف چہرہ ہی شناخت کیواسطے دکھائی دیتا ہے۔

خلاصہ بیان موکلون کے روحانی اور جسمانی ظہور کا

چونکہ ہم نے ان امور عجیب و غریب کا تذکرہ نہیں کیا جو مختلف قسم کے عالمون کے روبرو
ظہور میں آتی ہیں لہذا انکی فہرست ذیل میں درج کیجاتی ہے ان امور کی دو طور پر
تقسیم کیجا سکتی ہے اول جسمانی یعنی جو جسم سے متعلق ہے۔ دوم ذہنی یعنی جو
امور بذریعہ عالمون کے روحوں سے ظاہر ہوتے ہیں۔
اصل جسمانی امور حسب ذیل بیان کیے جاتے ہیں۔

۱۔ ہر قسم کی آواز کا پیدا ہونا۔ جسم کا وزن بدل جانا۔ بے مدد انسان جسم کا حرکت کرنا
اور ہوا میں معلق ہو جانا اور عالمون کا بند کروں میں چلے جانا اور وہاں سے پھر نکل آنا
اور اٹھکا آہنی ہتھکڑیاں اور بیڑیوں میں سے نکل آنا جیسا کہ امریکا میں ہوا کرتا ہے۔
۲۔ آگ کا جسم پر اثر نہ کرنا جیسا کہ سابق میں ذکر ہو چکا ہے۔

۳۔ کچھ غنڈہ پر خود لکھ جانا۔ اکثر لوگ ان کے سامنے نسل آپسے آپ اٹھا اور کاغذ پر کچھ تحریر ہو گیا

اکثر ایسا ہوا ہے کہ کاغذات کو دس اور بیس لمحہ کے درمیان میں اٹھایا تو اس کے حرف تر تھے۔ کوئل صاحب کی شہادت مندرجہ رپورٹ مناظرہ صفحہ ۳۴۱ و تصدیق لارڈ یا تھوک صفحہ ۱۵۰۔ ملاحظہ ہو۔

پوسٹن روڈ کے مکان نمبر ۱۳۱ میں ٹامس سلیٹر صاحب روحوں سے یوں بہکلام ہوتے ہیں۔ ایک چھوٹا ٹکڑا نپسل کا دو انچ کے ایک آٹھویں حصہ کے برابر لباس سلیٹ منیر پر ایک روشن کمرے میں رکھ دیتے تھے چند لمحہ کے بعد ایسی آواز آتی تھی کہ گویا کوئی شخص لکھ رہا ہے بعض اوقات یہ سلیٹ صاحب مذکور اور دیگر اشخاص کے درمیان میں کھڑی ہو جاتی ہے۔

۴۔ مختلف قسم کے باجے خود بخود بجنے لگتے ہیں اور اکثر عالموں کے سامنے نئے نئے راگ اور راگنیاں گائیکی از خود آواز آنے لگتی ہے۔ اکثر ہوم صاحب کے روبرو بھی ایسا ہوتا ہے۔
۵۔ روشن شکون اور چنگاریوں اور تاروں اور بادلوں کا آپ ہی آپ ظاہر ہو جانا۔ یا چلتے ہوئے ہاتھ اور ٹکڑوں کا پیدا ہو جانا سوا چہرہ اور ہاتھوں کے یہ اشکال سر سے پاؤں تک کپڑوں میں پٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ انسانی جسم اور چیز کو چھٹا سکتی ہیں اور حاضرین جلسہ انکو محسوس بھی کر سکتے ہیں۔ بار بار ایسا ہوتا ہے کہ صرف چند اشخاص ان اشکال مذکور کو دیکھ سکتے ہیں لیکن ایسی حالت میں ان کے ہاتھ میں ایک بھول یا قلم ضرور ہوتا ہے اور یہ بھول اور قلم اور لوگوں کو متحرک دکھائی دیتا ہے بعض اوقات یہ شکلین صاف باتیں کرتی ہیں کل حاضرین جلسہ صرف آواز سنتے ہیں لیکن عامل کو وہ شکل دکھائی دیتی ہے اکثر اشکال مذکور کے لباس میں سے اتنی ٹکڑے کاٹ لیے گئے لیکن وہ پارچہ تھوڑے ہی عرصہ میں غائب ہو گئے۔ کبھی کبھی بھول بھی موکون سے منگوائے گئے۔ بعض انہیں کے غائب ہو گئے اور بعض بہت عرصہ تک رہے۔ ناظرین کتاب کو یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ یہ اشکال اصل میں خود روحیں ہیں بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ وہ روحیں تھوڑے عرصہ کی واسطے

اشکال پیدا کر لیتے ہیں تاکہ انکے دوست و احباب انکی شناخت کر سکیں پس نو گونہ یا اعتراض باقی نہیں رہتا کہ بھوت پریت کپڑے یا زرہ یا لکڑی نہیں رکھ سکتے۔

۴۔ روغن کی تصویر عکسی اتر آنا۔ ان تصاویر سے ان مشاہدات کی تصدیق ہوتی ہے جسکا تذکرہ اوپر ہو چکا۔ اب ہم خاص خاص امور و ہنر کا حسب ذیل تذکرہ کرتے ہیں۔

۱۔ اکثر عامل حالت بیہوشی میں آتے ہیں آپ ان امور تک بارے میں جوابات لکھ دیتے ہیں جنکی آنکھ خود بخیر نہیں ہوتی یا جسکے بارے میں وہ خود تحریر کرتے ہیں یا ہاتھ اور بار بار وہ جوابات بہت صحیح ہوتے ہیں کچھ کچھ پیش گوئی بھی رہے لوگ آتے ہیں۔ اس قسم کی تحریر بدرجہ ایک کل کے کہلاتی ہے جسکو لیپن چٹ کہتے ہیں اکثر بیانات کا سواد خط مختلف ہوتا ہے بعض اوقات رنج المیہ صورت لکھ دیتی ہے اور جواب ایسی زبان میں ہوتا ہے جس سے عامل کو واقفیت نہیں ہوتی۔

۲۔ بعض عامل ان ستونی اشخاص کی روغن کو دیکھتے ہیں جسے وہ واقف نہیں ہوتے اور انکے ایسے صحیح صحیح پتہ اور نشان بتاتے ہیں کہ دوست و احباب اسکو اچھی طرح شناخت کر لیتے ہیں۔ اکثر عامل ہمت آواز ہی سنتے ہیں اور انکے زہر سے نام اور تاریخ اور جگہ بتا دیتے ہیں۔ بعض عامل ہر زبان کے سر میڈیٹو کو پڑھ لیتے ہیں اور صحیح صحیح جواب دیتے ہیں۔

۳۔ جب عامل بیہوش ہونے لگتا ہو تو ایسے مقدمہ میں بحث کرتا ہے جو اسکی رائے سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ سرخیت کا کہ صاحب کا بیان ہو کہ میں نے ایک جاہل کو حالت بیہوشی میں چند حکام سے ادراک اور علاغیہ سیارہ اور فضا اور آیہ ام کے بارے میں بحث کرتے ہوئے دیکھا۔ اکثر میں نے ہتھ پڑا تھا۔ انکے سوالات کیے اور انکے جوابات نہایت صحیح تھے۔ فصاحت کے ساتھ پاسے لکھنے پاؤں لٹھ بعد جب وہ بیہوش میں آگیا تو سہل سہل سے انکے جوابات بھی نہیں دے سکتا تھا اور عام خیالات بھی عمدہ زبان میں نہیں داکر سکتا تھا۔

موسومہ بہ دات اسے مائی کی جلد دوم صفحہ ۲۴۲ ملاحظہ ہو میں خود اس امر کی تصدیق کرتا ہوں کہ امور مذکورہ بالا میں مبالغہ نہیں کیا گیا۔ ہارڈ ٹنگ اور ٹیلی صاحب کی میم اور پبل صاحب کا بیان ہے کہ حالت بیہوشی میں عامل اُس فصاحت اور بلاغت سے بیان کرتے ہیں کہ بڑے سے بڑا نصیح اور داعظ ان خیالات کو زیادہ عمدہ طور سے ادا نہیں کر سکتا۔

۴۔ اکثر عاملوں کے سر پر کوئی آجاتا ہو اور عامل اسی شو کی طرح ہر بولتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور حرکات کرتے ہیں جو اسکے سر پر ہو اور بعض اوقات مثل مس اونس کی مختلف زبانیں بولنے لگتے ہیں۔ جب عامل زیادہ کھیلنے کو دئے لگتا ہو تو لوگ کہتے ہیں کہ اسکے سر پر کوئی شیطان آتا ہو۔

۵۔ بعض اوقات عامل لوگ صرف ہاتھ رکھ دینے سے زخم اچھا کر دیتے ہیں اور بعض اوقات بیہوشی کی حالت میں وہ لوگ مرض کی صحیح تشخیص کر کے علاج کرتے ہیں اور اندر دنی حالات کی من و عن کیفیت بتا دیتے ہیں۔ روحانی امور ان لوگوں کے لیے کوئی عمدہ شہادت نہیں ہیں جبکہ عمل حاضرات کی طرف کوئی عقیدہ نہیں۔ اور اگر ان امور کے ذریعہ سے کسی قدر عقیدہ ہوتا بھی ہے تو بعد سخت و مشکل امتحانات کو ہوتا ہو روحانی اور جسمانی امور کو ایک دوسرے ایسا تعلق ہو کہ گواہ باہم لازم ملزوم اور شرط مشروط ہیں۔ اور جو لوگ تجربہ کار ہیں وہ اس میں ہرگز شک نہ کریں گے۔

صرف جسمانی امور بھی بطور خود ایک قسم کی شہادت ہیں اور انکا ثبوت ایک دوسرے سے بطور خود ہوا کرتا ہو۔ ایسے سانچے بیس برس سے ہو رہے ہیں لوگوں نے خیالات دور آئے اور انکی تصریح کرنا چاہی لیکن ان لوگوں کی تشفی تصریح مذکور سے نہیں ہوئی جنہوں نے انکا مکرر سدہ کر مشاہدہ کیا۔ حکما۔ علما۔ اطباء۔ مقتدین۔ اور ہر قسم کے اشخاص نے انکی آزمائش کی لیکن ہمیشہ یہ نتیجہ ہوا کہ یا تو وہ لوگ صحیح وجہ دریافت نہ کر سکے یا عمل حاضرات

کے معتقد ہو گئے۔

اس میں شک نہیں کہ بہت سے شعبہ باز ایسے ہیں کہ وہ اصلی امور متعلقہ عمل حضرات کی تقلید کرنا چاہتے ہیں لیکن ایسے لوگ بہت کم ہیں اور انکی آزمائش کرنے پر آخر کار انکا شعبہ کھل جاتا ہے۔ اکثر امور متعلقہ عمل حضرات ایسے ہیں جنکی نقل کسی طرح سے نہیں ہو سکتی جب لائق اور فہیم علما امور متعلقہ روحانیات کا اپنے ہی مکان میں شاید کہرتے ہیں اور انکی آزمائش کر کے بیان کرتے ہیں کہ وہ کچھ نہ کچھ ضرور یہی صلیت رکھتے ہیں تو خباہتیں یہ بیان کرتے ہیں کہ ایسے امور پر ہم بلا اچھی شہادت کے اعتبار نہ کریں گے اور انکی تصدیق کے واسطے کروک صاحب سے زیادہ معتبر گواہوں کی ضرورت ہے۔ اور جب ایک مرتبہ تصدیق ہو جاتی ہے تو پھر مکر تصدیق کی تصدیق کر لیا جاتی ہے وغیرہ شک و شبہ سے دنیا بھر میں اسی قسم کی تصدیق کی گئی اور لاکھوں حد درجہ کے مشکوک مزاج امریکا کے باشندے معتقد ہو گئے۔ اور امور متعلقہ عمل حضرات کی تصدیق کی تصدیق امریکا کے کیمیا گر علامہ رابٹس ہیر نے اولاً کی تھی۔ دو برس بعد جج اوٹنڈز صاحب نے بھی تحقیقات کثیرہ تصدیق کی بعد صاحب مذکور کے علامہ میپ صاحب نے ویلیام ہی کیا۔ ملکن انس مین امور جسمانی کی تائید شہادۃت میں کونٹ گسپارن نے اور بعد اسکے فرانس کے ریاضی دان اور ہر درجہ کے ہندسوں نے اور شہادۃت میں جنیوا کے علامہ تھیوری نے کی تھی۔ انگلستان میں بھی علامہ مارگن ڈاکٹر لاک ہارٹ رابرٹسن اور الفس ترلوپ۔ رابرٹ چیمپرس۔ ہیرنٹ کاکس۔ سٹروارلی۔ اور کمیٹی مناظرین نے بعض امور متعلقہ عمل حضرات۔ اور ولیم کروک صاحب نے دو مشہور عالموں کے ساتھ ہم۔ برس کی تحقیقات کے بعد کل جسمانی کی تحقیقات کی۔ علاوہ اسکے سب سے بہت بڑی شاہد جسمانی امور روحانیات کی تصدیق کنندہ تصویر عکسی ہے۔ اس شاہد کی نسبت کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسنے جہد داری کی یادہ بھی تابع توہمات کے ہے۔ اور یہ شاید ایسا ہو کہ جسکی شہادت عدالتوں میں بھی لی جاتی ہے۔ سرفیق ثانی نے اس شہادت کے

حالات کوئی امر نہیں پیش کیا۔ لہذا ہماری رائے یہ ہو کہ امور متعلقہ عمل حاضرات کی زیادہ تصدیق کی ضرورت نہیں کسواسطے کہ انکا ثبوت اسی طرح پر ہو چکا ہو جس طرح پر امور طبیعی کا ہو چکا ہو۔ جن حالت میں مخالفین یہ ثابت کر دین کہ بڑے بڑے لائق اور فہم دھوکا کھا گئے اور یہ لوگ انکے اقوال کے معتقد ہو جاوین اُس حالت میں معتقدین عمل حاضرات کو زیادہ تصدیق کرنیکی ضرورت ہوگی۔

چونکہ شہادت اور ثبوت کی وہ کیفیت ہو چکا سابق میں ذکر ہو چکا لہذا ہم کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ زمانہ جدید کا عمل حاضرات بہت صحیح جواب صرف غلامہ طور پر یہ بیان کرنا رہ گیا ہو کہ عمل حاضرات سے کیا فائدے پہنچتے ہیں۔

عمل حاضرات کے نتائج تاریخی

زمانہ جدید کے عمل حاضرات سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں وہ دو قسم کے ہیں۔ اول یہ کہ انکی وجہ سے اُن امور کی توجیہ ہو جاتی ہے جنکو علوم طبیعیات ثابت نہ کر سکے۔ دوسرے یہ کہ اُس سے انسان کے آئندہ حالات کیسے قدر ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ بعض امور جو علم نہیں ثابت ہو سکتے اور جنکی تصریح عمل حاضرات سے ہوتی ہے۔

۱۔ یہ ایک بڑی بات ہو کہ عامل لوگ سقراط کو فہم سمجھتے ہیں اور انکی روح کا ابھی تک باقی رہتا خیال کرتے ہیں برخلاف اسکے وہ لوگ جو عمل حاضرات کے قائل نہیں انکا یہ قول ہو کہ سقراط کم فہم اور متعصب شخص تھا اور جو کچھ اُسے بیان کیا وہ صرف اُسکے توہمات تھے۔ غرض کہ عمل حاضرات پر اعتقاد کرنے سے ایک یہ بھی فائدہ ہوتا ہو کہ سقراط کی نسبت اہتمام مذکور نہیں لگا یا جاتا۔

۲۔ زمانہ سابق میں جو غیب سے ندا آتی تھی عمل حاضرات کے بموجب وہ ندا بھی بھی صحیح ہو اس امر کی بحث کرنے میں کہ تہیا کے دیوتا زمانہ سابق میں تو آئندہ کے حالات

بتا دیتے تھے اب کیون نہیں بتاتے پلوٹا صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب بادشاہ وغیرہ امور مملکت وغیرہ کے بارے میں مورتوں سے ہتھسار کرتے تھے تو جوابات بطور معجزہ کے ملتے تھے تاکہ ہر ایک شخص کے سمجھنے سے رفہ عام میں خلل نہ واقع ہوا اور جب کوئی شخص اپنے بارہمیں حال دریافت کرتا تھا تو بہت صاف الفاظ میں جواب ملتا تھا۔ اور اکثر لوگ یہ اعتراض کرتے تھے کہ یہ دیوتا کا کلام نہیں ہے۔ ان جوابات میں کبھی غلطی نہیں واقع ہوتی تھی بلکہ ہمیشہ ایسے صحیح ہوا کرتے تھے کہ یونان بھر کے لوگ اگر وہاں نذرین جڑھاتے تھے۔ سپر جہر مند تہہ اس سے بھی جوابات ملا کرتے تھے اور ان جوابات میں بھی کبھی غلطی نہیں واقع ہوتی تھی۔ ہماری دست میں ایسی پیش گوئیاں اصل میں فریبیوں کے شعبہ سے ہوتے تو پلوٹا مارک اپنی کتاب میں ہرگز نہ لکھتا۔ اور انکی غلطی اس امر سے بھی نہیں ثابت ہوتی یعنی اگر کوئی یہ کہے کہ اُن مندروں کے مجاوروں کو لوگ رشوت دیکر جواب سنگوایا کرتے تھے کس واسطے کہ زمانہ سابق کے بڑے بڑے تجربہ کار لوگوں نے انکا امتحان کیا اور یہ ثابت امور متعلقہ عمل حاضرات زمانہ جدید سے بھی موجود ہے۔

۳۔ انجیل شریف کے عہد نامہ جدید اور قدیم میں بھی تذکرہ روحانیات بھرا ہوا ہے اور فرشتے اور جنیں لوگوں کو انجیل شریف پر اعتبار ہو سکتا ہے جنکو عمل حاضرات پر اعتبار ہے۔ ایسے لوگوں کو اس امر کے سمجھنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ دیوار پر خود بخود تحریر شدہ قوت کیونکر نمایاں ہو گئی جسوقت بادشاہ یلشاہ در جلسہ میں مصروف تھا اور نیوکلڈنزر کے روشن آتش خانہ میں سے تین آدمی صحیح و سالم کیونکر نکل آئے۔ ان لوگوں کو سنیت پال صاحب کے تذکرہ روحانیات کے سمجھنے میں کوئی وقت نہیں واقع ہوئی حضرت عیسیٰ کا شیطاں کو نکال دینا اور پانی کو شراب کر دینا اور روٹی اور مچھلی پانچ ہزار آدمیوں کو کھلانا بھی صحیح ہے۔ وہ قوت جیسے یہ باتیں پیدا کیں ہم لوگوں میں ہر وقت موجود رہا کرتی ہے۔

۴۔ اولیا اور ہفیا کے معجزات اور کرامات بھی عمل حاضرات سے متعلیٰ ہیں مثلاً

نیت پر دسے ہزار آدمیوں کے سامنے دیکھا اپنے اعجاز دکھائے۔ انکو خود حیرت تھی کہ یہ قوت جنگو کیونکر حاصل ہو گئی۔ غرضیکہ عالموں کو ایسی کرامات کے ظاہر ہونے لگا یا سنیدٹ فرانسس سی ایسی اور سنیدٹ تھمرز کے ہوا میں معلق ہو جانے پر بلاشبہوت کے اعتقاد رہے ۵۔ عالموں کو ان روپکاریوں سے بھی بہت بڑا فائدہ ہوتا ہے جنہیں ساحر مجرم قرار دیے جاتے ہیں کیونکہ ساحر دن کے بیانات میں سے بھی اکثر امور ایسے ہوتے ہیں جنکا وہ لوگ خود بھی مشاہدہ کیے ہوتے ہیں۔ عام لوگ عجیب عجیب طرح نتائج ساحرون کے نسبت پیدا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شیاطین وغیرہ اس کے قابو میں ہیں لیکن عام صحیح صحیح حال دریافت کر لیتے ہیں اور وہی وجہ سرور یافت کہہ لیتے ہیں۔

۳۔ اے میں بمقام کارک۔ ایک ساحر اس امر کا مجرم قرار دیا گیا کہ اُس نے ایک کم عمر لڑکی پر سحر کر دیا تھا۔ اس لڑکی کو بڑی زور و شور سے ددرا آ یا کرتا تھا تھا اور جو لوگ وہاں پر موجود تھے انھوں نے بیان کیا کہ ایک لمحہ بھر میں وہ لڑکی اپنے بستر سے غائب ہو جاتی تھی اور خود بخود اُس بند صندوق کے اندر ہو جاتا کرتی تھی جس میں مل کے تھان بھرے ہوئے تھے اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ وہ دو چار پائیوں کے درمیان میں ہو جاتا کرتی تھی ایک مرتبہ لوگوں نے امتحاناً اسکو دھکڑے ہوئے شستیر دن پر اس طرح بٹھا دیا کہ بے زینہ کے اتر نہ سکے۔ روپکاری مذکور میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ لڑکی جہاں جاتی تھی وہاں کوئی شخص اسکو سنگ ریزے اسپر مارتا تھا اور وہ سنگ ریزے جب بن پر گرتے تھے تو غائب ہو جاتے تھے ایک مرتبہ اُس لڑکی نے خود بھی اور ایک دوسرے شخص نے ایک ایک سنگ ریزہ افور اٹھا کر کپڑے میں باندھ لیا مگر وہ غائب ہو گئے اور گرہ بند ہی رہی۔ اگر سحر کے مقدمات کی رپورٹیں پڑھی جادین تو اس قسم کے ہزار حالات موجود ہیں۔

۶۔ زمانہ جدید کے رومن کتھلیک لوگ نیکے معجزات بھی سمجھ میں آ جاتے ہیں یعنی جو رومین مذہب رومن کتھلیک سے زیادہ محبت رکھتی ہیں وہ حضرت مریم علیہا السلام اور ہر دیگر اولیا

100-443886-100

میں ہے کہ ڈیڑھ لاکھ عتیدہ صبح ہوا کہ بعض چٹانوں سے اشیاء پکڑ سکے ہیں جو
محمود آباد میں دیکھ سکتا یہ امر مشہور ہے کہ اکثر عامل کہ جن مقامات میں زیادہ
ہوئے ہیں اور چونکہ ان کے لوگ زیادہ غائب ہیں ہیں۔ لہذا ان کے ہر قسم کے خیالات
بحالت پر مبنی کیے جاتے ہیں کہ ممکن ہے کہ ان کے اقدامات و اوقات کی جانچ کر کے
جاوین ہر ایک عامل کو ملے کہ ملک یا انور نیانہ کنجراں اور نہ اگر کسی وجہ سے
بہ نسبت دیگر حصہ ممالک متحدہ کے اس وقت تک رہا یا نہ تھا یا زیادہ ظہور ہوتا ہو۔

۸۔ دعا کا اثر بھی عمل حاضر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اکثر دے مانگنے کے بعد جواب ملتا ہے۔ اگرچہ وہ جواب منجانب اللہ نہ ہو۔ لوگ زیادہ بغیر غرضی سے دعا مانگتے ہیں انکے پاس روحیت زیادہ ہجوم کرتی ہیں اور بذریعہ عاملوں کے جواب دیدیتی ہیں۔ جارج مولر صاحب ساکن برٹش ہم ہم برس سے دعا ہی کے ذریعہ سے اپنی بسر اوقات اور لوگوں کو خیرات بھی کرتے ہیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ اس بارے میں ایک مباحثہ ہوا تھا اس موقع پر ضرورت تھا کہ کتاب مہسومہ بہ نیر ٹو آف سم آف دی لارڈز و یانگز و تہہ جارج مولر پیش کرنا ضرورت تھی کیونکہ اس سے ثابت ہو کہ بہ نسبت ترکیب سر نہر ہی ٹامسن صاحب کی دعا کے حصول جواب کا زیادہ ثبوت ہے۔ اس کتاب میں ہر سال کا جمع خرچ صحیح طور پر لکھا ہوا ہے صاحب مذکور نے کبھی کسی سے ایک جہہ تک نہیں لیا اور نہ کبھی چندہ ہونے دیا تاہم شائع سے آج تک وہ شخص مع اپنی اہل و عیال کے بسر اوقات کرتا رہا اور ایک مدرسہ تیار کیا جس میں چار ہزار یتیم لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ صد نامرتبہ ایسا بھی ہوا ہے کہ اسکے مکان میں ایک گنڈا روٹی کا بھی نہ تھا اور نہ روپیہ تھا کہ لڑکوں کے لیے روٹی یا دودھ یا شکر مول لینا۔ اگر اسکو کسی نے یہ نہ دیکھا ہو گا کہ اسنے ایک شو بھی ایک دن کے وعدہ پر قرض مول لی ہو تین برس کے عرصہ میں کوئی دن ایسا نہیں ہوا کہ وہ لوگ جو

صاحب مذکور سے متعلق ہیں بے آب و غذا فاقہ سے بیٹھے رہیں۔ ان فرض اس شخص کو سمجھنا
غیب ہے جو اور اس کے بارے میں چالیس برس سے مباحثہ ہو رہا ہے۔ عالموں کا اس بارے میں
یہ قول ہے کہ چونکہ یہ شخص ہمیشہ امور نیک میں مصروف رہتا ہوں لہذا لوگ اس کی ہمیشہ مدد
کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ قول اس حالت میں صحیح ہوتا جب کبھی ایسا بھی ہو جائے کہ اس کو
مدد نہ پہونچ سکے اور یہ متعلقین اس کے فاقہ کر کے بیٹھ رہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہجرات
روزمرہ اس کے ہمیشہ برابر رفع ہوتے رہتے ہیں اور دوسرے دن کے واسطے بھی
مولر صاحب کے پاس باقی نہیں رہتا۔

۹۔ عمل حضرات کے ذریعہ سے ان مخفی امور کی بھی تصریح ہو جاوے گی۔
حضرات کے قبل ہوا کرتی تھی۔ رائیڈ ڈیل صاحب نے اپنی کتاب میں ان امور
بھی تذکرہ کیا جو اس موقع پر انکو تفصیل بیان کرنا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک بار
لوگوں کے آگاہ کرنے کو بیان کیجا تو یہ سہم یا گھٹا وہ میں اور ڈیوٹر صاحب نے آگاہ کیا۔
لکھی اور میں یہ حال لکھا کہ اس کے مکان میں جو گریٹ بلیک و فیلچ سفک میں واقع ہے
یوم تک گھنٹے خود بخود بجایا کیے لوگوں نے اس آواز کی وجہ دریافت کرنے کے واسطے
کی لیکن کوئی حال نہ معلوم ہوا لہذا اس نے بنیادوں میں درج کیا کہ جو اس نے
کہ چوسہ اور بند رکھنا ہلاتے ہونگے۔ لیکن انکاستان کے ۱۴۔ مقامات میں اس نے
خطوط آتے کہ ہمارے مکانات میں بھی اس قسم کی آواز بہت زیادہ غصہ تک آتا کرتی ہے
ایک مکان میں ۱۸ مہینہ تک ایسی ہی آواز آئی۔ گرین صبح اسپرل میں بھی گھنٹوں
بجنے کی آواز آئی اور ہرے بڑے عالم اسکی وجہ دریافت کر سکے۔ ایک ہاوری نے
تحریر کیا کہ جیسے میں اس جگہ پر مقرر ہوا ہوں اسکو ۹ برس کا زمانہ ہوا اور جسے جب تک
۱۰ برس قبل سے اس مکان میں عجیب قسم کے خود بخود حرکات ہوتے ہیں۔ ایک در شخص نے یہ خوب
کیا کہ میرے سامنے بیس برس سے اور دیگر اشخاص کے بیانات کے بموجب سو برس

خود بخود اکثر افعال ظاہر ہوتے ہیں مگر فکر ان امور کو شعبہ کسب طریح نہیں کہہ سکتے اور انکی تھسج عمل حاضرات کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے پھر مور صاحب کی کتاب مذکور نہایت کیا ہے لیکن اسکا خلاصہ دین صاحب کی کتاب ڈی بی ٹیل لینڈ میں درج ہے۔

۱۰ عمل حاضرات کے ذریعہ سے جسم ہوائیکا وجود اور آئنے خیال کا سرزد ہونا ہر طرح ثابت ہو کہ عالم زندہ باطن ہو جاتا ہے کسواسطے کہ اسکے ذریعہ سے وہ جسم ثابت ہوتے ہیں جو قبل اسکے انسان نہیں خیال کر سکتا تھا علاوہ اسکے اسکے بموجب خیال کرنا بے مغز کی اور شعور کی باتیں کرنا بے جسم کے ثابت ہو۔ فلسفہ کے بموجب انسان مرجاتا ہے تو پھر کچھ نہیں باقی رہتا۔ لیکن عمل حاضرات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد زوال جسم روح انسان باقی رہتی ہے اور ہمارے مرے ہوئے دوست جیسا اگر ہم ہمکو نہیں دکھائی دیتے لیکن ہر وقت موجود ہیں۔ اکثر لوگوں کو یہ شک رہتا ہے کہ آخرت کوئی سے ہو یا نہیں۔ لیکن مرنے کے بعد زندہ رہنا عمل حاضرات سے ثابت ہے روحوں سے ہمکلام ہو کر حال آئندہ معلوم ہونے سے جو یقین ہو جاتا ہے وہ ایک میرے دوست پادری کی تحریر ذیل سے ظاہر ہوا ہے اور یہ تحریر انکی بعد مشاہدہ کرنے امور متعلقہ عمل حاضرات کے ہوتی تھی۔

پہلے یہ خیال نسبت موت انسان کے اور تھا لیکن اب بدل گیا۔ میرے لڑکوں کے مرنے کی وجہ سے سابق میں مجھکو نہایت رنج ہوا تھا لیکن مجھکو اب زندگی آئندہ کی نسبت یقین دل ہو گیا اور اب میں نہ شخص نہیں باقی رہا جو سابق میں تھا چنانچہ یہ اثر زمانہ جدید کے عمل حاضرات کا اس شخص کے دل پر ہوا جسکا سابق میں صرف اصول مذہبی سیالی اعتقاد تھا اور یہی اثر جواب آن اشخاص کے سوال کا ہو جو پوچھتے ہیں کہ عمل حاضرات سے کیا فائدہ۔ امراں مذہب کے بموجب صرف عقیدہ ہی عقیدہ ہوتا ہے لیکن عمل حاضرات کی وجہ

سے تجربہ حاصل ہو جاتا ہو

نتائج عمل حاضرات متعلقہ اخلاق

اب ہم انسان کی ماہیت کی تصریح کرتے ہیں اور یہ بذریعہ ہمکلامی ارواح کے معلوم ہوئی
ماہیت انسان غلامہ طور پر حسب ذیل درج کیجاتی ہے۔

۱۔ انسان دو چیزوں سے مرکب ہو ایک جسم دوسرے روح۔ روح جسم میں ہر مقام پر
موجود ہو۔ اور روح جسم دونوں ایک ہی وقت میں پیدا ہوتے ہیں۔

۲۔ مرجائے کے بعد روح علوہ ہو جاتی ہے اور انہیں کسی قسم کا تبدل و تغیر نہیں
ہو جاتا ہو۔

۳۔ ہر ایک شخص کا مرنے کے بعد ادراک اور وجدان بڑھتا جاتا ہو۔

۴۔ عالموں کے ذریعہ سے روحیں انسان سے ہمکلام ہو سکتی ہیں۔ روحیں ان لوگوں کے
پاس زیادہ جاتی ہیں اور انکی مدد کرتی ہیں جو لوگ ان سے محبت کرتے ہیں۔

امور مذکور کے پڑھنے سے اکثر اعترافات پیدا ہوتے ہیں لیکن انکے جوابات کے لیے ادین صاحب ٹیٹن میں
صاحب علامہ ہیر صاحب کے کتب و فائز متعلقہ عمل حاضرات دیکھنا چاہیے ہیں۔ یہاں محکمہ کتب
تفصیل کی کرنا چاہیے کہ قیاسات متعلقہ عمل حاضرات سے سطح پر تہذیب اخلاق پیدا ہوتا ہو۔

دوبارہ تحریر کرنے مضمون ہذا کے ان خطوط کا اندراج ضرور ہو جو علامہ کلسلی صاحب نے
کیٹی مناظرین کو لکھے تھے۔ صاحب مذکور یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ اگر امور متعلقہ
عمل حاضرات صحیح بھی خرف کیے جا دیں تاہم میں انکو نہیں پسند کرتا۔ اور میرے نزدیک
ان امور پر لحاظ کرنا اسپیٹر جبر جس طرح پر کسی پڑائے قصبہ کی ضعیف عورت کی گفتگو کو
شنکر اسپیٹر لحاظ کیا جائے۔ اور اگر عامل ویسے عقیل و فہیم نہیں ہیں جیسے کہ انکے
دوست و احباب بیان کرتے ہیں تو میں انکو بھی مثل ضعیف عورتوں کے سمجھتا ہوں اگرچہ

نذکور نے اس فقرہ میں عالموں کی بہت بڑی جھوکی ہے تاہم اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ موت کے بعد انسان زندہ رہتا ہو تو یقین کامل ہو کہ وہ عالموں کو زنانہ ضعیف سے مشابہت نہ دینگے۔ اکثر علماء امور متعلقہ عمل حاضرات کو زوہن سے نہیں منسوب کرتے اور کہتے ہیں کہ روحیں ایسے عام امور کی نسبت عالموں سے ہرگز ہم کلامی نہ کریں گی۔ لیکن علامہ ہکسلی صاحب اس سے انکار کرتے ہیں۔ انکا قول یہ ہے کہ ہر ایک علت کے واسطے معلول ضرور ہوا اور ممکن نہیں کہ عادات جو اکثر حالات میں موروثی ہوتے ہیں بلا کسی وجہ کے فوراً تبدیل ہو جائیں اور ممکن ہو کہ جو انسان دنیا پر نمودار ہے وہ صرف رہے ہوں وہ بعد مرنے کے بھی انہیں کیفیات میں مشغول رہتے ہوں۔ وہ روحیں یکبارگی پاک و صاف ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ بذریعہ عمل حاضرات کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب لوگوں کے قواسم ذہنی کی تکمیل بعد مرنے کے ہوتی ہے اور دنیا میں انسان اچھی ترقی کرتا ہو تو مرنے کے بعد بھی اُسکی ویسی ہی بلکہ اُس سے بھی زیادہ ترقی ہوتی ہے اور اگر انسان دنیا میں کم ترقی کرتا ہو تو بعد وفات بھی اُسکی ترقی میں ویسا ہی تنزل رہتا ہے ہر برٹ سپنسہ صاحب کا یہ قول تھا کہ تعلیم انسان کی عمدہ مرتبہ تدبیر ہو کہ اُسکو اُسکی رائے پر چھوڑ دے اپنے افعال کے نتائج سے وہ آپا ہی تجربہ کر لے گا۔ لیکن عمل حاضرات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نتائج افعال انسانی بعد وفات پیدا ہوتے ہیں۔ ثواب عذاب کوئی شونہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ انسان جیسے افعال و اطوار اپنے دنیا میں رکھتا ہو ویسی ترقی یا تنزل اُسکا بعد موت بھی ہوتا ہو۔ اور جو شخص دنیا میں اپنی اغراض کو دیگر شخص کے اغراض و مہبودی پر فوقیت نہ دے وہ نہایت خوش اطوار اور نیک افعال انسان ہو۔ اور اس سے یہ نتیجہ پیدا ہو گا کہ بعد مات خیالات خود غرضی بالکل معدوم ہو جائیں گے اور دوسروں کے رفاه و مہبود کے انکار میں ترقی ہوگی۔

مثلاً علامہ ہکسلی کے حامل بھی روحوں کی مہبودہ گفتگو کی جانب متوجہ نہیں ہوتے لیکن یہ

خیال کرنا چاہیے کہ ایسی ہیودہ گفتگو واقع بین کوئی روح کرتی ہے کنواسطے کہ اکثر لوگ جو نشست عمل حاضران بین شریک ہوتے ہیں وہ صرف تماشہ بینی کی غرض سے آیا کرتے ہیں لہذا ممکن نہیں کہ ایسی نشستیں وہ روحیں آئیں جو عمدہ تر کاموں میں مشغول رہتی ہیں اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ بعد مرئیے بھی انسان گفتگو کرتا رہتا ہو لیکن اس حالت میں عقل کا زیادہ کام ہو تو یقین ہے کہ علامہ کھلی صاحب تعلیم بین بہ نسبت حال کے زیادہ کوشش کریں گے۔ اس میں شک نہیں کہ علامہ مذکور ان امور کو زیادہ ترقی دیکھیں گے جو زندگی حال یا آئندہ سے متعلق ہیں لیکن یہ بھی ثابت ہو گیا ہو کہ عمل حاضران سے یہ مرہاں ہوتا ہو۔ عامل جولہ تجربہ روزمرہ سے حالات آئندہ کی وضعیت دیکھتا ہو وہ نسبت دیگر اصول مذاہب اور علم فلسفہ کے اپنے قواس ذہنی کی زیادہ تر ترقی کرتا رہتا ہو۔ اس لیے کہ اسکو معلوم ہو کہ یہاں اگر لود و لعب کی جانب زیادہ مصروف رہے گا تو بعد مرنے کے زیادہ تکلیف ہوگی اور اگر یہاں عمدہ امور کی جانب متوجہ رہیگا تو آخرت میں عمدہ ترقی حاصل کریگا اور ہیودہ سے وہ شہوات انسانی اور جھوٹ اور غرور غرضی اور تیش سے محترز رہا کرتا ہو وہ کوئی جرم اس خیال سے نہیں کرتا کہ آئندہ اس کے نتائج ابدالاباد تک باقی رہیں گے۔ کنواسطے کہ اگر وہ دنیا میں شہوات نفسانی کا تابع رہیگا تو بعد مرنے کے بھی اس پر وہی شہوات غالب رہیں گے۔ اعتقادات عمل حاضران کا بہ نسبت علم التیات کے زیادہ اثر ہوتا ہو۔ کنواسطے کہ عمل حاضران کے ذریعہ سے ہر وقت اور ہر آن اصل امور کا تجربہ اور حیات آئندہ کے نسبت زیادہ یقین ہوتا جاتا ہو۔

اگر اس قسم کے عذاب و ثواب کا مقابلہ اس عذاب و ثواب سے کیا جائے جو مختلف مذاہب سے معلوم ہوتی ہیں تو ظاہر ہو کہ عقائد عمل حاضران عقائد دیگر مذاہب پر ترجیح رکھتے ہیں۔ بائیں ہر وجہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ عمل حاضران غریب اور شعبہ بازی پرستی کو لیکن یہ بیان اس حالت میں صحیح ہوتا جب کہ بتائید واقعات مسہوق الذکر تصدیق

عمل عافرات نہ ہوتی بلکہ صرف قیاسی طور پر یہ بیان کیا جاتا کہ حیات آئندہ بھی کوئی شے ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ہر قسم کے عامل بذریعہ آن واقعات کے قیاس غور کی تصدیق کرتے ہیں اور وہ تصدیق اصل میں لوگوں کے خیالات کے مطابق ہوتی ہے۔ ہر ایک عامل کے مہول کسی نہ کسی مذہب خاص کے موافق ضرور ہوتے ہیں پھر کیا وجہ کہ وہ لوگ بہشت کے بہشت ویسے خیالات نہیں ظاہر کرتے جو عام لوگ ظاہر کرتے ہیں۔ میں نے صد اکتب عمل عافرات کے پڑھے لیکن کسی میں ہر دار فرشتے یا اطلائی باجے یا اللہ جل شانہ کے تحت کا ذکر نہیں پایا حالانکہ ہر ایک عیسائی کا بہشت کی نسبت یہی خیال ہے۔ کسی مذہب کے مہول ایسے مخالف نہیں ہیں جیسے کہ عمل عافرات کے مہول دیگر مذاہب سے اختلاف کرتے ہیں۔ امریکا کے بڑے بڑے جگہوں اور انگلستان کے نہایت وسیع ممالک میں جہاں کہیں کوئی عامل ہے اسے بہشت و عذاب و ثواب وغیرہ کی نسبت وہ مہول بیان کیے ہیں جو بہ نسبت مذہب کے فلسفہ سے زیادہ مطابق ہیں اور عام اس سے کہ عامل کیتھولک ہوں یا پرائیٹ ہندو ہوں یا مسلمان مہکا ایک ہی مہول پر عقیدہ ہے اور ایک ہی سبکے بیانات بھی۔ مثلاً مذہب رومن کیتھولک کا عامل یہ نہیں بیان کرتا کہ روحیں اعراف یا بہشت یا جہنم میں ہوتی ہیں حالانکہ انکا یہی مذہب ہے یا اس مذہب کے عامل جنکو مجھ جیسا پنے مذہب کے یہ خیال کرنا چاہیے کہ بعد مرنے کے حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوگی وہ ہرگز یہ نہیں بیان کرتے کہ روحیں ان سے حضرت عیسیٰ کے ساتھ اپنی ملاقات کا تذکرہ کرتے ہیں لکن نسبت کے وقت لوگ عالموں سے اللہ جل شانہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حال پوچھتے ہیں۔ لیکن جوابات ویسے ہی ملتے ہیں جیسے کہ ہر ایک انسان دے سکتا ہو کہ واسطے کہ روحوں کو اس بارے میں ہیقدر علم ہو جیسا انکو حالت زندگی میں تھا پس اس سے ظاہر ہوتا ہو کہ بعد مرنے کے طبیعت بدل نہیں جاتی اور جو کچھ عامل بیان کرتے ہیں وہ خود انکے خیالات کا نتیجہ نہیں ہے۔

کل کتب متعلقہ عمل حاضرین بن مسئلہ بقای روح اور دیگر امور متعلقہ عمل حاضرین کا تذکرہ مندرجہ
 ان کتب کے بعض فقرہ جات بوجہ طوالت اس موقع پر درج نہیں کیے گئے۔ اس بارے
 میں عالموں نے اپنی رائے بڑے بڑے عالموں کی رائے سے متفق کر کے ظاہر کی ہو۔
 چنانچہ تواریخ میں بھی مورخین ایسا ہی کرتے ہیں کہ کسی خاص زمانہ یا قوم کی نسبت انہی راہ
 اس زمانہ یا قوم کے بڑے بڑے ائمہ کی رائے سے مستنبط کرتے ہیں۔ عالموں کو معلوم ہو
 کہ ہر ایک شخص کا عمل حاضرین مختلف قسم کا ہوتا ہو لہذا صرف انہیں امور پر لحاظ کیا
 جاتا ہو جنہ مختلف ملک کے مختلف عامل اتفاق کرتے ہوں جن لوگوں کا عمل حاضرین پر
 نیا دنیا اعتقاد ہوتا ہو اور وہ اپنے کسی متوفی دوست و احباب سے ہم کلام ہوتے ہیں
 تو وہ خیال کرتے ہیں کہ ہر ایک عامل ایسا ہی کر سکتا ہو۔ لیکن یہ نہ خیال کرنا چاہیے
 کہ تمام دنیا ایک ہی قسم کی ہے اور تمام عالموں کے موکل مذاق اور قوت کے اجتہادی
 رکھتے ہیں ان البتہ کل عالموں کے اصلی امور سے مسئلہ بقای روح کی تائید ہوتی ہے
 اور یہی عمل حاضرین کا اصل اصول ہے۔

لوگوں کا یہ بیان ہو کہ زمانہ جدید کا عمل حاضرین جو اصل میں جاہلانہ خیالات زمانہ قدیم کے
 تھے محض غلط ہو۔ کس واسطے کہ وہ علم جو تصدیقات پر مبنی ہو اور تصورات کو اپنے میں دخل
 نہ دے اور جس کے ذریعہ سے بقای روح کا ترقی قواسم ذہنی پر انحصار ہو وہ ضروری
 تعصبات کا مخالفت ہو۔ عمل حاضرین ایک علم باعمل ہے اور اس کی رو سے امور
 فرق العادات اور معجزات کی کوئی اصلیت نہیں۔ اور چند قوانین کے ذریعہ سے زمانہ اسے
 ماسبق کے معجزات اور کرامات کے عمل مذکور کی تصریح کر دیتا ہو عمل حاضرین ہی کے
 ذریعہ سے کسی نہ کسی زمانہ میں مختلف اصول کے مذاہب کی قوموں میں اتفاق ہو جائیگا
 کس واسطے کہ عمل حاضرین تصدیقات پر مبنی ہے اور دیگر جملہ مذاہب تصورات پر۔
 پس خدا سے کہ جو عامل سوا اسکے اور کچھ نہیں دریافت کر سکتے کہ کون شخص مجرم ہے

یا کوئی شخص ڈرہی کی گھڑ دوڑ میں جیتے گا وہ عمل حاضرات سے واقف نہیں رہیں بلکہ وہ اس بات کی تائید کرتے ہیں جو لوگوں نے سو برس سے خیال کیا جو کہ روح مختلف اہمیت جسمانی انسان کا ایک نتیجہ ہو اور بعد وفات انسان کے باقی نہیں رہتی۔ عمل حاضرات صرف توہم یا چند قوانین طبیعی ہی پر نہیں بلکہ ایک بہت بڑے علم واقعات پر مبنی ہے لہذا حکیم اور بہراں مملکت اور ہر ایک شخص کو جو خواہان ترقی و اس باطنی اور اخلاق کا ہوا سپر حد درجہ کا لحاظ کرنا چاہیے۔

اس غیر مکمل لیکن طول و طویل بیان کے ختم کرنے میں ناظرین کتاب ہذا سے میرا یہ انہاس ہو کہ واقعات پر فرزند آفرین نظر نہ کریں کہ اس خلاصہ کن بین اُن واقعات کی شہادت تصدیقی کا تذکرہ نہیں کیا گیا بلکہ کل امور پر مع انکے تعلقات کے محلولی نظر کریں اور شہادت بھی لمحظنہ کرنا چاہیے ان البتہ نتائج شہادت بنور ملحوظ رہیں اور اُن انخاص کی نسبت خیال کریں جو ابتدائی تحقیقات میں منکر عمل حاضرات تھے اور بعد اتمام تحقیقات معتقد ہوئے اور اس امر پر یقین کریں کہ اُن لوگوں نے جو تحقیقات سالہا سال تک کی انہیں جو نتائج اور غوامض انگویش آئے وہ بالکل اونہوں نے حل کر دیے۔ علاوہ اسکے شایقین کتاب ہذا کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ جن لوگوں نے اس بارے میں تحقیقات کی اونہوں نے یہ نہیں بیان کیا کہ امور متعلقہ عمل حاضرات بے اصل ہیں اور کسی عامل نے بھی خود یہ نہیں بیان کیا کہ وہ سب دروغ اور لغو ہیں اور عمل حاضرات کے ذراچھ سے مسئلہ اقباعے روح ثابت ہو اگر وہ لوگ ایسا کریں تو میں اپنے مقصد کو پہنچ جاؤں گا یعنی لوگوں کے خیالات خام اور تصور باطل جو اب تک عمل حاضرات کی نسبت ہیں وہ رفع ہو جائیں گے اور انکی تحقیقات صدق و عقیدت سے ہر شخص کریگا کہ اس واسطے کہ اس عالم کا اصل الاصول یہ ہو کہ ہر ایک شخص کو واقعات کی تفتیش و تدقیق خود ہی کرنا چاہیے اور شہادت سماعی پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیے لیکن اسکوبے تحقیق کا مل غلط تصور کرنا بھی ناجائز ہو فقط تمام شد۔

ضمیمہ

اخبار فورٹ اسٹری ریور یو مین میرے مضمون نکلنے کے بعد مین نے ڈاکٹر کارنپٹر صاحب کی کتاب آخر موسومہ پیشہ جو اس باطنی دیکھی اکثر علما کے خیالات اس کتاب میں بطور حاشیہ کے تحریر ہیں۔ کتاب مذکور کے صفحہ ۲۹۶ میں ڈاکٹر کارنپٹر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ فریڈ جی صاحب کی آزمائش کی نسبت عامل یہ جواب دیتے ہیں کہ انھوں نے میز کو خود حرکت دی تھی حالانکہ ہم لوگ اپنے ہاتھ سے حرکت نہیں دیتے۔ لیکن ہم عاملوں سے یہ پوچھتے ہیں کہ وہ لوگ یہ ثابت کریں کہ جب ان کے سامنے یہ حرکت کرتی ہے تو وہ کسی انسان کی وجہ سے نہیں حرکت کرتی۔ ڈاکٹر کارنپٹر صاحب یہ نہیں بیان کرتے کہ وہ کون عامل ہیں جو یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ ان کے سامنے میز بے مدد دیگر اشخاص کے حرکت نہیں کر سکتی۔

شعبہ ۱ کی فصل ہمارے مین نے ڈاکٹر کارنپٹر صاحب کو ایک نشست میں شریک ہونے کو طلب کیا چنانچہ وہ آئے لیکن ہلکے اچھے طرح سے اپنی آزمائش میں کامیاب نہیں ہو سکے اس کے بعد آوازیں بلا حرکت میز پیدا ہوئی تھیں۔ بعد ازاں ڈاکٹر مذکور کو اکثر بننے طلب کیا لیکن وہ نہیں آئے علامہ منڈل صاحب نے بھی یہی کیا۔ اگر تین چار مرتبہ بھی وہ میرے مکان پر تشریف لاتے تو کچھ ہوا کرتا تھا وہ ان کے سامنے بھی ہوتا ایک مرتبہ کر دک صاحب نے ڈاکٹر شارپی اور علامہ ٹوکس صاحب سے کہہ سکتے رائل سوسائٹی کو طلب کیا لیکن وہ بھی نہیں آئے عموماً لوگ یہ بیان کہتے ہیں کہ ہم ہر وقت متعلقہ عمل حاضرات کا ثبوت نہیں پیش کر سکتے لیکن ہر ایک شخص کو جانا چاہیے کہ ہم ہمیشہ عمل حاضرات کے ثابت کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں لیکن عالم لوگ اس ثبوت کے لینے سے انکار کرتے ہیں۔ اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ ڈاکٹر کارنپٹر صاحب کینی مناظرین اور سرخیش کا کس اور کروک اور وائلی صاحب اور خود میری شہادت و بارہ حرکت جہاں بلائیں یا مدد نہ لہان سے واقف تھے۔ تاہم انھوں نے شعبہ ۱ میں بیان کیا کہ مین اس طرح یہ

حرکت کرتی ہیں جس طرح پر قریڈ لیا صاحب نے انہیں حرکت پیدا کی تھی۔

ڈاکٹر کارنپٹر صاحب کا یہ خیال ہو کہ لوگوں کو میز وغیرہ جو حرکت کرتے دکھائی دیتی ہو
اسکی یہ وجہ ہو کہ کسی چیز پر غور کرنے کی وجہ سے شرائین مغز میں حرکت ہوئے لگتی ہو
اور اسکی وجہ سے توہمات پیدا ہو جاتے ہیں تاہم جب ڈاکٹر مذکور نے اپنے اس خیال کو
خواب کے بارے میں بیان کیا تو بہت بڑا مخالطہ کھا یا مثلاً صفحہ ۵۶ میں اپنی کتاب کے
ڈاکٹر کارنپٹر صاحب نے بیان کیا ہو کہ خواب میں کل قواسم فہنی کا عمل موقوف ہو جاتا ہو
لیکن بعد ازاں پھر حالت اصلی پر آ جاتا ہو اور یہ اثر شرائین مغز کی حرکت کا ہو جاتا ہو اسکی
صاحب مذکور نے اپنی کتاب قوت تخیلہ و مدد کہ وغیرہ کو بھی اسی حرکت سے منسوب
کیا ہو لہذا مصریحی اختلاف بیانی اور مخالطہ وہی ہے۔

کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہو جائیگی تھی لہذا ایک دن اُس نے اپنے دس شاگردوں کو
وہ حساب علیحدہ علیحدہ نکالنے کو دیا انہیں سے ایک شاگرد اس حساب کے نکالنے میں
تین دن تک مصروف رہا اور آخر روز ۲ بجے رات کو ناپید ہو کر سورا جب صبح کو سو کر
اٹھا تو اُس نے میز کے اوپر وہ حساب نکلا ہوا رکھے دیکھا یہ حساب ایسے سہل ترین طریقہ سے
نکلا ہوا رکھا تھا کہ اس طریقہ کی نسبت استاد یا شاگرد کو مطلق خیال بھی نہ تھا عرض اس
بیان سے یہ ہو کہ ڈاکٹر کارنپٹر صاحب تو یہ بیان کرتے ہیں کہ سوتے میں میرے ہاں شاگرد نے
حرکت شرائین مغز کی وجہ سے وہ حساب نکال لیا لیکن ہم لوگوں کا یہ قول ہو کہ یہ حساب
اُسی طرح نکلا جس طرح عامل حالت بیہوشی میں مشکل ترین امور دریافت کر لیتے ہیں اور
جب ہوش میں آ جاتے ہیں تو انکو مطلق نہیں معلوم ہوتا کہ کچھ کیا کیا۔

۲۔ میرے چند کارسپانڈنٹوں نے تحریر کیا ہو کہ چونکہ میں نے امور متعلقہ عمل حافظت
سے ایسے نہیں بیان کیے جس سے کوئی فائدہ متصور ہو لہذا اس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ
امور سب اصل میں فائدے سے خالی ہیں۔ ایسا خیال کرنا اس لوگوں کی غلطی ہے کیونکہ اس

قسم کے امور جن سے فوائد مترتب ہوں بکثرت ہین لیکن میں نے انکو درج کتاب کرنا حاصل نہیں کیا۔ اگر بقول اُن لوگوں کے عمل حاضرات صرف شعبہ بازی ہی ہے تو ایسے امور کا ثابت ہونا ممکن نہیں جن سے فوائد مترتب ہوں اور برخلاف اسکے اگر عمل حاضرات کی کوئی اصلیت ہو اور ارواح کا بھی کوئی وجود ہو تو البتہ یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ تاریقی یا ربی گادی میں کوئی نئی فائدہ مند ترکیب عمل میں آسکتی ہے یا نہیں۔

۳۔ جو مضمون میرا اخبار فورٹ ناٹلی ریویو میں تحریر ہوا تھا اسکے بارے میں اعتبار نہیں اسپیڈٹر داکٹر ڈی وپال مال گزٹ نے جواب دیا۔ لیکن اُن سببے شہادت پیش کردہ ترک کر کے اعتراضات متعلقہ اخلاق و نصح پر بحث کی ہے لیکن میں انسے اتفاق نہیں کرتا میری یہ رائے ہو کہ صرف عامل ہی اس بات کو دریافت کر سکتے ہین کہ عمل حاضرات کے ہمراہ کس طرح پر بطریق حسن توجیہ ہو سکتی ہے اور اس سے کیا نصح پیدا ہوتے ہین میں نے صرف واقعات ہی کا تذکرہ بطور خلاصہ کیا تھا۔ مقررین نے بیان کیا کہ وہ قابل اعتبار نہیں۔ میری دانست میں جن امور کی اونھوں نے نکتہ چینی کی اُن سے وہ بالکل وقف نہ تھی بہر کیف مجھے واجب ہو کہ جو نصح عمل حاضرات سے پیدا ہوتے ہین اور جن سے عاملوں کو اطمینان حاصل ہو بیان کروں۔ اس سے کچھ غرض نہیں کہ اُن نصح پر حکما اعتبار کریں یا نہیں۔ عمل حاضرات میں کسی طرح کا فرق نہیں آتا اور نکتہ چینی لوگوں کو اسکے بارے میں اسوقت تقریر کرنا چاہیے جب کل امور سے بالکل باہر ہوں۔

۴۔ میں چند اہل عمل حاضرات کی تصریح کے واسطے یہاں پر درج کرنا ہوں۔ زمانہ جدید کے عمل حاضرات کے عجیب غریب امور جیسیلی کس صاحب کی کتاب علم الہیات کے فقرہ ذیل میں مذکور ہین اس فقرہ کا مارس صاحب نے اپنی کتاب علم فلسفہ میں حوالہ دیا ہے۔ اکثر کسی روح کے آتے یا جاتے وقت آگ کا شعلا دکھائی دیتا ہے اور جو لوگ عمل حاضرات سے واقف ہین وہ بتا سکتے کہ کون فرشتہ کسی روح کی راہ نمائی اس موقع پر کر رہا ہو کبھی انہی کا

جسم تھرانے لگتا ہو اور کبھی سخت اور بی حس حرکت ہو جاتا ہو کبھی باجون کی اچھی آوازیں آنے لگتی ہیں اور کبھی بڑی کبھی شخص سمول کا جسم ظاہری بڑھ کر بہت لمبا ہو جاتا ہو اور کبھی ہوا میں معلق ہو جاتا ہو اکثر اوقات اسکے دست و پا سر ہو جاتے ہیں اگر اسکے جسم میں آگ لگائی جائے یا ہاتھ پاؤں کاٹ دالے جاوین تو کوئی خبر نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر فریڈرک صاحب نیو یارک میڈیکل کالج کے پروفیسر آئنسٹین باسڈیکاپنا تجربہ ایک ایسے عامل کے بارے میں جبکی وجہ سے باجون کی آوازیں دھنڈانے لگتی تھیں حسب ذیل بیان کرتے ہیں۔

اخبار روحانیات مورقہ ۱۳۵۲ء صفحہ ۲۰۹ ملاحظہ ہو۔

ایک مرتبہ شام کو عامل ایک اندھیرے کمرے میں گیا اور وہاں بیٹھا جہاں پہاڑو باجا رکھا ہوا تھا۔ اس کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور میں پاس کے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا وہاں روشنی بھی ہو رہی تھی پہلے ہی پردہ پر عامل مذکور نے ہاتھ رکھا تھا کہ طنبورا اور گھنٹہ جزمین پر رکھے ہوئے تھے خود بچنے لگے۔ میں چپکے سے اس کمرے کے اندر گیا اور کئی لمحہ تک تماشہ متحیر ہو کر دیکھا لیکن جب عامل نے دفعتاً مجھے مڑ کر دیکھا تو اُن گھنٹہ کھا بھنا موقوف ہو گیا اس موقع پر یہ امر ضرور ہی قابل غور ہو کہ جب تک صرف روح میں مجھے دیکھا کہین اس وقت تک تو طنبورا اور گھنٹہ بجا کیے لیکن جب عامل نے مڑ کر دیکھا تو اُنکا بھنا موقوف ہو گیا۔

ان حالات سے جو صفحات ۷۷ و ۲۱۱ میں مندرج ہیں اور جنکی اہل پولیس نے تحقیقات کی تھی میں نتیجہ ذیل سے اتفاق کرتا ہوں اور گزٹ ڈیٹرینون مورقہ فروری ۱۹۵۷ء سے منتخب کر کے درج ذیل کرتا ہوں۔ میرے ایک عالم دوست نے اس فقرے کا ترجمہ برٹش میوزیم میں کر کے تصدیق کی۔ لائنیں سائنٹی جنی دیو دساریون و سنیٹ مجل کے لوگ ایک ایسے عجیب غریب کے دیکھنے سے متحیر ہیں یہ سانحہ کئی مہینوں سے ہو رہا ہو اور اسکی تحقیقات بہت کی گئی لیکن کوئی وجہ نہ معلوم ہوئی۔ سرکاری طور سے بھی اسکی تحقیقات ہوئی لیکن کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوا۔ جب ساریون اور نیٹیمین کی ٹرک اور

اکوٹی ڈمی درے کی ٹرک روڈ می گریز سے ہو کر برانے گھر تک تیار ہونے کے لیے مکان
منہدم کیے جاتے تھے اور ٹرک مذکور کا داغ بیل لگایا جاتا تھا تو بیچ میں ایک ہنگل
اور تھچر کے کوسلے کا ایک تختہ پڑا وہاں پر ایک مکان بھی تھا اس مکان میں ہتھوڑھیلے آیا کرتے
تھے جسے یہ نقصان ہوا کہ تمام دروازے وغیرہ اس طرح پر چر چر ہو گئے کہ گویا گولا اندازی کی گئی۔
یہ نہیں معلوم کہ وہ ڈھیلے کمان سے آتے تھے لیکن وہ ہتھوڑے بڑے اور زنی تھے
کہ انکو انسان اٹھانہیں سکتا تھا۔ پولیس کشنر کے ذریعہ سے نہایت شد و مد سے تحقیقات
کی گئی لیکن کوئی نتیجہ نہیں پیدا ہوا۔ اکثر شب کو گرد و فواح میں شکاری کتے بھی چھوڑے گئے
لیکن جب بھی کچھ حال نہ معلوم ہوا۔ جو لوگ گرد و فواح میں حال دریافت کرنے کے لیے چھپ
رہا کرتے تھے انکو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص ناک ناک کر اوپر سے ڈھیلے پھدیک رہا ہو۔
اکثر ایسے ہی حالات پیرس میں بھی ہوئے یعنی وہاں اس طرح روپیہ برسے اور روڈ میٹ
میں خود بخود گھنٹہ بھی بجتے تھے لیکن اسکی کوئی وجہ نہیں دریافت ہوئی۔

میرے دوست نے مجھے بیان کیا کہ تھوڑے عرصہ بعد ایک شہتار اس مضمون کا ہوا
کہ ان امور کی وجہ نہیں دریافت ہو سکتی اور لوگوں نے اسکی نسبت تحقیقات کرنا بھی
موقوف کر دی

مصنف کتاب سبق الذکر کا یہ بیان ہو کہ امور متعلقہ عمل حضرات کو ضعیف الذہن
لوگ معجزات اور کرامات سے منسوب کرتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ یہ انکار اس
بیان کے بالکل متضاد ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ امور انسان کے ہاتھ سے
نہیں ہو سکتے اور خاص کر کے اس حالت میں کہ جب یہ نتیجہ پولیس پیرس کی تحقیقات
کے ایک مہینہ بعد نکالا گیا۔ اگر ہم بیان مذکورہ بالا کو یہ خرم و ہوشیاری تمام نہیں
اور کل واقعات اور تحقیقات پر توجہ کامل کریں تو یہ نتیجہ نکلے گا کہ اگر وہ امور کوئی
شخص مخفی بذریعہ کلرنگ کرنا ہوتا تو سراغ اسکا ضرور لگ جاتا۔ یہ سانچہ ہیلنگز وغیرہ

وغیرہ کے سوانح سے مشابہہ ہر سٹر پلوٹ صاحب نے اور مقامات پر بھی دھیلے آنیکے حالات کا ایک مجموعہ بنایا ہو۔ ان کل مواقع پر بہت بڑی تحقیقات کی گئی تھی لیکن یہ نہیں دریافت ہوا کہ وہ کسی انسان کا فعل تھا



خاتمہ الطبع



لہذا الحمد والمنة کہ رسالہ خوش مقالہ گنجینہ خوش بیانی الموسوم بہ معجزات انسانی جس میں عمل حائرات جدید پر اعتراضات کے جوابات کمال عمدگی اور خوبی سے موجود ہیں ستین علامتہ زبان مقبول جناب رب کوئین میرا مداح حسین صاحب نے دیکھ کر ان صاحب کی اسپر بچہ پٹیلینہ کا ترجمہ کیا اور اسے پہلے یہ رسالہ مطبع اودھ اخبار ملوکہ عالیہ جناب میٹھے القاب مدد رح روزگار نمشی نول کشور صاحب ہی آئی امی دام اقبال ہم واقع لکھنؤ میں چھپ کر شائع ہو چکا ہو فی الحال شاخ مطبع اودھ اخبار واقع کانپور راہ اگست ۱۹۰۷ء میں منصرم باکمال نشی بھلو اندیا مال صاحب سیجٹ مطبع کے اہتمام سے پہلی مرتبہ مطبع ہو کر بدیہ ناظرین ہوا۔

تاریخ طبع از مولانا محمد حامد علی خان حامد ریح مطبع ہذا طبع
حافظ غلام علی خان رئیس شاہ آباد ضلع ہر دوئی

میر صاحب نے کیا کتنا بے لکھی
بات بے لکھی انتخاب لکھی
چنکی سپہ مدح بحساب لکھی
کوئی تاریخ بھی جناب لکھی
لیکن اب جانے شتاب لکھی
خوب ہے ہر شہرہ بہ ہین جواب لکھی

اور کسی کو بھی نہ لکھی

بہ خداوندی خدا حامد
چہرہ لکھا جواب جو لکھا
چھپ چھپکی جب تو میرے افسر نے
جھگڑے فرمایا اسکے چھپنے کی
میں نے یہ عرض کی ابھی تو نہیں
کر کے یہ عرض میں نے پھر تاریخ